خواب اور خشبو

از قلم واحبہ فاطمہ

خواب اور خوشبو

واحبہ فاطمہ

وہ بھاگم بھاگ تیار ہوئی تھی۔کالج کے لئے لیٹ تھی اوپر سے امی جی نے حکم صادر کیا تھا کہ ناشتہ کیے بغیر نہیں جانا ہے اور ابھی بمشکل دو تین نوالے ہی اندر گئے ہوں گے

کہ مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا جسے سن کر ہمیشہ اس کی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو جایا کرتی تھی سینے میں دل کمبخت بے قابو ہو جایا کرتا۔ہاتھ کپکپانے لگتے۔اور ایسے میں ہمیشہ اس سے کوئی نہ کوئی بے وقوفی ہو جایا کرتی

۔اس کی اس حالت سے واقف اسکی اکلوتی بہن اس کا خوب خون جلایا کرتی اور وہ بس تلملا کر رہ جاتی ۔اب بھی ناشتہ کر کے باہر نکلی ۔گاڑی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس نے کن اکھیوں سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اس خوبرو اور ڈیشنگ بندے کو ملاحظہ کیا ۔وہاں وہی سدا کی لاپرواہی اور یہاں

،،،،،،،،،،،،بس---------

۔ اسلام و علیکم ۔۔

وانیہ وقار نے اپنی ساری ہمت مجتمع کر کہ سلام کیا

۔وعلیکم اسلام ۔۔

آج نمرہ نہیں آئی؟

وانیہ نے گاڑی میں مخصوص جگہ خالی دیکھ کر سوال کیا ۔ہاں آج کچھ طبیعت خراب تھی اسکی۔ شفان یوسف نے مختصر جواب دیا ۔

اور پھر گاڑی میں خاموشی چھا گئی ۔وانیہ وقار اپنی حالت پر کلس کر رہ گئی

۔بے بسی ہی بے بسی تھی ۔وہ بے حد، بے انتہا اسے چاہتی تھی اپنی روح کی

گہرائیوں سے اور پتا نہیں کب سے

۔جب سے اسے ان جزبوں کے خاص ہونے کا احساس ہوا یا تب سے جب شائد

اس نے ہوش سنبھالا تھا۔

شِفان یوسف نے یونہی ڈرائیو کرتے ہوئے بیک ویو مرر سے پیچھے نظر دوڑائی تو چونک

گیا ۔وہ بظاہر باہر دیکھ رہی تھی پر اس کی آنکھیں

۔کچھ تو تھا ان آنکھوں میں، سمندر سے بھی گہری۔کالی سیاہ شفاف آنکھیں ۔وہ جب

بھی ان آنکھوں کی طرف دیکھتا تو چونک چونک جاتا۔ عجیب سی مقناطیسیت تھی جو

ہمیشہ بڑی شدت سے اسے اپنی اور کھینچتی ۔پر وہ انھیں نظر انداز کر دیتا ۔

کالج پہنچ کر وہ گاڑی سے باہر آئی تو سامنے جو چہرہ نظر آیا اسے دیکھ کر وہ کھل گئی ۔مایا بختاور اس کے لئے اپنی بانہیں وا کیئے کھڑی تھی ۔ اس کی عزیز از جان دوست مایا۔ اور شاید رقیب بھی-----------

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

---- - - - - - - - - - - - - - - - - - - ---------------------------

سمیرا یوسف اور ریان یوسف دونوں بہن بھائی تھے ۔ سمیرا ریان سے گیارہ سال چھوٹی تھی اس لئے والدین کہ گزد جانے کے بعد انھوں نے سمی کو کبھی والدین کی کمی محسوس نہ ہونے دی اور بیٹوں کی طرح اس کے لاڈ اٹھائے

ریان نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ماہر ہارٹ سرجن بنے اورشہر کی امیر ترین لڑکی سارا سے شادی کی ۔پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں تین بیٹوں سے نوازا۔

سمی کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد انھوں نے بڑی دھوم دھام سے سمی کی شادی اپنے برنس مین دوست وقار زئی سے کی۔وقار بہت ہی نیک دل سلجھے ہوئے انسان تھے۔

شادی کے دو سال بعد سمی کے ہاں انتہائی خوبصورت بیٹی کی پیدائش ہوئی ۔جس کا نام وانیہ وقار رکھا گیا۔ادھر ریان کے بیٹے کے سات سال بعد ان کے ہاں بھی بیٹی

پیدا ہوئی سمی نے اس کا نام نمرہ ریان رکھا۔ریان کے بیٹے ثمر، یشم اور شفان اپنے پاپا کی طرح ہی اپنی پھپھو سے بے حد پیار کرتے تھے۔۔

وانیہ کے دو سال بعد تانیہ ہوئی۔وقت پر لگا کر اڑ گیا۔ سمی بہت خوش تھی اپنی زندگی میں۔ لیکن یہ خوشی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ پائی۔جب وانیہ میٹرک اور تانیہ 8th سٹینڈرڈ میں تھی تو اچانک ان کہ محبوب شوہر وقار اچانک ہولئے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

وقار کا اس دنیا میں سمی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ سو اس کڑے وقت میں بھی ریان ، اس کے بیوی اور بچے ہی سمی کا سہارا بنے۔

ریان نے سمی کا پرانا گھر بیچ کر اپنے بنگلے کے بلکل سامنے ہی اسے جدید طرز کی کوٹھی لے کر دی ۔بڑے بیٹے ثمر نے کم عمری میں ہی تعلیم مکمل کئے بغیر ہی سمی کا کاروبار بہت اچھے طریقے سے سنبھال لیا۔ریان نے ہر طرف سے سمی اور اس کی بچیوں کی دیکھ بھال اور کفالت کی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہائے سارا مام ،وانیہ نے آتے ہی سدا لگائی ۔کدھر ہے نمرہ صاحبہ ---آج کالج کیوں نہیں آئی مہارانی

۔وانیہ نے آتے ہی کئی سوال کر ڈالے۔

ارے سانس تو لو میری بچی۔

اف او سارا مام ہم بھی ہیں کھڑے ان راہوں میں؟ تانی نے سدا لگائی ۔اور دونوں لاؤنج کے صوفے پہ ڈھے سی گیئں ۔

آج تو واقعی میں بہت تھک گئے قسم سے۔

ارے کیا ہوا؟ میرب بھابھی نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

کے لاسٹ ائیر میں BSC بس لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے، وانیہ نے جواب دیا۔ وہ میں تھی ۔ FSC تھی اور تانی

ارے شاما بوا کچھ کھانے کو لائیں۔ بچیاں کالج سے تھک ہار کر آئی ہیں ۔

وہ سب لاؤنج میں بیٹھی چائے اور سنیکس انجوائے کر رہی تھیں ۔

ثمر اور یشم کی شادیاں میرب اور عندیہ سے ہوئی تھیں ۔یشم اپنی جاب کی وجہ سے بیگم سمیت انگلینڈ مقیم ہو گئے تھے ۔

میرب سارا کی بھانجی تھی

باتیں کرتے کرتے وہ وسیع۔و۔عریض لان میں آگئیں ۔وانی نمرہ کو کالج میں ہونے والی آج دن بھر کی روداد سنا رہی تھی ۔

وہ اپنی باتوں میں مگن تھیں۔گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہوئی ۔سب متوجہ ہوئے تھے وانیہ کے چہرے پر الگ ہی رنگ بکھرے تھے اسے لگا شاید اس دشمن جاں کا دیدار ہونے والا ہے ۔پر ہائے رے قسمت ۔

مایا بختاور گاڑی سے اٹھلاتے ہوئے باہر آئی ۔گرے شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہنے مغرور سی مایا۔ میرب کی چھوٹی بہن ۔

سب یہیں ہیں گڈ۔ .....Every one .ہیلو

وعلیکم ہیلو۔وانیہ نے اسی کی طرح جواب دیا

کیسے ہیں سب ۔سارا خالہ اچھی سی چائے پلا دیں پلیز۔اس نے آتے ہی فرمائش کی ۔

تانی اور نمرہ تو گھاس پر بیٹھ کر سانپ اور سیڑھی کا کھیل انجوائے کر رہی تھیں

سارا اندر کچن میں رات کے کھانے کا انتظام کروانے چلی گئی تھی وہ بچوں کے ساتھ سمیرہ کو بھی ڈنر کہ لئے یہی بلانے والی تھی.

۔پھر ان کی لاڈلی بھانجی بھی تو یہی تھی ۔شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے ۔موسم کافی دلکش ہو رہا تھا ۔بادل اور ہوا۔ لان میں کھلے مختلف رنگوں کے گلاب کے پھول اور ان سے آتی دلفریب خوشبو۔

وانیہ اور مایا باتیں کرتے ہوئے چہل قدمی میں مصروف تھیں

ارے چیٹنگ کیوں کر رہی ہو، تانی اچانک چلائی تو وہ دونوں بھی ان کی طرف متوجہ ہوئی ۔

پھر وہ بھی دلچسپی سے ان کی گیم دیکھنے لگ گئی۔

پھر ہوا کا رخ تبدیل ہوا تھا ۔

وانیہ اور مایا دونوں کی نظر گاڑی سے باہر آتے شفان پر پڑی تھی ۔ شاندار پرسنیلٹی جو مقابل کو متاثر کرنے کی پوری طاقت رکھتی تھی ۔ ۔با اعتماد اور مظبوط کردار۔ بلیک سوٹ میں ملبوس وہ کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا ۔وہ لان میں ان کی طرف ہی بڑھا

ہائے !!!!کیا ہو رہا ہے یہاں؟ خوبصورت سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولا

آئیں شفان بھائی ۔آپ بھی جوائن کریں اور اس نمرہ کو دیکھیں کیسے رو رہی ہے

ہارنے پر۔

تانی کی بات پر نمی نے اسے زور سے چٹکی کاٹی

اف دیکھیں ناں بھائی

ارے لڑو تو مت؟ شفان نے انھیں ڈپٹا۔

چلو ٹھیک ہے اب تم دونوں کا ہو گیا ۔

اب ہمیں بھی باری دو ۔ شفان نے کن اکھیوں سے پاس بیٹھی ماما کو دیکھا

جبکہ وانیہ تو ابھی تک اس کی اچانک انٹری سے دم بخود ہوئی بیٹھی تھی ۔ سر جو

.. جھکایا تو اوپر اٹھانا بھول گئی ۔اپنی بے اختیاری پر غصہ آیا

چلیں ٹھیک ہے آپ پارٹنر چنیں جس سے کھیلنا ہے نمی بولی۔

ہمم۔وہ دونوں کی طرف دیکھ کر بولا یہ وانیہ تو مجھ سے بچپن سے ہارتی آئی ہے

(واقعی وہ ہار ہی تو گئی تھی اس کے عشق سے)

آج زرا مایا جی سے دو دو ہاتھ ہو جائے

)اس نے اپنا پارٹنر چن لیا تھا (وانیہ کہ چہرے پہ سایہ سا لہرایا۔جو تانی نے بخوبی

محسوس کیا

وہ سب ان کو دیکھ رہی تھی گیم اپنے پورے عروج پر تھی ۔

مایا جیت کے بہت قریب تھی ۔اور شفان پریشان لیکن بد قسمتی سے 99پر آکر

.وہ ہار گئی اور سانپ نے اسے کٹ کر دیا

...او شٹ ...مایا بے اختیار چلائی

وہ بے خبر تھی کہ اصل زندگی بھی اسے 99پر آکر ہرانے والی ہے۔اور ایک(
سانپ اسے کٹ کر جائے گا)اور وہ بھی بہت بری طرح سے -----

۔..

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

رات بیڈ پر لیٹی وہ یونہی ہلکا پھلکا میوزک انجوائے کر رہی تھی کے تانی اس کے لئے دودھ کا گلاس لئے اندر داخل ہوئی

یہ پی لیں ۔امی ابھی کچھ دیر بعد دیکھنے آیئں گی۔

وانیہ اٹھ بیٹھی اور دودھ لبوں سے لگایا

،،ایک بات کہوں وانیہ

،ہمم کہو

وہ شفان بھائی نے آپ کی جگہ مایا کو پارٹنر چنا۔مجھے بلکل اچھا نہیں لگا۔اور آپ کو؟

وہ معصومیت سے کہہ کر سوال پوچھ بیٹھی۔

وانیہ ہلکا سا مسکرائی اس کی فکر پر۔

پر کچھ نہ بولی

اف پاگل ہو تم تو بلکل بھی وہ تو گیم تھی بے وقوف لڑکی ۔انھوں نے ریئل میں تھوڑی چنا ہے اسے۔ تانی بھی ہنس دی۔)اور ان دونوں پر قسمت بھی (

،آپ جانتی ہیں وانیہ کہ آپ کے لئے ایک بہت اچھا رشتہ آیا ہے

ہاں جانتی ہوں ریان ماموں جان کے دوست کا بیٹا ہے۔ایس پی پولیس آفیسر ہے ا

ور ان کا اپنا کروڑوں کا بزنس اور بلا بلا بلا۔،۔،اس نے سرسری انداز میں بولا تو تانی چڑ گئ۔

اف او وانیہ۔،۔،کچھ نہیں ہو سکتا آپ کا۔،۔،آپ کسی ایک معاملے میں تو پیش رفت کریں نہ خود کچھ کرتیں ہیں نہ مجھے کچھ کرنے دیتی ہیں ۔آخر آسمان سے فرشتے تو آکر بتائیں گے نہیں شفان بھائی کو، خود ہی کچھ کرنا پڑے گا ناں۔

وانی کو اس پر ہنسی آئی

اچھا دادی اماں، ایک دفع ایگزیم ہو جانے دو پھر سوچیں گے ناں، ابھی تو بہت وقت پڑا ہے،

ابھی سوچیں گی آپ، واہ، تانی سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ بے چینی سے کیفے ٹیریا کے باہر دیکھ رہی تھی۔ انتظار کافی تکلیف دہ تھا۔ پھر اس کا چہرہ کھلا

شفان گاڑی سے اتر کر اندر داخل ہوا۔

ہیلو جان ِشفان ۔وہ آتے ہی بہت محبت اور اپنائیت سے بولا

لیکن مقابل وجود ٹس سے مس نہ ہوا۔

ارے یار آدھا گھنٹہ ہی تو لیٹ ہوں، اب جانے بھی دو

،جانے ہی تو نہیں دے سکتی شفان یوسف تمھیں

کون کمبخت جانے کو کہتا ہے میں تو زندگی بھر کے لئے آکر لے کہ جاؤں گا

وہ ذومعنی انداز میں بولا تو وہ بلش ہو گئی ۔

شفان نے دلچسپی سے مایا بختاور کا یہ روپ دیکھا اور دل میں اتارا۔

،تم نے گھر والوں سے کیا کہا ہے، وہ ادائے بے نیازی سے بولی

،،،زیادہ نہیں بس !!!!!اپنی بےتابیاں بیان کی ہیں میرب بھابھی کو۔۔

اس کی شوخیاں تو آج جان نکالے دے رہی تھی ۔وہ جزبز ہوئی

آپ سیریس ہوں گے کہ میں جاؤں،، اس نے ادھر ادھر دیکھ کر بے بسی سے کہا

۔

تو میں بھی بہت سیریس ہوں جناب اسی لیئے تو میں نے اپنا مدعا میرب بھابھی

،کے آگے رکھا بھابھی نے امی بابا سے بات کی اور انھوں نے تمھارے پیرنٹس سے

وہ ایک ہی سانس میں بولا

مایا بغور جائزہ لے رہی تھی کہ وہ پھر شوخی پر اتر آیا

،،ہاں مجھے پتہ ہے آج کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا ہوں،،،۔،۔

،جی کچھ زیادہ ہی۔،۔،وہ تلملا کر بولی چوری جو پکڑی گئی تھی

چلو پھر اب اسی ہینڈسم کہ ساتھ پوری زندگی گزارنی پڑے گی ،کر لوگی گزارہ؟

،شفان پلیز، وہ عاجز آگئ تھی اس کی شرارتوں سے

،مایا میری ہونے والی بیوی ہو ۔۔اتنا اوکورڈ کیوں فیل کر رہی ہو come on او ہمارا ایک دوسرے پر پورا حق ہے، میں ایک ڈاکٹر تم ایک پاگل واہ کیا جوڑی ہے

اس نے پھر چھیڑا اب تو مایا نے تلملا کر اسے زور سے چٹکی کاٹی تھی ۔

وہ شہر کا ماہر سائکائسٹرس ڈاکٹر تھا اسی لئے تو چہروں اور دلوں کے گہرے بھید بڑی آسانی سے پا لیا کرتا تھا ۔اپنے پاپا کی طرح اپنے پیشے میں ماہر۔ اپنا پرائیویٹ کلینک بنا رکھا تھا ۔

اف ظالم لڑکی کچھ تو اپنے ہونے والے شوہر کا خیال کرو۔وہ بازو کو سہلانے لگا

بس تمہارے اگزیم کے بعد فوراً شادی ہے، وہ کچھ بولنے لگی تو شفان نے ٹوکا۔

بس میں کچھ نہیں سنوں گا اب تو ایک ایک پل گزرنا بھاری ہے .اور تم مجھے خود، سے دور رکھنے کے چکروں میں ہو لیکن کب تک.....

وہ پھر گہری نظروں سے اسے دیکھتا ہوا زومعنی انداز میں بولا ،،،،،،،،،،

اسکی نگاہیں پھر جھکی تھیں۔دونوں ایک دوسرے میں مگن اپنے خوبصورت مستقبل کے سنہرے خواب بن رہے تھے

اور پاس ہی تقدیر کھڑی ان پر مسکرا دی

-،،،،-------------،،،،،،،،،،-------------،،،،،،،،،--------

موسم کافی حسین تھا ۔ شفان نمی اور وانیہ کو کالج ڈراپ کرنے جا رہا تھا ۔یہ اس کی روز کی ڈیوٹی تھی جو ریان نے اس کو سونپی تھی اور وہ بخوشی اسے نبھا بھی رہا تھا ،۔ویسے بھی اسے روز مایا سے ملنے کا موقع جو مل جاتا تھا

وانیہ کیا ہوا تمھاری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی ، نمی اسکا مرجھایا ہوا سا چہرہ دیکھ کر بولی..

،نہیں میں ٹھیک ہوں پتا نہیں کیوں پر کچھ دنوں سے سر میں درد سا رہتا ہے ..وانیہ نے کہا ...تو شفان بے ساختہ ہی بول اٹھا

لگتا ہے سوچتی بہت ہو تم، زرا کم سوچا کرواور یہ اگزیم کی اتنی ٹینشن لینے کی کیا ،ضرورت ہے، گھر واپس لے کر چلوں

شفان نے اس کے حسین چہرے کی طرف دیکھا، جو گلاب کی طرح نرم۔و۔نازک سا کھلا کھلا لگتا پر ان دنوں کچھ مرجھایا ہوا سا تھا،

نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کالج ہی چلیں، اس نے آہستگی سے کہا،

کالج پہنچ کر وہ گاڑی سے اتری ۔ تبھی مایا بھی اپنے بھائی سیف کے ہمراہی میں گاڑی سے باہر نکلی تھی،

ھیلو وانی، اور نمی کیسی ہو،

فائن آپ کیسی ہیں؟ نمی نے اسے وش کیا۔جبکہ شفان زیرلب مسکراتا ہوا اسے دیکھے گیا،

تبھی مایا وانیہ ک تقریباً گھسیٹے ہوئے اندر لے گئی،

ارے کیا ہوا کچھ بتائیں گی بھی کہ نہیں۔وانیہ نے دہائی دی، جبکہ نمی مایا کو آنکھ مارتے ہوئے اپنی کلاس میں چلی گئی، اسے پتہ تھا کہ مایا کہ پیٹ میں درد ہو رہا ہو گا۔اپنی بات پکی ہونے کی خبر اپنی بیسٹ فرینڈ کو بتائے بغیر۔

کیا ہوا بولیں بھی مایا، وہ کینٹین میں پہنچ چکی تھیں،

آرام سے، سکون سے آپ کے لئے ایک گرینڈ گرینڈ سرپرائز ہے میڈم،

مایا اسے کرسی پر بٹھا کر سسپینس کریئٹ کرنے لگی، خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی ۔

جلدی بتائیں نہ مایا میری کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے، پلیز

،اف بور لڑکی، میں اتنا بڑا سرپرائز دینے والی ہوں اور تمھیں کلاس کی پڑی ہے

اچھا بتائیں سن رہی ہوں ناں۔

،،،تو،،،پھر سنو،،میری بات پکی ہو گئی ہے،،اور شادی بھی

سچ مایا کب، کہاں کس سے،؟ وہ بھی مایا کی طرح ایکسائیٹڈ ہوئی ۔ایک ہی سانس میں کئی سال پوچھ گئی ۔

بوجھو تو کس سے، وہ پر جوش انداز میں بولی۔

کس سے ؟؟

تمھارے اس کھڑوس کزن شفان سے،، ،،ہاہاہا،، وہ بے ساختہ ہنستی چلی گئی جیسے
، اپنی ہی بات سے بہت لطف اندوز ہوئی ہو

کیا کس سے۔،وانیہ نے بے یقینی سے پوچھا تھا، بڑی مظبوطی سے فائل کو تھامے
رکھا۔پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا ۔کان سائیں سائیں کر رہے تھے ۔اس نے بے
ساختہ اپنی سماعتیں چھن جانے کی دعا کی تھی

شفان سے یار اور تمھیں پتہ ہے،،،،،،، مایا اسے ساری داستان سنا رہی تھی، اپنی
،،پسندیدگی اور شفان کی بے چینیاں

وانیہ کو صرف اس کے ہونٹ ہلتے دکھائی دے رہے تھے ۔ وہ بے خبری میں ہی ماری گئ تھی۔ بچپن کا عشق تھا وہ اس کا۔ اس نے اس کے آگے کبھی کچھ سوچا ہی نہ تھا.

کتنی جلدی اس کی دنیا اجڑ چکی تھی اور وہ بے خبر تھی ۔

مایا کب کی اسے نیوز سنا کر اپنی فرینڈز کے ساتھ جا چکی تھی ۔ جبکہ وہ وہیں پتھر بنی بیٹھی تھی ۔ دماغ خالی اور دل بند ہونے کو ہوا تو وہ اٹھی تھی۔آسمان کی طرف ایک شکائتی نظر اٹھائی۔

کتنا مانگا تھا اسے اپنے سوہنے رب سے ۔ نمازوں میں، تہجد میں ۔

اور صرف اور صرف اپنے اللہ کو اپنا ہمراز بنایا تھا۔ یہ بھید تو اس نے چاہا تھا کہ اس کے سائے کو بھی نہ پتا چلے ۔کسی کو بتاتی بھی کیسے، کتنے احسان تھے ریان ماموں جان کے ان پر، اور امی جی کو وہ کیا منہ دکھاتی، وہ تو اپنے جزبوں پہ اس لئے بند باندھ کر بیٹھ تھی کہ کہیں اس کی وجہ سے کسی اپنے کی دل آزاری نہ ہو۔

لیکن یہ کیا ہوا تھا.

۔اپنے آپ کا تماشا نہیں لگانا چاہتی تھی اس لئے اپنے آپ کو گھسیٹتی بمشکل ٹیکسی میں بیٹھی۔

کیسے گھر پہنچی اسے کچھ خبر نہ تھی ۔کمرے میں پہنچ کر لاک لگایا اور بیڈ پر ڈھے سی گئ، آنسو متواتر بہے جا رہے تھے.وہ تکیے میں چہرہ دے کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

سمیرہ آفس سے گھر پہنچی تو فروزاں نے بتایاکہ وانیہ وقت سے پہلے ہی گھر آگئ ہے اور اس کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی، یہ سن کر سمی تو از حد پریشان ہو گئ تانی بھی اپنے کالج سے گھر پہنچ چکی تھی ۔اس کے بھی سن کر ہوش اڑے تھے.

بھاگ کر کمرے تک پہنچیں ۔صد شکر کے ڈور ان لاک تھا ۔

وانیہ، وانیہ اٹھو بچے کیا ہوا، سمی پاگلوں کی طرح اسے آوازیں دے رہی تھیں

وانیہ ہوش۔و۔خرد سے بیگانہ بیڈ پر آڑی ترچھی پڑی تھی

تانی کے بھی اسے اس حالت میں دیکھ کر ہوش اڑ گئے وہ تو کافی دنوں سے شفان کی مایا سے بات پکی ہونے کی بات جانتی تھی لیکن وانیہ کو بتانے کی ہمت نہ تھی

اس میں ۔ اس کی حالت دیکھ کر اسے اندازہ ہوا تھا کچھ کچھ۔وہ واحد ہمراز تھی اس کی۔

وانیہ، پلیز اٹھو، اسکے بھی آنسو بہہ نکلے ۔ سمجھ نہ آیا کے آخر کرے کیا۔

بھائی کو فون کرو تانی، شفان کو بلاؤ، سمی نے تانی کو جھنجھوڑ ڈالا۔

اسے فوراً ہاسپٹل لایا گیا تھا ۔ سمیرہ اور تانی کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا ریان اور سارا بھی از حد پریشان تھے ۔ شفان ثمر اور نمرہ بھی بے چینی سے ایمرجنسی کے باہر ٹہل رہے تھے،

طبیعت تو آج صبح سے ہی خراب لگ رہی تھی وانیہ کی، نمرہ کو صبح والی اس کی ڈل ہوتی طبیعت کا خیال آیا۔

ڈاکٹر جو کہ شفان کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا باہر آیا تو سمی بے اختیار ڈاکٹر کی طرف لپکی، اور روتے ہوئے پوچھا

،کیا ہوا ہے ڈاکٹر میری وانی کو

برین ہیمرج ہوا ہے انھیں، لیکن اب خطرے سے باہر ہیں آپ پلیز ان کا بے حد خیال رکھیں اور کسی بھی قسم کی ٹینشن سے دور رکھیں۔

،سمیرہ کی جان میں جان آئی تھی۔ سب نے سکھ کا سانس لیا تھا

مایا نے فون کر کے وانیہ کی طبیعت کا پوچھا تھا تانی فون سننے کے لیے سائیڈ پہ گئی تو شفان اس کے پیچھے ہی چلا آیا..

تانی تمھیں پتا ہے وانیہ نے کس چیز کی اتنی ٹینشن لی ہے؟ تم تو سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتی ہو، کیا الجھن ہے مجھے بتاؤ میں حل نکال کر اس کی پرابلمز solve کرنے کی کوشش کروں گا،

شفان نے پیار سے اسے پچکارا۔

کاش وہ چیخ چیخ کر اسے بتا سکتی کہ اس کی اس حالت کا وہ خود ذمہ دار ہے اور اس وقت تو وہ ایسی تلملائی ہوئی تھی اگر کوئی لحاظ نہ ہوتا تو وہ ان کا منہ نوچ لیتی۔تانی ایک لمحے کو کمزور ہوئی تھی لیکن پھر سنبھلی--

،نہیں بھائی،کوئی بات نہیں ہے بس ایگزیم کی ہی ٹینشن ہے اور کچھ نہیں

اس نے نظریں چراتے ہوئے جنجھلا کر کہا تو شفان بے طرح چونکا تھا۔

وہ تو چہرے پڑھنے میں ماہر تھا۔اور کافی عرصے سے اُس نازک سی لڑکی کے منہ بولتے جزبوں سے نظریں چرا رہا تھا۔

تو کیا اس کی یہ حالت شفان کی وجہ سے ہوئی ہے؟ کیا اسے بات پکی ہونے کی خبر نے توڑ ڈالا ہے۔

نہیں یہ کیسے ممکن ہے۔اس نے ہمیشہ کی طرح جانتے بوجھتے ہوئے خود غرضی سے اور انتہائی لاپرواہی سے سر جھٹکا تھا۔

نرس نے باہر آکر بتایا تھا کہ وانیہ کو ہوش آگیا ہے اور اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے ۔دو گھنٹے کے بعد اسے ڈسچارج بھی کر دیا جائے گا۔

سب روم میں داخل ہوئے تو وانیہ آنکھیں موندے لیٹی تھی ۔چہرے پہ برسوں کی تکھن اتری ہوئی تھی ۔ سمیرہ اس کے چہرے پر جھکی تھی ۔

ڈاکٹر نے اسے بات کرنے سے منع کیا تھا سو کسی نے بھی بولنے سے گریز کیا ۔

سب نے شکر کا کلمہ پڑھا اور اسے گھر لے آئے ۔اسے میڈسن دے کر سلا دیا تھا تانی نے ۔سب لاؤنج میں بیٹھے سمیرہ کو تسلی دے رہے تھے ۔وہ سب تو یہی معمہ ہی حل نہ کر پائے تھے کہ آخر اسے ایسی کون سی ٹینشن ہے۔تب سمیرہ نے بتایا.

بھائی وہ آپ نے حارث کے رشتہ کے بارے میں بتایا تھا تو میں نے وہی بات کی تھی جسے سن کر وہ گبھرا سی گئی تھی اور مجھے کہا کہ میں ابھی اور پڑھنا چاہتی ہوں۔ میں نے دو تین دفعہ اصرار کیا تھا کہ وہ غور کرے اس بارے میں ۔مجھے کیا خبر تھی کے وہ دل پر لے لے گی ۔

اوکے ریلیکس ۔اب مت دباؤ ڈالنا اس پر، اس معاملے کو فی الوقت کے لئے کلوز کر دو ۔ریان نے سمجھایا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

-------------،،،،،،،،،،---   -----،، ،،،،،،،،--------------

وہ بیڈ پر نیم دراز تھی آنکھوں میں سے آنسو رواں تھے، تانی کمرے میں داخل ہوئی تو وہ چونکی رات کے گیارہ بج چکے تھے ،وہ کھانا لائی تھی ۔

ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اس نے خاموشی سے بازو پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا تو وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔تانی نے خاموشی سے سارا غبار ڈھل جانے دیا۔..

جب وہ رو رو کر تھک گئ ۔تو تانی نے اسے خود سے الگ کیا اور صوفے پہ بٹھایا ۔خود بھی اس کے قریب بیٹھ گئ

تانی، تانی میں کیا کروں ۔؟اب میں کیا کروں گی ۔؟وہ انتہائی بے بسی سے بولی تو تانی کی بھی آنکھیں نم ہوگئیں..

وہی کرو جو امی جی نے کیا تھا باباجانی کے گزر جانے کے بعد ۔ وہ ہمارے لئے زندہ رہی ۔۔۔ نہیں تو دکھ تو اتنا بڑا تھا کے لگتا تھا انھیں کے ساتھ چلی جائیں گی ۔ لیکن انھوں نے اس وقت ہمارے بارے میں سوچا ہوگا۔ ہم ہی ان کا سب کچھ ہیں ۔اب تمھیں بھی انھیں کے بارے میں سوچنا ہے ۔

،وہ ایک لمحے کو خاموش ہوئی پھر بولی

تمھیں پتہ ہے جب سے تمھاری یہ حالت ہوئی ہے ان کا بار بار بی پی شوٹ کر رہا ہے، یہ کہہ کر وہ رو پڑی تھی

وانیہ تڑپ ہی تو گئی تھی یہ سن کر ۔

تانی، تانی پلیز مجھے معاف کر دو ۔ تم نے چھوٹی ہو کر یہ باتیں سوچیں اور میں دیکھو اپنی امی جی کی کتنی نالائق بیٹی ہوں

اس نے جلدی جلدی اپنے آنسو پونچھے۔

میں پرامس کرتی ہوں خود کو سنبھال لوں گی ۔امی جی کہ لئے تمہارے لئے ۔

تانی بے اختیار اس سے لپٹی تھی ۔

پر ایک کام کرنا۔وہ رو بھی رہی تھی اور زبردستی مسکرا بھی رہی تھی.

تانی نے بے بسی سے یہ انتہائی خوبصورت دھوپ چھاؤں سا منظر دیکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

پلیز تانی مجھے اسے بھولنے کے لیے مت کہنا۔ نہیں تو میں مر جاؤں گی ۔ وہ میرے وجود میں میری رگ رگ میں خون کی طرح گردش کرتا ہے ۔ میں اسے اپنے روح سے اپنی سوچوں سے نوچ کر نہیں پھینک سکتی۔

اوکے ٹھیک ہے آپ سے کوئی کچھ نہیں کہے گا ۔وانی آپ اپنا خیال رکھیں بس۔رکھیں گی ناں؟

وانیہ نے زخمی مسکراہٹ سے سر اثبات میں ہلایا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وقت کب کسی کے لئے رکتا ہے۔ وانیہ نے اپنی زندگی اسے اس دنیا میں لانے والی ماں کے لئے وقف کر دی تھی ۔جس کا وانیہ پر اس پورے جہان سے زیادہ کا حق تھا

اس نے اپنے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے دل کے ساتھ جینا سیکھ لیا تھا ۔ امی جی کے سامنے ہنستی مسکراتی چھوٹی چھوٹی شرارتیں کرتی۔کالج میں بھی اور مایا کے ساتھ بھی نارمل بی ہیو تھا۔ البتہ اس شخص سے گریز ضروری تھا سو وہ اس نے کیا۔ بڑی سہولت سے ریان ماموں کو ایگری کیا کہ وہ صبح جلدی اور ریلیکس ہو کر کالج جانا چاہتی ہے تاکہ لائبریری میں زیادہ سے زیادہ پڑھائی پر توجہ دے ۔اس نے نمی کی نیند کو ہتھیار بنایا تھا ۔جانتی تھی کہ نمی کسی صورت صبح خیزی اختیار نہیں کرے گی۔

وہ بڑی آسانی سے اس مشکل سے بچ نکلی تھی ۔اب اپنے ڈرائیور کے ساتھ آتی جاتی ۔ پر تنہائیوں میں ضرور دل کے زخم کھرچ کر روتی۔

ان سب کے ایگزیم خیرو عافیت سے ہو چکے تھے ۔

کمپلیٹ ہو گیا تھا ۔ MSC مایا کا بھی

وانیہ کا اصل امتحان تو اب شروع ہوا تھا جب ان کی شادی کے دن بے حد قریب آ گئے تھے ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اس نے خود پر کڑے پہرے بٹھا کر اور ضبط کی آخری منزلوں کو چھو کر اس کی شادی کا ہر فنکشن اٹینڈ کیا تھا۔

آج شفان کی بارات تھی۔ سب جلدی جلدی تیار ہو رہے تھے ۔

سمیرہ اور تانیہ تو تیار ہو گئی تھیں وانیہ بے دلی سے اپنے کمرے میں بیڈ پر پڑی تھی ۔سمیرہ ریان کی طرف چلی گئی تھی ۔تانی کو جلدی سے وانی کے ساتھ پہنچنے کی ہدایت دے کر۔

تانی روم میں داخل ہوئی تو وانیہ جلدی سے اٹھ بیٹھی۔

دیکھو ناں، تانی میرے وارڈروب میں کتنے نیو ڈریس ہیں ۔مجھے تو بلکل سمجھ نہیں آ رہی کہ کونسا پہنوں ۔

وہ جبری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر مصروف سے انداز میں بولی۔

تانی جی بھر کے بد مزہ ہوئی تھی ۔وہ پنک میکسی پہن لو جو امی جی اپنی پسند سے لے کر آئی تھی

،اوکے،،، وہ ڈریس اٹھا کر چھپاک سے واش روم میں گھس گئی

تقریباً آدھا گھنٹہ لگا تھا اسے تیار ہونے میں ۔پنک میکسی پہ ہلکا سا میک اپ کیئے۔لائٹ پنک لپ گلوز لگائے وہ گڑیا ہی تو لگ رہی تھی ۔نازک بے حد حسین لیکن سوگوار حسن۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

------------------،،،،،،،،،،،،،،----------،،،،،،،،،،

وہ ریان ماموں کی طرف پہنچیں تو سب ریڈی تھے ۔ ارے ماشاء اللہ میری گڑیا تو

،بہت پیاری لگ رہی ہے

سارا نے بے اختیار ہی وانیہ کو خود سے لگایا اور اس کی بلائیں لیں ۔

اتنے میں دلہے صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ آج تو شفان کی چھب ہی نرالی تھی

ڈارک گرے کلر کی شیروانی پہنے وہ کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا ۔اٹھتا قد چوڑے شانے اور مضبوط جسم اسے اور بھی خوبصورت بناتے تھے۔ سارا نے آگے بڑھ کر اس کی نظر اتاری۔

آج پتا نہیں کیوں صبح سے انھیں عجیب سے وہم ستا رہے تھے ۔

چلو بھئی نکلو۔کب سے میرب فون کیے جا رہی ہے

وہ بارات لے کر گھر سے نکلے تھے ۔اور ہنسی خوشی مایا کے گھر پہنچے ۔

سارے فنکشن کا انتظام مایا کے پاپا مسٹر یاور نے اپنے بنگلے کے وسیع و عریض لان میں ہی کیا تھا ۔یہ بھی مایا کی ہی خواہش تھی کہ وہ اپنے ہی گھر سے رخصت ہونا چاہتی ہے ۔اس کے پاپا نے لاڈلی بیٹی کا مان رکھا تھا ۔

بارات کا سواگت بڑی گرم جوشی سے کیا گیا تھا۔۔ سب اپنی اپنی فیملی کے ساتھ ٹیبلز پر بیٹھ چکے تھے ۔

سمیرا تو سارا کے ساتھ بزی تھی ۔نمرہ تانی کو اپنے ساتھ اپنی کزنز سے ملوانے لے گئی ۔اس نے یہ آفر وانیہ کو بھی کی تھی لیکن اس نے ٹال دیا تھا ۔

وہ قدرے الگ تھلگ سے ٹیبل پر بیٹھ گئی تبھی اسے محسوس ہوا کہ وہ مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں ہے اس نے ادھر ادھر دیکھا تو نظر سٹیج پر شفان کے پہلو میں بیٹھے اس ہینڈسم سے شخص پر پڑی جو بڑے پرشوق انداز سے اسے دیکھ رہا تھا ساتھ وہ دھیمے انداز میں باتیں کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے ۔

اس نے فوراً نظر ہٹائی تھی ۔

اسلام و علیکم، اسکے بے حد قریب سے آواز آئی تو اس نے چونک کر سر اوپر اٹھایا

۔

وعلیکم السلام،، اس نے چبا کر جواب دیا۔

،،میں ایس پی حارث ہوں

جی تو میں کیا کروں ۔۔،،وہ تلملائی۔لیکن مقابل زرا ڈھیٹ واقع ہوا تھا یا پھر اس کا معصوم اور دلنشیں حسن دیکھ کر ہو گیا تھا ۔

غالباً میرے اور آپ کے رشتہ کی بات چل رہی ہے،، اس نے رشتے پر زور دیا تو وانیہ کلس کر رہ گئی

تو پھر تو آپ نے یہ بھی سنا ہو گا کہ میں انکار کر چکی ہوں ۔اس نے بھی دانت کچکچا کے کہا۔

وہ،،،،،، وہ تو آپ نے غالباً اپنی پڑھائی کی وجہ سے انکار کیا ہے تو کوئی بات نہیں میں آپ کی پڑھائی مکمل ہونے کا انتظار کروں گا، اور،،، اس نے انتہائی گہری اور دلچسپ نظروں سے اسے دیکھا،

اور، اب تو انتظا کرنا ہی پڑے گا۔۔وہ اس کے خطرناک تیور دیکھ کر اپنی بات کہہ کر رفو چکر ہو گیا۔

نکاح ہو چکا تھا ہر طرف مبارک باد کی صدائیں .گونج رہی تھیں وہ تانی کو ڈھونڈ رہی تھی کہ سارا مامی نے اسے آواز دی ۔ان کے پاس امی اور مایا کی ماما بھی کھڑی تھیں

سنو وانیہ بیٹے،، مایا ریڈی ہے اسے باہر لے آؤ اور یہ جیولری باکس ہیں ان میں سے ایک میں خاندانی کنگن ہیں مایا کو لازمی پہنا دینا۔میرب، تانی اور نمرہ تو دودھ ،پلائی والی رسم کی تیاری کے لئے کچن میں گئی ہوئی ہیں

،جی بہتر

وانیہ نے اندر جاتے ہوئے ایک نظر شفان پر ڈالی، وہ بے انتہا خوش تھا۔ اس نے بے اختیار نظریں چرا کر اس کی دائمی خوشیوں کی دعا مانگی تھی، محبت کی خوشی میں وہ بھی خوش تھی ۔

انھیں سوچوں کے زیرِ اثر وہ اندر داخل ہوئی ۔اندر وسیع لاؤنج میں کوئی نہیں تھا ۔وہ باکس تھامے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کہ اچانک مایا کے کمرے کی طرف سے انتہائی دہشت ناک چیخوں کی آواز گونجی تھی ۔ وہ ہکا بکا پہلے تو ٹھٹھکی پھر بھاگ کر اوپر کی طرف لپکی۔

وہ بھاگ کر اوپر پہنچی تو کانپ اٹھی۔ مایا کے کمرے کے سامنے بڑے ہال میں میرب بے ہوش پڑی تھی، وہ پھٹی پھٹی آنکھیں لیے تھوڑا آگے بڑھی

آگے کا منظر بے انتہا بھیانک تھا۔اس کی روح کانپ گئی اور رونگٹے کھڑے ہوئے تھے .پورا جسم جیسے زلزلوں کی زد میں آیا تھا .۔صرف ایک نظر ہی دیکھ پائی اور بے یقینی اور دہشت کے مارے چہرے پہ ہاتھ رکھ کر آنکھیں زور سے بھینچیں تھیں

اندر خون کی ندی بہہ رہی تھی، بیوٹیشن کمرے کے ایک کونے میں بے ہوش پڑی تھی۔

جبکہ دلہن کی تیزاب سے مسخ شدہ لاش صوفے پر پڑی تھی۔ کسی تیز دھار آلے سے گلا کاٹا گیا تھا۔

اتنے میں بھگدڑ مچی تھی ۔ریان،سارا سمیرہ اور میرب کے پاپا ہال میں پہنچے تھے، ان کے پیچھے شفان ،ایس پی حارث اور کئ پولیس آفیسر اندر داخل ہوئے تھے ۔

ایک پولیس آفیسر نے باقی کسی کو بھی اندر آنے سے روکا ہوا تھا۔شفان نے کُلا اتار کر پھینکا تھا، اور پاگلوں کی طرح سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر آیا کے تبھی ریان ثمر اور مایا کے پاپا نے اسے اندر جانے سے روکتے ہوئے سختی سے دبوچ لیا تھا ۔

کتنا کم وقت لگا تھا خوشیوں کے لمحوں کو ماتم میں بدلتے ہوئے ۔شفان فرش پر گھٹنوں کے بل گر کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا سب بے تحاشا رو رہے تھے ۔یہ کیا ہوا تھا ان کے ساتھ..

۔مایا کی ماما غش کھا کر بے ہوش ہو گئی تھی ۔

میرب بھی ہوش میں آکر چلائے جا رہی تھی ۔

مایا کا بھائی سیف بھی دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا ۔سب سے پہلے یہ ہولناک منظر اسی نے ہی دیکھا تھا ۔اسی نے پولیس کو انفارم کیا تھا۔

پولیس اندر اپنی انویسٹیگیشن میں مصروف تھی ۔

وانیہ دیوار سے لگی بے تحاشا رو رہی تھی ساتھ سمیرہ بھی کھڑی تھی ۔وہ دیوانوں کی طرح روتے ہوئے شفان کو دیکھ رہی تھی کہ کتنا دردناک تھا اپنے عشق کو یوں تڑپتے ہوئے دیکھنا

،کہ اچانک شفان نے خاموش ہو کر وانیہ کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھا تھا

اس وقت اس کی زہنی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ۔

وہ دندناتا ہوا وانیہ کے مقابل آکر کھڑا ہوا تھا، وہ اس کے جارحانہ تیور دیکھ کر سہمی

،، تھی

تم،،،، تم کیوں اتنا سجی سنوری ہوئی ہو کس بات کی اتنی خوشی ہے ۔

سب ہق دق اسے دیکھ رہے تھے ۔

وانیہ نے ادھر ادھر دیکھ کر بے حد بے لبسی اور بیچارگی کے ساتھ کہا

،،،،،،یہاں سب ہی تیار تھے،، اکیلی میں

شٹ اپ،،،،، وہ دھاڑا،، وانیہ سہم گئی اور بلک بلک ہاتھوں میں منہ چھپا کے رو دی

یہی چاہتی تھی ناں تم،،،، لو دیکھ لو ہو گیا --اب یہ جھوٹے آنسو کیوں بہا رہی ہو ۔جاؤ جا کے جشن مناؤ،،،، تمھارے تو دل کی مراد پوری ہوئی ہے .راہ کا کانٹا جو صاف ہو گیا..

چٹاخ،،،، ریان نے زور کا طمانچہ مار کر شفان کو ہوش دلانے کی کوشش کی۔

سب ہکا بکا رہ گئے تھے اس کے اس عمل سے۔

پاپا یہ یہی چاہتی تھی ۔وہ پھر بے قابو ہوا،، ثمر اور حارث نے اسے زور کے پکڑا ہوا تھا

شفان تم ہوش میں نہیں ہو بکواس بند کرو ۔اور بند کرو یہ تماشا ۔ ریان بھی دھاڑے

تھے،،

پاپا اس کو کہیں یہاں سے چلی جائے ۔میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا ۔دفعہ ہو جاؤ ...میری زندگی سے دور چلی جاؤ ..تمھاری بددعاؤں نے برباد کر دیا مجھے ..وہ پاگلوں کی طرح اپنے بال مٹھیوں میں دبوچے فرش پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا.

وانیہ نے ایک بے بس نگاہ سمیرہ پر ڈالی اور وہاں سے بھاگی۔۔

بے تحاشہ روتے ہوئے وہ نیچے اتری اور باہر آگئ۔

دو اجنبی نگاہوں نے اس کا آخر تک اور بڑی گہرائی سے تعاقب کیا تھا۔

کتنی بدنصیب تھی مایا۔، وہ زندگی کے اس موڑ پہ تھی جہاں 99پر آکر زندگی ہار گئی تھی اور ایک سانپ نے اسے کٹ کر دیا تھا ۔

اس کی آخری خواہش پوری ہوئی تھی، اپنے پاپا کے گھر سے رخصت ہونے کی ۔۔اور اگر قیامت آنی تھی تو جو مایا کے ساتھ ہوا پھر وہ کیا تھا ۔؟؟؟؟؟؟

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

--------------------،،،،،،،،،،،،--------------------،،،،،،،،،،

وہ باہر لان میں آئی تو سامنے تانی کھڑی رو رہی تھی لیکن وانیہ کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر چونکی،،

،،وانی کیا ہوا؟؟؟؟ بتاو تو سہی،،، اور مایا کو کیا ہوا

تانی پلیز ۔،مجھے یہاں سے۔،،، لے جاؤ ۔،۔،،میں مر،، جاؤں گی۔۔رو رو کر اس کی ہچکی بندھ گئی تھی ۔

تانی بے حد پریشان ہوتی اس سنبھالتی ہوئی گھر لے آئی ۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

،،،،،،،،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،،،،،،،،،،،،،۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

مایا کا سوئم ہو چکا تھا ۔

سب کی زبان پر ایک ہی بات تھی یہ سب کس نے کیا تھا۔ کیس ایس پی حارث کے پاس تھا ۔ اس نے اپنی پوری جان لگا دی تھی قاتل کو ڈھونڈنے میں ۔،اور اس کا پورا ساتھ دیا تھا شفان نے۔

لیکن اب تک ایک بھی سراغ ہاتھ نہیں لگ پایا تھا ۔

قاتل بہت شاطر تھا ۔اپنے پیچھے ایک بھی سراغ نہیں چھوڑا تھا ۔

بیوٹیشن کا کہنا تھا کہ اسے کچھ نہیں معلوم ۔وہ واش روم میں گئی باہر آئی تو کسی نے چہرے پر رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا تھا ۔وہ صرف اتنا دیکھ پائی تھی کہ مایا کو مظبوطی سے باندھا گیا تھا ۔

،اب بھی شفان پولیس اسٹیشن میں حارث کے آفس میں بیٹھا تھا۔،۔

حارث مجھے ہر صورت اور ہر قیمت پر قاتل تختہ دار پر لٹکا ہوا چاہیئے۔اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا،،

میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں یار۔،لیکن کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگ رہا۔،،۔یہ دیکھو فون کال ریکارڈ اس میں کچھ نہیں ہے۔۔تمھارے خاندان کی اندر باہر کوئی دشمنی نہیں۔،نہ فنگر پرنٹس۔کچھ بھی نہیں

،حارث نے پریشانی سے کہا۔

ہاں لیکن ایک بات کنفرم ہوچکی ہے۔،،کہ قاتل کوئی انتہائی قریبی ہے۔

،شفان بے طرح چونکا تھا ۔

اسے گھر کے تمام معاملات کی خبر تھی ۔ہر راستہ ۔ حتیٰ کہ مایا کے روم کا بیک سائیڈ ڈور بھی ۔۔۔اور جس طرح کوئی مزاحمت نہیں ہوئی نہ کوئی آواز ۔۔اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔،،

،،،،اور ایک بات اور

،،،،،،کیا۔

جس طرح کوئی قیمتی چیز نہیں گئی اور وکٹم کو اتنا ٹارچر کیا گیا تو معاملہ انتہائی نفرت یا

،پھر کسی بدلے کا ہے ۔

،شفان گہری سوچ میں تھا کہ حارث نے پوچھا، ۔

شفان ایک بات تو بتاو۔، تم نے وانیہ کو کیوں ڈانٹا تھا ۔کیا وہ تم میں انٹرسٹڈ ہے

۔شفان نے ہڑبڑا کر نظر چرائی تھی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔،بس میرا دماغ ماؤف ہو گیا تھا ۔،،اس وقت مجھے

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں یا کر رہا ہوں اور کیوں؟ وہ بڑی ہی صفائی سے اپنا

..دامن بچا گیا

،یہ سن کر حارث نے سکون کا سانس لیا

،شفان مجھے تم سے اس بے وقوفی کی توقع نہیں تھی ۔

حارث نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا

تم جانتے ہو تمھاری اس بے وقوفی کی وجہ سے وہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنس سکتی تھی۔وہ تو میں ہوں .....جو فیملی کے ہر شخص کو جانتا ہوں کوئی اور ہوتا تو اس کیس سے، جسکا اوپر سے اتنا دباؤ ہے ہم پر۔،،،کیس سے جان چھڑانے کیلئے تمھاری اس بکواس کی بنا پر اس معصوم لڑکی کو کال کوٹھری میں ڈال دیتا اور کیس ،،بڑی آسانی سے کلوز کر دیتا۔

،حارث نے اسے اس کی سنگین غلطی کا احساس دلایا ۔

وہ تو پہلے ہی اس دن سے کانٹوں پر لوٹ رہا تھا۔اب بھی پچھتاوے کے درد سے پہلو بدل کر رہ گیا...

ایک تو زندگی کی سب سے قیمتی چیز کھو بیٹھا تھا اوپر سے کتنا دل دکھایا تھا اس نے سب کا خاص طور پہ اس نازک کومل سی لڑکی کا۔،جوکہ اس کی وجہ سے پہلے ہی اتنے دکھ اور درد برداشت کر رہی تھی...

وہ جانتا تھا سب ،،،،،،شروع دن سے۔،اس کے خالص منہ بولتے اور پاکیزہ جزبوں سے آگاہ ہونے کے باوجود وہ مکمل انجان بنا ہوا تھا۔

جانتا تھا کے ریان پاپا کو علم ہوا تو وہ یقیناً مایا پر وانیہ کو ترجیح دیتے۔

اس .لئے وہ اپنے لئے خود غرضی سے سوچتے ہوئے انجان بن گیا۔

لیکن اب جو اس نے وانیہ کے ساتھ کیا تھا وہ کسی پل اسے چین نہیں لینے دے

رہا تھا ،

دل میں پچھتاوے مچل رہے تھے ..بے حد بے چین .. کسی پل قرار نا تھا اسے

اس معصوم کا دل دکھا کر

پر معافی کی تھوڑی بہت امید بھی تھی.

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

--------------------------،،،،،،،،،،،،،--------------،،،،،،،،،،،،،

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ آخر اس سے کہاں اور کونسی بھول ہوئی تھی ...کب اس نے اپنے قیمتی اور نازک جزبوں کو کسی پر ظاہر ہونے دیا تھا جو یوں سب کے سامنے اس کے نسوانیت و خود داری کی دھجیاں اڑائی گئ تھی، کتنی ، ٹھیس پہنچی تھی اس کے پندار کو۔،۔کتنا روئی تھی وہ مایا کے گھر سے آکر۔۔

پورا مہینہ ہوگیا تھا ۔وانیہ اور تانیہ تو گھر سے ہی نہ نکلی تھی ۔امی نے ہی ان کو بتایا تھاکہ شفان نے سب سے معافی مانگی تھی اپنے رویے پر۔

اس کا پوری طرح دل ٹوٹ چکا تھا اور جو فیصلہ پچھلے دنوں کرتے ہوئے اس کی جان لبوں پر آجاتی تھی وہ فیصلہ وہ ان چند دنوں میں بڑی آسانی سے کرگئ تھی

مایا کے چہلم کے بعد اس نے امی جی کو بتایا کہ اسے حارث کے ساتھ رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ۔اسے یہ رشتہ منظور ہے۔امی جی بہت خوش ہوئیں تھیں

اور انھوں نے زبان سے بات بھی کی ۔کئی دنوں کے بعد اس سوگ اور گھٹن کے ماحول میں کوئی خوشی کی خبر سننے کو ملی تھی ۔وہ سب بھی خوش ہوئے تھے.

وہ کاری ضرب جو اس کی خودداری اور عزتِ نفس پر پڑی تھی اسے پتھر سے بھی زیادہ سخت بنا گئی ۔

ریان گھر سے سوگ کا سا ماحول ختم کرنا چاہتے تھے اس لئے وہ سب سوائے شفان کے سمیرہ کی طرف چلے آئے۔

وہ سب لان میں بیٹھے تھے، شام کا وقت تھا۔میرب بھی اچھی خاصی بہل گئی تھی..

سب نے چائے پی ۔ریان سمیرہ سے رشتے کی بات آگے بڑھانے کے بارے میں پوچھ رہے تھے ۔

سمیرہ نے اثبات میں جواب دے دیا..

ٹھیک ہے سمیرہ میں جمال کو ہاں کہنے کے لئے فون کر دیتا ہوں ۔، مجھے تو اس گھپ اندھیرے میں امید کی یہی کرن نظر آئی اور میرب کی بھی یہی خواہش ہے ۔

شاید اسی سے ہی سب کا دھیان بٹ جائے ۔

جی بھائی ۔،،بس وقت سب سے بڑا مرحم ہے۔،انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا

..۔

وانیہ اور تانی لان میں بیٹھی تھیں ..وانیہ کالج میں ہونے والے فنکشن کی تیاری کر رہی تھی ۔وانیہ نے ایک زبردست سپیچ دینی تھی۔جبکہ تانی اپنی سٹڈی میں بزی تھی اس کے ایگزیم ابھی ہونے تھے۔

وانیہ سپیچ کے لئے بہترین مواد اکٹھا کر رہی تھی ۔دونوں اپنے اپنے کام میں مگن تھیں ۔۔

مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔ وانیہ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا .اور ہوائیاں اڑی تھیں ۔تانی بھی چونکی۔

وانیہ فوراً اٹھی اندر بھاگتے ہوئے بولی

تانی میں اس شخص کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی۔ ہرگز نہیں ۔،،،وہ بھرائی آواز میں بمشکل بولی

۔میں اندر جا رہی ہوں ۔میرا پوچھا تو کہنا گھر پہ نہیں ہوں ۔،وہ جلدی جلدی بول کر اندر بھاگ گئی ۔

اور لاؤنج کے دروازے کے پیچھے چھپ گئی ۔

شفان دھیمے دھیمے چلتا ہواتانی کے قریب آیا تھا ..چہرے پر رہنے والی دلفریب سی مسکان کہیں کھو گئی تھی .وہ برسوں کا تھکا ہواکوئی مسافر لگ رہا تھا .تانیہ اور اندر وانیہ نے بے حد صدمے سے اس کا بکھرا ہوا حلیہ ملاحظہ کیا.

،،اسلام۔وعلیکم ۔،کیسے ہیں بھائی ۔

،،ہمم --،،ٹھیک ہوں ۔،تم سناؤ کیسی ہو۔

،،جی ٹھیک ہوں بھائی ۔

اور سناؤ کیا چل رہا ہے ؟

،،،بس ایگزیم کی تیاری ۔

نمرہ بتا رہی تھی کل سے جانا ہے کالج میں ۔وانی سے کہنا ریڈی رہے میں پک کرنے آؤں گا ۔اندر وانیہ تڑپ کر تلملائی تھی ۔

کہاں ہے وانیہ ؟؟

.وہ بھائی --وہ گھر پر نہیں ہے،،،،،تانیہ کی جھوٹ بولتے ہوئے زبان لڑکھڑائی

شفان نے ایک نظر ٹیبل پر ڈالی۔ دو کرسیوں کے آگے ٹیبل پر بکھرے پیپر،،، دو جوس کے گلاس،، اور لاؤنج کے دروازے میں اڑتا دوپٹہ -،-،مایا کے جانے کے بعد وہ پہلی باردل سے مسکرایا تھا، وہ بڑی دلچسپی سے لاؤنج کے دروازے میں اڑتا دوپٹہ دیکھ رہا تھا.

تانی نے شفان کی نظروں کے تعاقب میں وہی سب چیزیں دیکھیں تو دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

،اس نے شرمندگی کے مارے سر جھکا لیا

اوکے وانی آئے تو اسے کہنا کہ میں معافی مانگنے آیا تھا ۔میں سچ میں بہت شرمندہ

ہوں،،،، ۔

اسے کہنا پلیز مجھے معاف کر کے میری تھوڑی اذیت کم کر دے۔،،یہ کہتے ہوئے

اس کے چہرے پر کرب اور اذیت کا ایک جہان آباد تھا.

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں چلا گیا ۔

وانیہ اندر زمین پر ڈھے سی گئی ۔۔کیا تھا یہ شخص ۔،،کیوں ہر بار اس کی برداشت

آزمانے آ جایا کرتا تھا ۔؟؟؟؟

وہ اس کی اذیت پر تڑپی تھی اس لئے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی.

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

،،،،،،،،،،،،،،،،-------------------------،،،،،،،،،،-- ------------

وہ صبح جلدی اٹھی ۔فجر ادا کی اور سب کے سکون کی دعا مانگی ۔کالج کے لئے ریڈی ہوئی ۔۔،۔وہ شفان کے آنے سے پہلے ہی اپنی گاڑی میں نکل جانا چاہتی تھی ۔

مصروف سے انداز میں بیگ میں اپنے پیپر چیک کرتی ہوئی دروازے سے باہر نکلی تو کسی کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی ۔خود کو سنبھال کر گھبرا کر سامنے دیکھا تو گڑبڑا گئی

،سامنے شفان تھا ۔

کہاں کی جلدی ہے ۔؟؟؟

،ابھی ابھی جو ٹکراؤ ہوا تھا وانیہ کی بولتی بند ہو گئی اور نظر جھک گئی ۔

،وہ میں جلدی جانا چاہتی تھی ۔اس لئے ۔

،چلو پھر ۔،نمرہ بھی ریڈی ہے ۔

،نہیں ۔

اس کے انکار پر شفان نے چونک کر اس کا پھولا ہوا خفا سا معصوم چہرہ دیکھا ۔

میرا مطلب ہے میں خود چلی جاؤں گی۔

کیا پاگلپن ہے وانیہ ۔،،حسب معمول وہ غصہ میں غرایا ۔،۔،اور اسی غصے ہی
،سے تو وانیہ کی جان جاتی تھی ۔

مجھے پاپا نے بھیجا ہے۔،۔،کیوں کے ہم کوئی رسک نہیں لینا چاہتے ۔،۔،قاتل کھلے
عام دندناتا پھر رہا ہے۔،اس کا کیا مقصد ہے کیاپتہ ...،۔تمھیں اتنی سی بات سمجھ
،میں نہیں آتی، اس کا لہجہ انتہائی شکست خوردہ تھا ۔

،سمیرہ سب سن رہی تھی آکر وانیہ کو ڈپٹا۔

کیا بچپنا ہے وانیہ ۔،کیوں بحث کر رہی ہو، ۔

پھپھو،،،شاید یہ اس دن سے ہی ناراض ہے مجھ سے ..مانتا ہوں غلطی ناقابلِ تلافی ہے میری .میں صدمے میں کیا کیا بکواس کر گیا .نہیں جانتا پر میں سب سے معافی مانگ چکا ہوں ۔اس سے بھی مانگنے آیا تھا ۔،تائی نے بتایا ہو گا۔ اور اب پھر آپ کے سامنے معافی مانگتا ہو پلیز رئیلی ویری سوری .وہ شکست خوردہ سا بولتا گیا.

،اس کے لہجے میں کچھ تھا تبھی وانیہ بولی۔

،،میں جاتی ہوں امی ۔آپ فکر مت کریں اوکے اللہ حافظ ۔

،وہ چپ چاپ آکر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی ۔۔شفان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

بڑی گہری نظر سے اس کا جائزہ لیا تھا ۔

اسے خبر ملی تھی کہ اس نے رشتہ کے لئے ہاں کر دی ہے ۔اور پاپا نے آگے بات کی تو ادھر سے بھی ہاں ہو گئی تھی ۔

یعنی دونوں طرف سے رشتہ پکا ہو چکا تھا ۔باقاعدہ رسم ہونے کے لئے کچھ وقت گزرنے کا انتظار تھا ۔

شفان کو پتا تھا کہ وہ صرف اس سے بھاگ رہی ہے ۔، اور یہ بات بھی جانے کیوں اسے بے حد اذیت میں مبتلا کر رہی تھی.

،،،،،،،،،،،،----------------------،،،،،،،،،،،،------------------------

وہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی نبھا رہا تھا ۔وانیہ اور نمرہ کو پک اینڈ ڈراپ کرنے کی۔ تانی ریان ماموں کے ساتھ آتی جاتی تھی کیونکہ اس کا کالج ان کے روٹ میں تھا.

سٹڈی دوبارہ سٹارٹ ہو چکی تھی ۔وانیہ مکمل طور پر اسے اگنور کر رہی تھی ۔،چہرہ بھی بلکل سپاٹ ہوتا کسی بھی جزبے کے بغیر ۔،۔اور یہ سپاٹ چہرہ نجانے کیوں ،شفان کے دل میں ایک کسک جگا دیا کرتا۔

آج بھی وہ سٹڈی سے فارغ ہو کر باہر گیٹ پر شفان کا ویٹ کر رہی تھی ۔آج کسی وجہ سے نمی بھی نہیں آئی تھی ۔آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا

اس نے موبائل نکال کر ٹائم دیکھا۔۔اتنے میں ایک گاڑی اس کے قریب رکی تھی

--

،وہ سیف تھا۔اسے حیرانی ہوئی۔

،اسلام و علیکم۔۔سیف بھائی۔۔آپ یہاں کیسے۔

بس سوچا بہن کی یاد تازہ کروں۔،،وہ بے حد افسردہ دکھائی دے رہا تھا۔ تم ابھی
،تک کیوں کھڑی ہو۔اگر کوئی نہیں آیا تو آو۔میں ڈراپ کروں تمھیں۔،۔

،نو تھینکس۔۔بس ابھی شفان آتے ہوں گے۔

ابھی وہ بولی ہی تھی کہ شفان کی گاڑی اس کے قریب آکر رکی۔

وہ بھی سیف کو دیکھ کر حیران ہوا تھا

،تم یہاں کیسے سیف۔،۔

ہاہا۔،۔تم دونوں کزنز کی کیمسٹری تو بہت زبردست ہے۔،ابھی وانیہ صاحبہ نے بھی بلکل یہی بات پوچھی تھی مجھ سے۔،پتا نہیں سیف تعریف کر رہا تھا کہ طنز۔

شفان دھیرے سے مسکرایا تھا جبکہ وانیہ کلس کر رہ گئی ۔

لیکن آپ کی اطلاع کے لئے میں قریب ہی ضروری کام سے آیا تھا وانیہ کو کھڑے دیکھا تو بات کر لی ۔،کوئی پرابلم ہے۔

،جانے کیوں اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

ارے نہیں ۔،بس ویسے ہی پوچھا تھا ۔اوکے چلتے ہیں آگے ہی میں کافی لیٹ ہو گیا تھا چلو وانی۔،۔،۔

اس نے بھاگ کر وانیہ کے لئے فرنٹ ڈور کھولا تھا ۔،وانیہ حیران تھی پر چپ چاپ بیٹھ گئی.

کیا ہوا حارث ،،،،اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا ہے۔خیریت ہے؟؟

،شفان نے حارث کے آفس میں داخل ہوتے ہی کئی سوال کر ڈالے۔

،نہیں خیریت نہیں ہے۔،ایک بہت بڑے راز کا انکشاف ہوا ہے۔

وہ کیا جلدی بتاؤ۔،شفان بے چین ہوا

،سیف یاور انکل کا بیٹا اور مایا کا سگا بھائی نہیں ہے۔

ہاں میں نے ساری انفارمیشن نکلوائی ہے ۔وہ یاور انکل نے اسے بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے ایڈاپٹ کیا تھا۔،کئ سال پہلے سیف کا باپ جرئم پیشہ افراد سے منسلک ہوا ۔بیوی کو کسی دشمن نے قتل کردیا تو بیٹے کو محفوظ رکھنے کے لئے اسے کسی ادارے ،میں چھوڑ دیا ۔

،تو پھر ۔؟؟؟؟شفان اپنی جگہ ساکت ہو گیا ۔

تو پھر یہ کے سیف بہت پہلے سے جانتا تھا کہ وہ یاور کی سگی اولاد نہیں ۔اور بہت پہلے سے وہ اپنے سگے باپ سے مسلسل ٹچ میں تھا۔اس سے ملتا ہے۔ جو کہ اب شہر کا با اثر ترین شخص ہے۔ دولت سے کھیل رہا ہے۔

تو پھر اس سے مایا کے مرڈر سے کیا تعلق ہے۔؟

،تعلق ہے۔،،حارث خاموش ہوا۔

کیا تعلق ہے؟ بتاو حارث پلیز۔،،؟

وہ مایا سے شادی کرنا چاہتا تھا۔

،واٹ۔،،،شفان دم بخود رہ گیا۔

ہاں۔۔انویسٹیگیشن کے دوران مایا کی ایک فرینڈ سے پتہ چلا کے اس نے جب مایا کو پرپوز کیا تو مایا نے اس کی بہت انسلٹ کی اور اسے ریجیکٹ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کا بھائی تھا اور رہے گا وہ اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

سیف نے بتایا بھی کہ میں تمھارا سگا بھائی نہیں ہوں ۔۔لیکن مایا نے کہا کہ وہ ،اسے بچپن سے بھائی مانتی آئی ہے اسے اب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

شفان کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا ۔

وہ بے یقینی سے سب سن رہا تھا ۔

تو کیا اس کی مایا کو سیف نے چھینا تھا اس سے۔

،اس کی رگیں تن گئیں اور غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا۔

اور اسی نے ہی سب سے پہلے آکر بتایا تھا حادثے کے بارے میں۔،وہ مایا کے روم میں کیا کر رہا تھا۔، اب شفان کا دماغ بھی چلنا شروع ہوا.

تو پھر حارث تم بڑے آرام سے مجھے بتا رہے ہو۔،تم نے اریسٹ کیوں نہیں کیا ،اس جنگلی درندے کو اب تک۔

کوئی فائدہ نہیں شفان ۔،۔،ہمارے پاس کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے وہ آرام سے بچ نکلے گا اور اس کا کریمنل باپ اسے بچانے کے لئے کچھ بھی کرے گا ۔،تمھارے خاندان کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ پہلی بات تو مجھے پکے ثبوت ڈھونڈنے دو تاکہ یہ کیس زیادہ طول نہ پکڑے۔دوسرا تم لوگوں کی سکیورٹی سے جب تک مطمئن نہ ،ہو جاؤں میں کوئی سٹیپ نہیں اٹھانا چاہتا ۔

او خدایا۔،۔،وہ درندہ کھلے عام گھوم رہا ہے اور ہم کچھ نہیں کر سکتے ۔،شٹ۔،۔،۔،شفان نے ٹیبل پر مکا مار کر اپنا غصہ نکالا۔،نفرت اور غصہ کا ایک ،طوفان سا اٹھا اس کے دل میں ۔،۔

اور ہاں۔،،۔،،ایک اور چونکا دینے والی اور پریشان کر دینے والی بات ہے۔،۔، حارث حقیقتاً [illegible]

وہ کیا ۔،یار بتاؤ مجھے کھل کر ۔،بزدل مت سمجھو مجھے ۔،وقت آنے پر میں اپنی اور خود سے جڑے رشتوں کے لئے کچھ بھی کر جاؤں گا ۔،۔اس کی آنکھوں میں جنون تھا۔،

میں نے اپنے آدمیوں کو سیف پر نظر رکھنے کو کہا تو پتہ چلا کہ وہ مسلسل تم پر ،تمھاری ہر سرگرمی پر اور۔،۔،۔،۔

،پل بھر کو حارث خاموش ہوا۔

،،،،،،اور کیا۔،۔،۔

،،،،،اور وانیہ پر نظر رکھے ہوئے ہے ..وہ مسلسل وانیہ کا تعاقب کر رہا ہے ۔

،،،،،،،شفان کو اپنا دل بیٹھتا ہوا سا لگا

وانیہ پر لیکن کیوں۔،،،؟؟؟

یہ تو تم مجھے بتاؤ۔،کہ کیوں؟؟؟ حارث نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا ۔وہ مایا سے عشق کرتا تھا ۔،اس کے باوجود اس نے مایا کا وہ حشر کیا۔،تو سوچو وہ تم سے کتنی نفرت کرتا ہو گا۔، وہ تمھیں اور تم سے منسلک ہر شخص کو برباد کرنا چاہتا ہے .اور جہاں تک مجھے اندازہ ہے وہ تمھاری اس دن کی باتوں سے اسے ایسا لگا ہو گا کہ تمھارے اور وانیہ کے بیچ کچھ .....اس نے جان بوجھ کر جملہ ادھرا چھوڑا.

،شفان کو تو ایسی چپ لگی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں ۔

لیکن وانیہ کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟

پھر اسے سب سمجھ میں آیا۔،۔تمام باتیں کسی ویڈیو کی طرح اس کے دماغ میں
،گھوم گئیں ۔

-،،،،،،،،،،،،،------------------،،،،،،،،،،،،،-،،،،،،-،-،---

شفان کو کسی پل قرار نہ تھا ۔سوچ سوچ کر دماغ سن ہو چکا تھا ۔ اپنے کمرے
،میں بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا ۔

مایا کے جانے کے تین دن بعد..............جو تازہ گلابوں کی مسہری بنائی گئی تھی، وہ بھی اپنی حسرتوں پر ماتم کرتی اتار دی گئی تھی ۔

لیکن چھت پر بے انتہا خوبصورت مصنوعی پھولوں کی سجاوٹ ہنوز برقرار تھی ۔

کیسے اس کے سہانے مستقبل کے خوابوں کو کچل دیا گیا تھا ۔اس کے ارمانوں کو مسل دیا گیا تھا ۔،۔،مسہری والے کمرے میں اب جا بجا حسرتیں بکھری پڑی تھی ۔کتنا مشکل سے سمیٹا تھا اس نے خود کو۔

..اپنے خون ہوئے ارمانوں اور جزبوں کا گلا گھونٹنا تھا

لیکن اب جب قاتل کا سراغ ملا تھا تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔۔کتنا

،،،،،،بے بس تھا وہ۔

اور وانیہ،

،،اس نے زور سے اپنے بال مٹھی میں بھینچے۔

دماغ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ

شفان صاحب ۔،سیف تم سے شدید نفرت کرتا ہے ۔اسے کہاں گوارہ ہو گا تمھاری

..زندگی میں کوئی ۔،وہ کبھی بھی تمھیں خوش نہیں ہونے دے گا۔، کبھی بھی نہیں

اُس کے مطابق شفان نے اس کی محبت اس سے چھینی تھی اور اب وہ انتقام کے طور پر کبھی اس کی زندگی میں کسی کو نہیں آنے دے گا.

وہ تمہاری زندگی سے جڑے ہر شخص کو یونہی اپنے پاؤں کے نیچے روند ڈالے گا جسے تم سے پیار ہوگا۔یا جسے تم چاہو گے.

مایا کی موت کے صدمے نے اس سے یہ کیا بے وقوفی کروائی تھی وہ وانیہ پر چیخا تھا اور سیف کو پتا چل گیا ہوگا کہ ان دونوں کے بیچ کچھ ہے.

اس نے اس معصوم لڑکی کی زندگی کو کتنے بڑے خطرے سے دوچار کر دیا تھا اسے اب صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا۔

کتنا دکھی اور بے بس تھا وہ ...اس وقت اس کا دل تکلیف اور بے بسی کے احساس سے پھٹا جا رہا تھا۔، گھٹن کا احساس ہوا تو اپنے روم سے باہر لان میں نکل آیا۔..پھر بھی دل کو سکون نہ آیا تو ....یونہی بے سبب چلتا رہا.

کیا حالت ہو گئی تھی .ملگجے سے اداس حلیے میں بھی وہ بے حد پیارا لگ رہا تھا

،اسے اس وقت کسی جزباتی سہارے کی اشد ضرورت تھی ۔

یونہی چہل قدمی کرتے ہوئے وہ اپنے گھر سے نکلا اور غائب دماغی سے عین سامنے والے گھر کے گیٹ کے آگے قدم تھم سے گئے ۔

نجانے کیوں لیکن اس کا دل کیا کہ وہ اندر چلا جائے ۔ جتنا وہ بے چین تھا پھر اس ...نے اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے میں دیر نا لگائی اور اندر داخل ہو گیا

شام کا وقت تھا۔، موسم کافی سہانہ ہوا تھا ۔فروری کی یخ بستہ اور ٹھنڈی میٹھی ..شامیں تھیں

لاؤنج میں داخل ہوا ۔ سمیرہ ٹی وی پر کوئی ٹاک شو دیکھنے میں مگن تھی۔

،اسلام و علیکم ۔،کیسی ہیں پھپھو جان ۔

،وعلیکم السلام ۔،میں بلکل ٹھیک ۔آؤ کافی دن کے بعد چکر لگایا میرے بچے نے۔

شفان دھیمے سے مسکرایا۔

وانیہ اور تانی کدھر ہیں ۔نظر نہیں آرہیں۔،اس کی بے چین نگاہیں پتہ نہیں کس کی متلاشی تھیں.

بس کیا بتاؤں بچے۔،ناک میں دم کر دیا ہے دونوں نے۔،اودھم مچا رکھا ہے کچن میں، -

شفان کھل کر ہنسا۔،کیوں کیا ہوا پھپھو جان -،-

آج نیا خبط سوار ہے کوکنگ کا۔، خود ہی جا کر دیکھ لو کچن میں ۔، چائے بنانے کو

،بولنا زرا وانیہ کو۔

وہ اٹھا اور کچن کی طرف چل دیا۔ دروازے پر جا کر جائزہ لیا۔،تانی بڑے مزے سے کرسی پر بیٹھی ڈائینگ ٹیبل پر کورنش بجا لاتی بے سری آواز میں وانیہ کا سر کھا رہی تھی اور وہ ایپرن باندھے سلیقے سے پکوڑے تل رہی تھی ۔،دوپٹہ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا۔،ہلکے فروزی کلر کی فراک اور جینز کی ٹائٹس پہنے سادہ سے حلیے میں بھی دودھیا رنگت دمک رہی تھی۔گھنے سیاہ چمکدار بال پونی ٹیل کی شکل میں بل کھاتے کمر کے نیچے تک جھول رہے تھے .. مصروف سا انداز تھا۔،.

ان دونوں نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا

.وہ دلچسپی سے وانیہ کو دیکھ رہا تھا۔ زاویہ نظر آج انوکھا اور اچھوتا ہی تھا

یہ لو میری پکوڑے جیسی بہن کے لئے گرما گرم پکوڑے ۔،،اس نے دروازے کی طرف رخ کیا تو سٹپٹا گئی۔

تانی پکوڑے کے خطاب پر تلملائی۔، اور وانی آپ خود چمٹ کہیں کی۔،۔تانی کی نظر شفان پر پڑی تو وہ زرا تمیز کے دائرے میں آئی ۔،۔

شفان کا تانی کو اسے چمٹی کہنا مزہ دے گیا۔قہقہہ لگا کر ہنس پڑا ۔ نجانے کتنے عرصے بعد کھل کر ہنسا تھا کچھ دیر پہلے کی ساری اذیت دیتی کیفیت اڑنچھو ہو چکی تھی ۔

ٹھہرو تمھیں تو میں تمیز سکھاؤں بڑی بہن سے بات کرنے کی۔، وانیہ تانی کی طرف لپکی ...مقصد دوپٹہ اٹھانے کا تھا۔

تبھی اس کا توازن بگڑا تھا اس سے پہلے کہ وہ فرش پر سجدہ ریز ہوتی دو مضبوط بانہوں نے اسے نازک سی کمر سے پکڑ کر تھام لیا۔تھا، وانیہ کی تو سٹی گم ہو گئی کیونکہ اس لمس میں عجیب سی شدت تھی.

جبکہ وہ بے حد گہری اور پر تپش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کا نرم۔و۔نازک اور گداز وجود شفان کے دل میں حشر برپا کر گیا تھا۔ایک قیامت سی گزری تھی اس کے دل اور جزباتوں پر...

.وانیہ کا گلابی سا چہرہ سرخ ہوا تھا..جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو .شاید اس لمس کی شدت اسے اپنی روح تک میں سماتی محسوس ہوئی تھی

فوراً سنبھلی تھی۔۔،کے تانی بولی۔،، شکر ہے شفان بھائی آپ نے سنبھال لیا ،نہیں تو ہڈی وڈی ٹوٹ جاتی تو حارث بھائی کا کیا بنتا۔

اچھا۔،واقعی شکر ہے میں نے سنبھال لیا۔، شفان نے سنبھال پہ زور دیا ۔

وانیہ خود کو کمپوز کرتی فوراً اپنا نظر اندازی کا لبادہ اوڑھا ۔،۔

کوئی کام تھا آپ کو، ۔

،ہمم۔،۔،چائے پینے آیا تھا ۔ پھپھو نے کہا کچھ اور بھی بن رہا ہے سو دیکھنے چلا آیا ۔

آپ بیٹھیں بھائی ۔،وانی نے بہت مزے کے پکوڑے بنائے ہیں ۔

شفان ڈائنینگ ٹیبل پر ہی براجمان ہو گیا۔ سمیرہ بھی وہیں چلی آئی۔ تانی نے جلدی سے چائے سرو کی۔ وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔،وہ مسلسل اسے نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا۔اس کی نظروں کی تپش خود پر بڑی شدت سے محسوس کرتی وہ بار بار پہلو بدل کر رہ گئ.

شفان کا دماغ بہت تیزی سے کام کرنے لگا۔

،،،،،،،،،،-----------------،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،------------------

شفان گھر آیا تو بے حد پرسکون تھا۔بے حد شانت۔،،۔ جیسے روح تک میں سرشاری اتر گئی ہو

ساتھ ہی ایسی خاموشی جیسے .طوفان کے آنے سے پہلے کا سکون ہوتا ہے۔

اس نے اگلے دنوں کا لائحہ عمل اپنے دماغ میں ترتیب دے لیا تھا جب وہ اس گھر میں گیا تھا تو اس کا زندگی کا کوئی مقصد نہیں تھا اب اسے جینے کا ایک مقصد مل چکا تھا ۔

اس نے اپنے لئے ایک سمت متعین کر لی تھی ۔ جس پر چل کر اس نے اپنے جانی دشمن کو شہ مات دینی تھی ۔

،اس نے اپنے دل میں سیف کو مخاطب کیا۔

سیف یاور جس طرح تم نے مجھے برباد کیا۔،میں تمھارا جینا حرام کر دونگا ۔ جس طرح تم نے میرے خاندان کو رلایا میں تمھاری زندگی موت سے بھی بدتر کر کے تمھیں خون کے آنسو رلاؤں گا

بہت شاطر ہو ناں تم۔،میں تمھیں ایسا کانٹوں پہ گھسیٹوں گا کہ تلملا کے تم خود کوئی غلطی کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ اور تب میں گریبان سے گھسیٹتے ہوئے پھانسی کے پھندے تک لے کر جاؤں گا۔، تمھیں مایا کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہوگا ۔،

اور اب بہت بڑی غلطی کر دی تم نے وانیہ پر نظر رکھ کے۔، وہ تمھیں ہرانے کے لئے میری سب سے بڑی طاقت بنے گی۔،

میرے ہی خاندان کی دوسری لڑکی پر تم نے نظر رکھی اس جرّات پر تو تمھیں ایسی سزا دوں گا کہ تمھاری سات پشتیں پچھتائیں گی۔،-----

تم نے اسے میری ضد اور میرا جنون بنا دیا ہے...وہ اب صرف میری ہے .صرف میری ..کسی نے اسے آنکھ اٹھا کر دیکھا بھی تو میں اس کی آنکھیں نکال لوں گا .اور تم ...تم تو اس کے سائے کو بھی چھو نہیں سکو گے..

...اس کے دل و دماغ میں اس وقت ضد تھی ..جنون تھا اور شاید پاگل پن بھی لیکن پھر بھی اس کی روح تک میں سکون پھیل گیا تھا.

------------------------،،،،،،،،،،،------------------------،،،،،،،،،،،

،شفان کچن میں آیا تو سارا ڈنر کی تیاری کر رہی تھیں ۔

،ماما ایک بات کہنی تھی آپ سے۔

،ہاں بیٹا بولو سن رہی ہوں ۔

وہ ماما میں چاہتا ہوں کہ پھپھو اور میرب بھابھی کے گھر والوں کو ڈنر پہ بلا لوں۔

میں اس گھٹن سے نکلنا چاہتا ہوں ۔زرا گھر پہ گیدرنگ ہو گی تو دل بہل جائے گا۔

اس نے بھر پور ایکٹنگ کی۔

کیوں نہیں یہ تو بہت اچھا آئیڈیا سوچا میرے بیٹے نے۔،سہی میرب بھی بہل جائے گی اور اس کے پیرنٹس کا بھی دھیان بٹ جائے گا ۔

اوکے آپ فون کر کے انوائیٹ کر لیں کچھ گھر کی ڈشز ہو جائیں گی اور کچھ میں باہر ،سے لے آتا ہوں ۔

سارا نے فون کر کے یاور صاحب کو اور سمیرہ کو بلا لیا۔میرب بہت خوش ہوئی تھی

تیاری مکمل ہو چکی تھی ۔شفان بھی بازار سے نجانے کون کون سی ڈشز لے آیا ۔ایک سپیشل چیز لانا نا بھولا جو کے پلان میں شامل تھی۔

،،،،،،----------------------،،،،،،،،،،،،،----------------------

یاور صاحب کی فیملی پہنچ چکی تھی وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھے ہلکی پھلکی سیاسی حالات پر گفتگو کر رہے تھے ۔

سیف بھی دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سجائے مسز یاور کے پہلو میں بیٹھا تھا ۔

وہ سب سے بڑی گرم جوشی سے ملا تھا۔

شفان کو پھپھو کے آنے کا انتظار تھا ۔ اور پھر سمیرہ پھپھو بھی آ گئیں لیکن صرف ہتانی کے ساتھ ۔

،،،اسلام ۔و۔ علیکم

وعلیکم اسلام ۔،پھپھو جان کہاں رہ گئے تھے آپ لوگ میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں ۔،۔،اور وانیہ کہاں ہے ۔،شفان نے بڑی بے چینی سے پوچھا اور وہاں موجود ایک شخص نے پہلو بدلا

بس بیٹا ۔،۔،انھیں کی وجہ سے لیٹ ہوئی ہوں۔،اور اب وانیہ بولی کے آپ لوگ جائیں مجھے بھوک نہیں ۔

یہ لڑکی بھی نہ زرا خیال نہیں رکھتی اپنا۔کیسے بھوک نہیں ہے آپ ٹھہریں میں لے کے آتا ہوں اس کو ۔،وہ بہت لاڈ اور فکر مندی سے بولا۔

،چلیں میں بھی چلتی ہوں آپ کے ساتھ ۔، تانی نے کہا۔

،ارے نہیں ابھی تو تم آئی ہو۔، تم بیٹھو میں جاتا ہوں ۔

وہ نکلا تو دو شعلہ برساتی آنکھوں نے باہر تک اس کا تعاقب کیا۔اس کی مسکراہٹ
،گہری ہو گئی ۔

پھپھو کے گھر پہنچا تو چوکیدار بابا نے گیٹ کھول دیا اندر آیا۔

لاؤنج سے ٹی وی چلنے کی آواز آ رہی تھی وہ اندر داخل ہوا تو مبہوت سا سامنے اس
پری پیکر کو دیکھے گیا جو ٹی وی دیکھتے دیکھتے غالباً نیند کی وادی میں کھو گئی تھی ۔

آنکھیں موندے صوفے پر بڑے ریلیکس موڈ میں لیٹی تھی ۔

کالے لباس میں سفید دودھیا وجود دمک رہا تھا ۔نازک پاؤں ٹیبل پر رکھے ہوئے روئی کی گالوں کی مشابہت اختیار کیے ہوئے تھے ۔کتاب سینے سے لگائے دونوں بازو کتاب پر لپیٹے وہ جانے کونسی دنیا کی سیر کو نکلی ہوئی تھی ۔

شفان بے خود سا ہو کر آگے بڑھا۔

،،،اس نے وانیہ کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی،، او ہیلو میم۔

وانیہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی سامنے کا منظر انتہائی غیر متوقع تھا اس کے لئے ....وہ جیسے اس کے اتنے قریب اس پر جھکا ہوا تھا اسے لگا کہ خواب ہے۔

،اس نے زور سے آنکھیں ملیں۔

وانیہ کی اس ادا سے شفان نہال ہوا اور اسے اپنے جزبوں پر بند باندھنا مشکل ترین ہو گیا.

اسی لئے اس کو چھو لینے کے بہانے اس کے نرم اور گداز بازو پہ نرمی سے چٹکی ،کاٹی۔

میں ہی ہوں میڈم۔،خواب نہیں ہے کوئی۔

اس کی اس جسارت پر وہ بھونچکی رہ گئی ۔ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی ۔،

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ۔اس نے بازو سہلاتے ہوئے چڑ کر خفگی سے کہا۔

.لینے آیا ہوں تمھیں ۔، شفان نے لینے پر زور دیا

اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ وانیہ نے چونک کر دیکھا۔

لیکن مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔

I'll cut my hands)

Before I ever reach

For you again.><

<وانیہ جلتے کڑھتے اپنے دل میں بڑبڑائی

اس نے کرارا سا جواب دیا ۔

نہیں آئی تو میں زبردستی لے جاؤں گا۔ اس نے دلچسپی سے اس کا غصہ سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھا۔

وانیہ نے جھٹکے سے شعلہ برساتی آنکھو سے شفان کو گھورا

میرا مطلب ہے ماما نے اتنے پیار سے ڈنر بنایا ہے۔اور انھوں نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ اب ماں کا حکم ٹال تو نہیں سکتا ناں۔ اگر نا آئیں تو زبردستی لے جاؤں گا۔

،جب وہ مسلسل اس کے سر پہ سوار ہی رہا تو ناچار اسے اٹھنا پڑا۔

جلدی سے حلیہ درست کیا۔ اور اس کے ساتھ چل دی۔۔وہ فاتحانہ سی مسکراہٹ لئے اس کی تقلید میں آگے بڑھا۔

شفان اسے لے کر اندر آیا تو سب ڈائینگ ھال میں کھانا شروع کر چکے تھے

وانیہ نے آکر سلام کیا ریان نے اس کے سر پر پیار دیا

،میری بچی کہاں رہ گئی تھی کب سے انتظار کر رہے ہیں ۔

،وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوئی ۔بس ماموں جان بھوک نہیں تھی ۔اس لئے ۔

بھوک تو خود بخود لگ جائے گی جب اپنا فیورٹ پیزا دیکھو گی جو بھائی سپیشلی لائے ہیں تمھارے لئے ۔،نمی نے بتایا تو وہ آج اس کی ان مہربانیوں پر حیران ہوئی

شفان نے ڈائینگ ٹیبل پر اپنے ساتھ والی چئیر اس کے لئے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

اب جلدی سے بیٹھ بھی جاؤ بھوک لگی ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے قریب بیٹھ گیا ۔سب اپنی اپنی باتوں میں بزی تھے۔

جبکہ سیف کی نظر بس شفان پر تھی ۔ شفان سب کو ڈشز پاس کر رہا تھا وانیہ کو بھی زبردستی دو تین پیس کھلائے تھے ۔

شفان کو بڑے واضح طور پر سیف کی آنکھوں میں شعلے بھڑکتے دکھائی دے رہے تھے ۔

.یہی تو وہ چاہتا تھا .وہ جلے تڑپے .شفان نے ڈائریکٹ اس کی دم پر پاؤں رکھا تھا اتنا تو بھی جان گیا تھا اپنے جانی دشمن کو .اور سیف حسب توقع بلبلا اٹھا تھا ..۔وہ ،اپنے پلان میں کامیاب ہوا تھا ۔

،،،،،-------------------------،،،،،،،،،،،------- - - -----

وانیہ بیڈ پر ڈھے سی گئی ۔ وہ لوگ ابھی ابھی ماموں کے گھر سے واپس آئے تھے۔

امی جی تو آتے ساتھ ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں ۔

تانی اس کے لئے سر درد کی ٹیبلٹ لینے گئی تھی ۔

سوچ سوچ کے دماغ ماؤف ہوا جا رہا تھا کہ اب وہ ایسا کیوں کر رہا ہے ۔

اسے ایک ہی بات سمجھ میں آئی کہ جس طرح اس نے سب کے سامنے اس کی تزلیل کی تھی وہ اس کا مداوا کرنا چاہتا ہے۔

پر یہ سب اسے اور تکلیف دے رہا تھا ۔وہ اور زیادہ تڑپ گئی ۔تانی اندر ائی تو وہ رو رہی تھی ۔

اف او وانی اب کیا ہوا اب تو سب کچھ ٹھیک ہے ناں، اس نے پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا ۔

وانیہ نے ایک شکایتی نظر تانی پر ڈالی اور بھرائی آواز میں گویا ہوئی۔

کیا ٹھیک ہے تانی۔، تمھیں کیا ٹھیک لگ رہا ہے ۔، میرا رشتہ طے ہو گیا ہے ۔میں اس سے دور رہنا چاہتی ہوں ۔ بہت دور ۔ جانتی ہوں یہ ممکن نہیں لیکن میں بھولنا چاہتی ہوں اسے ۔وہ بار بار میری برداشت کیوں آزمانے چلا آتا ہے ۔ آخر میں نے بگاڑا کیا ہے اس کا ۔وہ بے لبسی سے بولی

تانی بھی اس کی کیفیت سمجھ گئی۔

وہ جو یہ سمجھی تھی کہ خود کو پتھر کا بنائے بیٹھی ہے آج اس کی ذرا سے قریب آنے پر چھناکے سے ٹوٹ گئی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے ۔اب جیسے آپ چاہیں گی ویساہی ہوگا۔ آئی پرامس۔، اب یہ لیں ٹیبلٹ اور لے کے سو جائیں ۔اپنی طبیعت نہ خراب کریں ۔

تانی نے فکر مندی سے کہا۔پھر وہ بھی ٹیبلٹ لے کے چپ چاپ لیٹ گئی

''--''''''''''''----------------

'''''''

شفان ہر قدم پھونک کر رکھ رہا تھا۔ حارث بھی اس کے پلان میں برابر شریک تھا۔

اس نے بڑے برے طریقے سے وانیہ کو زچ کیے رکھا.

Urdu Novels Ghar

اور پھر وہ ہر قدم پر وانیہ کے ساتھ اس کے قریب رہا۔کالج لانے اور لے جانے تک وہ سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتا۔

وانیہ لاکھ جھٹپٹائی ،تلملائی اور اس سے دور رہنے کی پوری کوشش کی لیکن سب بے سود۔وہ اس کا کوئی احتجاج خاطر میں نا لایا۔

ادھر سیف وانیہ اور شفان کی مسلسل نگرانی کر رہا تھا۔ وہ ان کی قربت پر انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔، اور ان انگاروں سے انکو اور ان کی زندگی کو جلا کر بھسم کر دینا چاہتا تھا۔ وہ اگلا پلان تیار کر چکا تھا۔اس پر عمل کرنے کا دن آن پہنچا تھا۔

شفان بھی اس کے ہر ہر قدم سے باخبر تھا ۔

-----------------------،،،،،،،،،،،،،،،،،-----------------،،،،،،،،،،،،،

،کالج کا اینول فنکشن تھا ۔،فروری کا ٹھنڈا یخ دن تھا وہ۔

فنکشن کا انتظام کالج کے وسیع عریض پلے گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔

شفان ،وانیہ اور نمرہ کو ڈراپ کر کے جا چکا تھا ۔ وانیہ نے وائٹ لانگ نفیس نگینوں والی میکسی کے اوپر بلیک لانگ جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ بے حد دلنشین لگ رہی تھی ۔نمرہ بھی بہت اچھی لگ رہی تھی ۔

اور پھر وہ دن بے حد تھکا دینے والا ثابت ہوا۔

شام پانچ بجے کے قریب فنکشن اختتام پذیر ہوا۔

سب آہستہ آہستہ واپس جانے لگے۔ وہ بھی نمرہ کو ڈھونڈتی ہوئی مین گیٹ کی طرف نکل آئی

متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔کہ تب ہی سیف وہاں چلا آیا ۔

ہائے وانیہ ۔

،ہیلو سیف بھائی ۔

کسے ڈھونڈ رہی ہو؟

،نمرہ کو ۔

وہ تو ابھی ابھی اپنی فرینڈ کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی ہے۔گھر بتا کر گئی ہے۔ شفان کو کوئی ضروری کام تھا اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے ۔ کیونکہ اسے پتا ہے ،ناں کہ میں یہاں قریب ہی کام کے سلسلے میں آتا ہوں ۔

کتنی صفائی سے جھوٹ بول رہا تھا وہ۔ نمرہ تو اندر ہی اسے ڈھونڈ رہی تھی اور شفان پاگل تو نہیں تھا جو اسے بھیجتا۔

وانیہ جانے کیوں جھجھک محسوس کر رہی تھی ۔

چلو تمھیں ڈراپ کر دونگا پھر میں نے بھی کہیں جانا ہے.

۔بڑا مصروف سا انداز تھا۔

،،،اوکے۔ چلیں۔

وہ جب جاب آکر گاڑی میں بیٹھ گئی

۔

،سیف نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

،گاڑی میں خاموشی ہی رہی آخر سیف بولا۔

آج تو کافی تھکن ہوئی ہو گی۔

،جی ۔،،،کافی تھک گئے تھے ۔

،یہ لو یہ جوس ہے گاڑی میں ہی رکھتا ہوں میں ۔،کچھ تو فریش ہو جاؤ۔

وانیہ کو کافی پیاس لگ رہی تھی اس لئے بلا تکلف جوس کی بوتل لے کر لبوں سے

،لگایا اور کافی زیادہ پی لیا۔

تھینک یو سو مچ۔، سیف بھائی، بہت پیاس محسوس ہو رہی تھی

تھینکس بھائی.

-

،اٹس اوکے کوئی بات نہیں ۔،ایک بات تو بتاو ۔

جی بولیں۔،؟؟

،کیا تم شفان میں انٹرسٹڈ ہو۔

،وانیہ چونکی۔۔،۔،غیر متوقع سوال تھا اس لئے کچھ لمحوں تک تو بول ہی نہ پائی۔

سوری بھائی ۔لیکن یہ میرا پرسنل میٹر ہے۔اپ اس بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں۔

وانیہ کو بے حد عجیب محسوس ہوا۔،سر زور سے گھوما تھا۔،اس نے بے اختیار اپنے ہاتھوں سے سر کو پکڑا۔ پہلے تو اسے لگا شاید تھکاوٹ ہے ۔لیکن تھوڑی دیر میں اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا گھوم گئی ۔ تمھیں شفان سے محبت نہیں کرنی چاہیئے تھی ۔میں تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا پر اب مجبور ہوں میری بے حد خوبصورت اور نازک گڑیا.....

سیف کا اطمینان قابلِ دید تھا۔،اور چہرے پر گہری شیطانی مسکراہٹ ۔

وانیہ نے زور سے سر جھٹک کر بند ہوتی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی۔اس کے آخری الفاظ وانیہ کے رونگٹے کھڑے کر گئے ۔اور پھر بے ہوش ہو کر سیٹ پہ ڈھے گئی ۔

------- ---،،،،،،،،،،،،،،،، - - - ----------،،،،،،،،

وانیہ نے بمشکل اپنی بھاری ہوتی آنکھیں کھولیں ۔،سر اتنا بھاری ہو رہا تھا کہ کراہ اٹھی۔

بمشکل آنکھیں کھول کے بغور ارد گرد کا جائزہ لیا۔کوئی بڑا سا کمرہ تھا بلکل خالی، سامان کے بغیر۔ملگجا سا اندھیرا اور زیرو پاور بلب کی دل دہلا دینے والی سرخ روشنی

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو دہل گئی۔انتہائی خوف سے ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

اس کی جیکٹ اتار دی گئی تھی لیکن صد شکر کے سکارف گلے میں موجود تھا جو کہ اس کے گرد اچھی طرح لپٹا ہوا تھا۔اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف اور پیر مظبوطی سے باندھے گئے تھے۔ اس نے خود کو چھڑانے کے لئے ہاتھ پیر چلائے۔مدد مانگنے کے لئے چلانے کی کوشش کی لیکن بے سود منہ پر بری طرح سے ٹیپ باندھا گیا تھا۔

وہ تڑپنے لگی۔ سسکنے لگی۔

اور پھر اس کی نظر کونے میں پڑے ہوئے دو ڈرمز پر پڑی

۔جس پر اس اندھیرے میں بھی بڑے واضح طور پر بنی ہوئی انسانی کھوپڑی اور جلی حروف میں لکھا ہوا ڈینجرس ایسڈ دیکھا اور پڑھا جا سکتا تھا ۔

اس کی آنکھوں کے سامنے مایا کا مسخ شدہ چہرہ گھوم گیا۔

اور پھر اس کی روح کانپی تھی ۔اور رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔

،،،اب تیزی سے اس کا دماغ چلنا شروع ہوا۔ سیف ،،،، قاتل،۔

،،او خدایا۔،،،وہ بلک بلک کر رو دی۔ تو سیف تھا قتل ۔لیکن کیوں اور کس لئے ۔

اور اس کا خود کا انجام؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ کس لئے تھی یہاں پر؟؟؟؟

توکیا اس کی بھی موت قریب تھی ۔، وہ بھی مایا کی طرح درد ناک موت مرنے والی تھی۔؟؟؟؟

،کئی سوالات تھے جو دماغ میں ہلچل مچا رہے تھے ۔

اس کے بعد امی جی اور تانی کا کیا ہوگا؟؟

امی جی۔،،،،،،وہ دل میں پکار کر سسک اٹھی۔

--------------،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،------------------------،،،،،،،،،،

رات کے آٹھ بج چکے تھے لیکن وانیہ کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا

ریان ،سارا، ثمر اور میرب سمی کو دلاسا دے دے کر تھک چکے تھے ۔

ثمر نے آکر بتایا کہ وہ وانیہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر جب تھک گئے تو گھر آ گئے

شفان کا بھی کچھ پتا نا تھا۔فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا وہ۔

پہلے انھوں نے اپنے تئیں کوشش کی تھی وانیہ کو ڈھونڈنے کی لیکن بے سود

جب کوئی فائدہ نا ہوا تو انھوں نے حارث کو کال ملائی۔

حارث نے انھیں تسلی دی کے وہ فوراً کوئی کاروائی کرتے ہوئے اسے ڈھونڈ کر لائے گا۔

سمی، اور تائی، کا رو رو کر برا حال، ہو گیا تھا۔۔

سارا نمرہ اور میرب بھی پریشان تھی کے ابھی تو پہلا زخم بلکل تازہ تھا۔ اب یہ کیا نئی افتاد آن پہنچی تھی۔

--------------''''''''''''''''-----------------------''''''''''''''''

شفان نے مسلسل سیف پر نظر رکھی ہوئی تھی۔اس نے اس سائیکو کو بڑی آسانی سے اپنے جال میں پھانس لیا تھا.

تب اس نے دیکھا کہ سیف کالج کی طرف جا رہا ہے۔

اس نے خاموشی سے اس کا پیچھا کیا اور حارث کو اطلاع دی کے شکار جال میں پھنس چکا ہے۔

اس نے اسے غلطی کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

سیف وانیہ کو لے کر نکلا تو حارث اور اس کی ماہر فورس شفان کے ہمراہ اس کا پیچھا کر رہی تھی ۔

،وہ رنگے ہاتھوں اسے ثبوتوں سمیت پکڑنا چاہتے تھے

،حارث شفان کے ساتھ اس کی گاڑی میں تھا

شفان کے چہرے پر اطمینان اور ایک تمسخرانہ مسکراہٹ دیکھ کر حارث کو حیرت ہوئی تھی آخر وہ بول پڑا

شفان تمہیں ذرا ٹینشن نہیں ہے کیا، وانیہ اس درندے کے ساتھ ہے ۔وہ اسے ،،،،،کچھ بھی۔

نہیں، شفان نے اس کی یک دم بات کاٹی،، اب وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر پائے گا۔،اس کا لہجہ بے حد پر عزم تھا، ۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے اس کی فکر نہیں بہت عزیز ہے وہ مجھے ۔،میں خود مر جاؤنگا لیکن اس پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا...میں اپنی اور اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا اچھے سے جانتا ہوں

...اس کے لہجے میں چھپے جنون اور غیر معمولی سے سرد تاثر سے حارث چونک اٹھا

وانیہ نے کھسک کر کمرے میں پڑی ہوئی اکلوتی کرسی کا سہارا لیا تھا۔

اچانک بھیانک چرچراہٹ سے دروازہ کھلا تھا۔

.وانیہ دم سادھ کر بیٹھی رہی ۔،خوف اور دہشت سے پورے جسم پر کپکپی طاری تھی

آنے والا بڑے سکون سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اندر داخل ہو رہا تھا ..لیکن دنیا جہان کی خباثت اور درندگی اس کے چہرے سے ٹپک رہی تھی.ووہ آیا

،اور انتہائی خوبصورت آواز میں گنگنا رہا تھا ۔

،میری بھیگی بھیگی سی۔

،میری بھیگی بھیگی سی پلکوں پہ رہ گئے جیسے میرے سپنے بکھر کے۔

جلے من تیرا بھی کسی کے ملن کو انامیکا تو بھی ترڑپے

اس کے ہاتھ میں تیز دھار چاقو تھا۔ جو کے وہ کمرے کے دروازے سے بجا رہا تھا۔

،،بلکل ابنارملز کی طرح ۔،اس نے آکر کھڑکی کھولی تھی ۔

،آٹھ بج چکے تھے ۔باہر اندھیرا تھا اور اندر بھی اس لئے اس نے سیور آن کیا تھا۔

،آخر وہ اندر آیا تھا ۔،اس کا چہرہ بہت بھیانک لگا وانیہ کو۔

کتنا تڑپاتی ہے ناں یہ محبت ۔،،، تمہیں نہیں لگتا کہ اس سے نجات حاصل کر لینی چاہیے زندگی سے نجات حاصل کر کے۔

اس کا لہجہ انتہائی سرد تھا ۔

تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی اپنے عاشق سے تو بڑی باتیں کرتی ہو ۔ وہ نفرت سے دھاڑا۔

وانیہ تڑپی لیکن بے بس تھی ۔

او،، سوری، سوری۔،،،، مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔،اس نے کھینچ کر وانیہ کے منہ سے ٹیپ اتارا۔

،وہ خود کو گھسیٹتی ہوئی اس سے ذرا سا دور ہوئی۔،اور سسکتے ہوئے بولی۔

،،،،مم،،،، مجھے کیوں لائے ہو یہاں،،، چھوڑ دو مجھے،،، تم نے،،، تم نے مایا کو

،اس سے آگے وہ بول نا پائی۔

ہاں میں نے مارا اسے،، اطمینان قابلِ دید تھا۔،جیسے کہ پتہ نہیں کتنی بہادری اور اچھائی کا کام کیا ہو اس نے

کیوں،، کیوں کیا تم نے ایسا۔،کیسے انسان ہو تم۔، بلکہ نہیں ۔،،،،تم تو انسان کہلانے کے لائق ہی نہیں ہو،،،وحشی درندے ہو تم ،،انسانیت کے نام پہ دھبہ ہو۔،

مقابل کا اطمینان قابلِ دید تھا۔،ایسی مسکراہٹ تھی چہرے پر جیسے تعریف ہو رہی ہو ،

جانے کہاں سے آئی تھی وانیہ میں اتنی ہمت کے وہ رونے گڑگڑانے کی بجائے اس سے الجھ پڑی،

کتنے منحوس ہو تم ۔،،ہمارے خاندان کی ساری خوشیاں کھا گئے اور شفان،، شفان کی بھی،،

،شفان کے نام سے اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی ۔

شٹ اپ ۔،جسٹ شٹ اپ ۔،،وہ دھاڑا،، نفرت ہے مجھے اس سے،اس کے نام سے، اس کے وجود سے اس سے جڑے ہر رشتے سے اور،،،، اور تم سے

...کیوں،، کیا بگاڑا ہے اس نے تمھارا اور میں نے،، وہ بے بسی سے بولی

اس نے سب کچھ چھینا ہے میرا۔،میری محبت میرا جنون اور میرے جینے کا مقصد،، مایا کو چھینا ہے اس نے،،، میں اس کا سگا بھائی نہ تھا۔۔ بچپن سے ہی اسی سے عشق کیا۔،، لیکن اس نے کیا کیا۔،،اب وہ روتے ہوئے گھٹنوں کے بل ،بیٹھ کر ایسے اس کو اپنی کہانی سنا رہا تھا جیسے وانیہ کو پتہ نہیں کتنی دلچسپی ہو

...لیکن اس مایا نے،، ،سیف کی آنکھوں میں خون اتر آیا،،لہجے میں حقارت تھی ،،اس نے اس شفان کے لئے مجھے ٹھکرا دیا

..کتنا بڑا گناہ کیا ناں اس نے

پھر،،، پھر میں نے اس کو اس کے گناہ کی سزا دے دی،اس کے لہجے میں، حقارت اور نفرت تھی، اب صرف وہ بچا ہے جو اس گناہ میں برابر کا شریک تھا

،،،،،۔،،میں اس سے اس کی ہر عزیز چیز چھین لوں گا، ہر خوشی،، سب کچھ

،،سب

،،تمھیں اس سے محبت نہیں کرنا چاہیۓ تھی

اس کے سرد الفاظ وانیہ کی رگوں میں سرسراہٹ پیدا کر گۓ

..اس نے وانیہ کے گال پر چاقو رکھا اور گویا ہوا

بہت خوبصورت ہو تم،،، تمھارے پاس دو آپشن ہیں جانِ من،، یا تو یہیں سے

میرے ساتھ چلو اور مجھ سے کورٹ میرج کرو یا پھر دردناک موت مرو۔،، وانیہ نے

..نفرت سے منہ دوسری طرف پھیر لیا

اس نے سلاخ جیسے ہاتھوں سے اس کا منہ جکڑ کر اپنی طرف کیا، ۔

اب بولو۔، جلدی بولو۔،، اچھے بچوں کی طرح کے تم اس سے محبت نہیں کرتی اور تمھیں میرا پرپوزل قبول ہے ۔

وہ بے آواز پلکوں کی جھالر نیچے گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔ پر کچھ ناں بول پائی،، ۔

او مائی گاڈ۔،،کیا کیا تم اس سے محبت کرتی ہو،،؟

.....ہاااں، ہاااں،، ہااااں،، کرتی ہوں ....۔،بہت محبت کرتی ہوں، ۔

وہ اس جانور سے،،، اپنی زندگی سے تنگ آکر شیرنی کی طرح دھاڑی،،کہ پورے کمرے میں اس کی آواز گونج اٹھی ۔

کرتی ہوں اس سے محبت ۔،بے تحاشا،، بے پناہ ۔ ۔۔مار ڈالو مجھے تم،، ....اس زندگی سے اور اس دو ٹکے کی میری محبت سے آزاد کر دو ....اس روز روز کے تل تل مرنے سے تو اچھا ہے میں ایک ہی مرتبہ مر جاؤں ،،ویسے بھی زندگی عذاب بن گئی ہے میری۔

..وہ رو رہی تھی،، تڑپ رہی تھی

سیف نے زناٹے دار تھپڑ مارا تھا اسے۔،اس کا ہونٹ پھٹ گیا اور سر کرسی سے ٹکرا کر زخمی ہو گیا،

وہ بری طرح اپنے بال مٹھیوں میں بھینچ کر پاگلوں کی طرح یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا...

،،،،،،،، نہیں ۔،،نہیں ۔،، نہیں،،، ایسے نہیں

،،گڑگڑاؤ میرے آگے ،،،،روؤ،، چلاؤ،،

،، بھیک مانگو اپنی زندگی کی

،،واسطے دو

،،بلکل ایسے جیسے اس نے مانگی تھی بھیک اپنی زندگی کی

،،،اپنی محبت سے دستبردار ہو کر مجھ سے شادی کرنے کے وعدے کرنے لگی تھی

،،تمھیں بلکل ویسے کرنا ہے

پھر ملے گا مجھے سکون۔

...میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی،،، وانیہ حقارت سے دھاڑی

تو محبت اتنی شدید ہے کہ تم دستبردار ہونے کو تیار نہیں، تمہیں موت سے ڈر

نہیں لگتا،

...نہیں،، نہیں لگتا،، وہ جیسے پتھرا گئی تھی

وہ دو زانو ہو کر اس کے پاس بیٹھا،، چہرے پر بھیانک شیطانی مسکراہٹ تھی۔
ہاتھ سے اس کا سکارف رفتہ رفتہ کھینچتے ہوئے بولا،، اب تم مجھے وہ کرنے پر مجبور
،،،کر رہی ہو جو میں ہرگز کرنا نہیں چاہتا ۔

وانیہ کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز اٹھا اس کی بات سمجھ کر ...خوف سے آنکھیں
،،پھٹ پڑیں اور وجود کانپنے لگا

نہیں،، نہیں،، پلیز مجھے چھوڑ دو،، جانے دو مجھے،، میں بھیک مانگتی ہوں اپنی زندگی
،،کی تم سے،، رحم کرو مجھ پر،، تمھیں خدا کا واسطہ ۔

،،میں پاؤں پکڑتی ہوں تمھارے

جب وانیہ اس کے حسب منشاء گڑگڑانے لگ گئی تو وہ زور زور سے قہقھے لگانے لگ پڑا۔

اف کتنا سکون ملا کتنے دنوں بعد،،،، وہ دیوار کی طرف رخ کیے کھڑا تھا، اچانک مڑا اور چاقو کی لوہے کی دستی وانیہ کے سر میں ماری

۔

وانیہ کے منہ سے دردناک چیخ نکلی تھی اور وہ دائیں کروٹ زمین پر جا گری۔، زخم سے خون ابل پڑا تھا،

سیف تیزاب کا ڈرم اس کے پاس لا رہا تھا۔ وہ آنے والی موت کو اپنی طرف بڑھتے دیکھتے ہوئے بے ہوش ہو گئی۔

---------------------،،،،،،،،،،،،،،-----------------------------،،،،،،،،،

شفان اور حارث اس کا پیچھا کرتے ہوئے شہر سے دور نکل آئے تھے۔ سنسان جگہ پر سڑک سے قریباً ہٹ کر ایک بڑا پرانا سا خالی مکان تھا جہاں سیف وانیہ کو لایا تھا۔

انھوں نے پورا مکان گھیرے میں لے لیا تھا۔

پھر جب سیف وانیہ کو باندھ کر دوسرے کمرے میں آکر اس کے ہوش میں

آنے کا انتظار کر رہا تھا،،

تب شفان حارث اور ان کی ٹیم وہ سب اندر تک گھس آئے تھے ۔دونوں کمروں کو کور

کر لیا گیا تھا کمروں میں کھڑکیاں بھی تھیں لیکن بند تھیں وہ انتظار کرنے

لگے۔،،ان دونوں نے اپنے موبائل فونز ریڈی کر لئے ۔

وہ سیف کا اقرار جرم ریکاڈ کرنا چاہتے تھے..

وانیہ کو ہوش آیا تھا،،کہ تبھی سیف دوسرے کمرے سے اس کمرے میں داخل

ہوا..

اور شفان کی خوش قسمتی سے سیف نے کھڑکی کھولی اور سیور بھی آن کر دیا۔

..کھڑکی پر پردے بھی تھے جو ان کو کور کیئے ہوئے تھے

،اب باآسانی وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو سکتے تھے۔

،اور پھر انھوں نے ساری ریکارڈنگ کی۔

جب وہ چیخ چیخ کر اپنی محبت کا اعتراف کر رہی تھی تب حارث نے شکایتی نظروں سے شفان کی طرف دیکھا تو وہ نظریں چرا گیا۔

شفان کو حیرت ہوئی تھی اس نازک لڑکی کی چٹان جیسی محبت پر۔

وہ .موت کو گلے لگانے کو تیار تھی لیکن اپنی محبت سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھی ..

اور مایا کے سر پر جب موت کے سائے منڈلائے تو وہ اپنی محبت سے دستبردار ہونے کو تیار ہو گئی تھی لیکن وانیہ نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا.حیران کن ...وہ حیرت سے گنگ ان دونوں کی محبت کا موازنہ کرنے لگا.وانیہ کا پلڑا بھاری تھا.

کئ دفعہ تو شفان سیف کے ظلم سے غصے سے بے قابو کر اندر جانے لگا اور جب اس نے وانیہ کے سکارف کو ہاتھ لگایا تو اس کا دل کیا وہ پوری دنیا کو آگ لگا دے ..سیف کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کووں کو کھلا دے ....لیکن حارث نے اسے دبوچے رکھا..

لیکن جب وہ تیزاب کا ڈرم اس کے پاس لایا اور ڈھکن کھول چکا تب حارث تیزی سے حرکت میں آیا۔

سیف زمین پر پڑے ڈرم کا سکون سے ڈھکن کھول رہا تھا تب ایک سنسناتی گولی گھٹنے کے اوپر اس کی ٹانگ کو چیرتے ہوئے نکل گئی اور وہ ایک جھٹکے کے ساتھ ،،پرے دیوار سے جا ٹکرایا۔،اور کٹے بکرے کی طرح چنگھاڑنے لگا۔

حارث اور شفان اندر داخل ہوئے تھے حارث نے سیف کے اوپر پسٹل تان لی تاکہ ،وہ کوئی حرکت نا کر سکے

،،شفان وانیہ کے اوپر دیوانہ وار جھکا اس کا سر اٹھا کر گود میں رکھا

وانیہ،،، وانی اٹھو آنکھیں کھولو خدا کے لئے میری جان پلیز آنکھیں کھولو ۔،،، اس نے نرمی سے اس گال تھپتپھائے

،،وہ دیوانوں کی طرح اسے پکار رہا تھا

،سیف زور زور سے مکرو قہقہے لگانے لگ گیا۔

یہی،،،،،، یہی تڑپ دیکھنا چاہتا ہوں میں تمھارے چہرے پر شفان صاحب ...کیسا لگا میرا دوسرا وار ....ہاہاہا ہاہاہا۔،،

حارث نے غصے سے اسے ایک ٹھوکر رسید کی۔، لیکن وہ ہنستا رہا۔، لیکن اس کی ہنسی غائب ہوئی تھی جب،،،،

وانیہ نے زرا سی آنکھیں کھولی تھیں اور اسے خود پر جھکے ہوئے پایا۔، ہاتھ بڑھا کر اسے چھو کر اس کے ہونے کا یقین کرنا چاہتی تھی ۔اس کے گال کو چھوا اور پھر ،بے ہوش ہو گئی ۔

شفان نے بڑی شدت سے اسے اپنے سینے میں بھی چا ..اور قہر برساتی نگاہوں سے ،سیف کو دیکھا۔

تم مجھے تڑپانا چاہتے تھے ناں۔، لیکن دیکھو کیسے بے وقوفوں کی طرح میرے جال میں پھنس گئے اور اب تڑپو گے تو تم۔، میری خوشیاں دیکھ کر۔، میں چیلنج کرتا ہوں تمھیں کے ایک مہینے کے اندر میں اس سے شادی کروں گا۔ اسے اپنی زندگی میں لاؤں گا ...اسے اپنا بناؤں گا ... تمھیں تل تل انگاروں پہ گھسیٹوں گا ۔، اگر اپنے

شفان کے ہر لفظ کے ساتھ سیف کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا اور وہ بری طرح اٹھ کر مارنے کو دوڑا اور مغلظات بکنے لگا، ۔لیکن حارث نے اسکی درگت بنائے رکھی...

شفان نے آہستگی سے وانیہ کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور لا کر پچھلی سیٹ پر لٹا دیا ،وہ۔اسے ہاسپٹل لایا۔

سیف کو حراست میں لے کر حارث تھانے لے گیا تھا ۔

شفان نے ہاسپٹل پہنچ کر گھر میں سب کو انفارم کر دیا تھا ۔، لیکن ریان کو سختی سے منع بھی کر دیا کہ ریان کے علاوہ کوئی ہاسپٹل نہیں آئے گا۔

وہ گھر پہ آکر ساری تفصیل بتائے گا اور یہ کہ وانیہ بلکل ٹھیک ہے

وانیہ کو ایڈمٹ کروا دیا ۔، سر پہ دو جگہ پر چوٹ لگی تھی لیکن صد شکر کے زیادہ گہری نا تھی ۔ اس لئے فکر کی کوئی بات نہ تھی ۔

وہ کوریڈور میں بینچ پر بیٹھا اس چیلنج کے بارے سوچنے لگا جو وہ سیف سے حارث کے سامنے کر آیا تھا..

وہ اسے کتنی پیاری تھی کس قدر عزیز تھی .اسے آج اندازہ ہوا۔،اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔وہ اس فیصلے سے اتنا مطمئن کیوں تھا۔ اس کی روح تک میں ایک سرشاری ایک سکون کی کیفیت تھی.

یہ اس کے دل کی آواز تھی اس کے دل کا فیصلہ تھا۔، شفان کے دل نے وانیہ کی محبت کے آگے سر تسلیم خم کر دیا تھا.

۔وہ اسے جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گیی تھی .۔وہ شگاف جو مایا کے جانے کے بعد اس کو روح کو تکلیف پہنچاتا تھا اس کا مداوا وانیہ نے اپنی محبت سے کر دیا تھا ..وانیہ نے اسے مکمل کر دیا تھا.

اس نے بینچ سے ٹیک لگا کر آنکھیں سکون سے موند لیں ۔

ریان ہاسپٹل آئے تو جتنی دیر تک وانیہ کو ٹریٹمنٹ دی جا رہی تھی شفان نے پاپا کو تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا ۔

اور اپنے چیلنج کے بارے میں بھی۔

،اس کی محبت اور اپنے دل کی خواہش کے بارے میں بھی۔،

ویسے تو بڑا مظبوط بنا رہا لیکن پاپا کو سامنے پا کر وہ بھی بکھر گیا اور ان کے گلے لگ کر ،بے آواز آنسو بہانے لگا۔

ریان نے فخر سے بیٹے کی پیٹھ تھپتھپائی۔

--------------------------------،،،،،،،،،،،،،،،،،،--،،،،،،

،،

ریان وانیہ کو گھر لے آئے ۔،وہ بہت ڈری سہمی ہوئی تھی لیکن یہاں بھی ریان نے باپ کی طرح اسے مظبوط سائبان ہونے کا احساس دلایا

گھر آکر امی اور تانی کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی ۔ وہ خود رو رو کر نڈھال ہو چکی تھیں ۔ تانی اسے کمرے میں لے گئی ۔

-----------،،،،،،،،،،،،------------------------------------،،،،،،،،،،،

ریان نے سب کو سیف کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تھی ۔

اگلے دن نیوز پیپر میں بھی یہ خبر چھپ چکی تھی

یاور صاحب اور مسز یاور تو یہ سوچ سوچ کر ہی پاگل ہوئے جا رہے تھے کہ آخر ان کی تربیت میں کہاں کمی رہ گئی

تھی ۔

انھیں کیا خبر کے سانپ کے سپولیے کو جتنا مرضی دودھ پلاؤ ۔آخر میں تو وہ ڈستا ہی ہے ناں۔

سب سیف سے انتہائی نفرت محسوس کر رہے تھے ۔ میرب بھی بہت ٹینس ہوئی تھی ۔

لیکن سیف اپنے انجام کو پہنچنے والا تھا ۔یہ بات تسلی بخش تھی۔

--،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

،،،،

ریان نے سب کی رضا مندی سے سمیرہ سے شفان کے لئے وانیہ کی بات کی تھی ۔

حارث تو پہلے ہی وانیہ کے منہ سے محبت کا اعتراف سن کر اس رشتہ سے دستبردار ہوتے ہوئے خود ہی ریان کو انکار کر چکا تھا ۔

سمیرہ کو اور کیا چاہیے تھا ۔،اور ویسے بھی وہ کہاں ریان کی بات ٹال سکتی تھی ۔

ان کی بیٹی ہمیشہ کے لئے مظبوط سائبان تلے زندگی گزارتی۔۔،،اس سے اچھی تو کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی تھی ۔

اس لئے انھوں نے بلاتکلف ہاں کہہ دیا ۔ اور پھر کسی بھی قسم کا خطرہ مول نا لیتے ہوئے پچیس دن بعد شادی کی ڈیٹ فکس کر دی۔

اب تو سمیرہ بھی جلد از جلد اس زمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتی تھیں ۔

--- ---------------،،،،،،،،----------------------،،،،،،،،،،،،

اس حادثے کو پانچ دن گزر چکے تھے .سمیرا اپنے گھر آ چکی تھی وانیہ اور تانیہ کو لے کر .لیکن ریان نے ان کی سکیورٹی کے سخت انتظامات کر دیے تھے ۔

سوچ سوچ کر اب بھی وانیہ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے ۔کہ اگر شفان ٹائم پر ناں پہنچتا تو اس کا کیا حشر ہوتا .اب بھی وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی ۔وہ بور ہو رہی تھی ..

۔

شفان اس گھر میں داخل ہوا جہاں پر اب اس کے جینے کی وجہ رہتی تھی ۔اس کا رخ اس دشمن جاں کے کمرے کی طرف ہی تھا۔کہ اچانک تانی اس کے سامنے آئی ۔

،جی بھائی کوئی کام تھا آپ کو۔؟؟وہ رکھائی سے بولی۔

،شفان کو حیرت ہوئی،، نہیں مجھے وانیہ سے ملنا ہے

،،لیکن وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتیں۔

شفان کے چہرے پر سایہ سا لہرایا، سنجیدگی سے بولا

،،کیوں

مجھے نہیں پتا،،تانی جھنجھلا کر بولی،، وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی جان سے پیاری بہن مزید اس شخص کی وجہ سے دکھی ہو۔

تمھاری بہن کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔،شفان مزے سے بولا

جبکہ تانی چڑ گئی ۔اور اس سے پہلے تانی کچھ کہتی سمیرہ وہاں چلی آئی ۔

جانے دو بیٹا اپنے بہنوئی کو اندر ۔کیوں تنگ کر رہی ہو بے چارے کو،، یہ نہیں ہونے والی بیوی کو پوچھے گا تو اور کون پوچھے گا۔

تانی ہونقوں کی طرح منہ کھولے کھڑی تھی کہ شفان بولا

جی ہاں سالی صاحبہ،، تمھاری وانی سے شادی ہے میری اس پچیس تاریخ کو، ۔،اور

،،اب ہٹو سامنے سے کیوں کباب میں ہڈی بنی ہوئی ہو

تانی خوشی سے پاگل ہونے کو تھی۔،، تبھی شفان کے گلے میں چھوٹے بچوں کی طرح جھول گئی

او شفان بھائی آپ کو نہیں پتا کہ میں کتنی خوش ہوں

آج،،

تھینک یو۔،، تھینک یو سو مچ۔،، لیکن ہاں،، ایک دم وہ پھر آکڑ گئی،، میری بہن کا

،،خیال نا رکھا آپ نے پھر دیکھا آپ

،،اچھا بابا،،،، رکھوں گا،، اب بس جانے دو۔

.اوکے اوکے۔،جائیں ۔،وہ شرارت سے ہنسی اور امی کے ساتھ کچن میں چلی گئی

------------ -------،،،،،،،،،،،-------------------،،،،،،،،،،،،

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ پر کمبل تانے اوندھے منہ تکیے کے گرد بازو لپیٹے

،،آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی،،

شفان جو استحقاق اس پر رکھنے والا تھا اس کی بنا پر ناک کرنا بھی ضروری نہیں

،سمجھا۔

،سو اندر چلا آیا

،وانیہ کو شاید آہٹ محسوس ہوئی تھی

تانی پلیز میرے پاؤں دبا دو۔، لیٹ لیٹ کر بہت درد ہو رہا ہے، امی بھی تو بستر سے ہلنے نہیں دے رہیں،، وہ قدرے بیزار سی بولی

شفان قریب آیا ...بے خود سا آگے بڑھا...دراز زلفیں کسی آبشار کی طرح بستر پر ایک طرف پھیلی ہوئی تھیں دودھیا گردن پر بنا تل .جسے چھو کر دیکھنے کی انوکھی خواہش سی دل میں بیدار ہو اٹھی.

،،ایک دل تو کیا اس کے گداز پاؤں کو چھو کر دیکھے،، پر

.تانی بیٹھ بھی جاؤ،، اس نے ذرا سا سرک کر تانی کے لئے جگہ بنائی

..وہ اس کے بہت قریب بیٹھ چکا تھا

وانیہ،، شفان نے گھمبیر سی بھاری آواز میں پکارا تو اس نے سٹپٹا کر آنکھیں

،،کھولیں، اور پھر فوراً اٹھ بیٹھی

،،آپ،، اس نے گڑبڑا کر کہا

،،کیسی طبعیت ہے؟؟ سوال پوچھتے ہوئے بغور اسے دیکھا

دماغ میں اس دن کے اس کے اپنی محبت کے اعترافی جملے گونج اٹھے ۔

ٹھیک ہوں اب تو۔، آپ کب آئے، تانی کدھر ہے؟؟ اب کے قدرے ناگواری ،سے کہا گیا تھا شاید بغیر دستک کے آنا برا لگا تھا

.شفان کی مسکراہٹ گہری ہوئی

فیروزی کرتے اور سفید گھیرے دار شلوار پہنے آسمان سے اتری کوئی اپسرہ ہی لگ رہی تھی وہ ...اوپر سے غصہ سے پھولا سرخ چہرہ ...شفان کے دل کے دھڑکن .جاگ اٹھی

وہ کچن میں ہے میں ابھی آیا تھا، سوچا تمھاری طبعیت کا پوچھتا چلوں۔،ویسے بھی میں خود نہیں آیا۔پاپا نے بھیجا تھاکہ تمھاری بہت فکر ہو رہی تھی ان کو،، اس نے ،ان ،پر زور دیا،، وہ خود کو باز نہیں رکھ پایا تھا اسے چھیڑنے سے،

...حسبِ توقع وہ جل بھن کر کباب بن گئی

اونھوں پاپا نے بھیجا ہےگلے پر چھری رکھ کر .تاکہ مجھ پر احسان کیا جالئے .وہ دل ،میں بڑبڑائی اور خوب بد مزہ ہوئی (اسی لئے چڑ کر بولی

ماموں کوکہیے گا میں ٹھیک ہوں بلکل ...آپ پلیز تائی کو بھیج دیں گے اندر۔، میں نے میڈیسن لینی ہے،۔

شفان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی ، وہ گھما کر بڑے سیدھے طریقے سے اسے وہاں سے دفعہ ہو جانے کے لیے کہہ رہی تھی۔

یکدم شفان نے اس کی نازک سی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی جانب کھینچا .وہ ٹوٹی ہوئی ڈال کی طرح اس کے مضبوط سینے سے آلگی .. حیرت سے پھٹی آنکھوں اور صدمے سے سر اٹھا کر جب اس نے شفان کی طرف دیکھا تو دنگ رہ گئی وہاں چاہت اور جزبوں کی شدت کا ایک جہان آباد تھا.

تو تم گھما کر سیدھے طریقے سے مجھے باہر کا راستہ دکھا رہی ہو ... گھمبیر آواز اور معنی خیز مسکراہٹ لیے وہ وانیہ کی روح فنا کر رہا تھا.

یہ ...کک ..کیا کر رہے ہیں چھ ...چھوڑیں مجھے ...آپ کی ہمت کیسے ہوئی مم..مجھے چھونے کی ...وہ نازک ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اسے خود سے دور کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی.

شفان کی نرم گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی.

ہمت ....ہمت تو ابھی تم نے دیکھی کہاں میری جانِ شفان.

یہ کہہ کر اس نے اپنے دہکتے لب اس کی گردن پر رکھے ..وہ اس کی بانہوں میں مچلتی تڑپتی رہی ..تواتر سے اس کے آنسو شفان کی گردن میں جزب ہو رہے تھے.

لیکن وہ تو جیسے مدہوش اور بے خود سا ہوا اس پر جھکا ہوا تھا .دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر ماتھے اور آنکھوں پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی.

یہ ..کک ....کیا کر رہے ہیں آپ ..میں ... حا.... حارث ...توڑ توڑ کر الفاظ ادا کرتی وہ پھر اذیت سے مچلی.

دل تو اپنی محبت کی قربت اور اس کی مہربانیوں پر ہی سرشار ہوا جا رہا تھا . لیکن دماغ اور روح نے اسے سخت لعنت ملامت کیا ..اسے لئے گرم سیال آنکھوں سے بہہ نکلا

شفان کو ہوش آیا تو شرمندگی سے آہستگی سے اسے خود سے الگ کیا.

سوری ...ویری سوری ...لب سختی سے بھینچ کر سرخ چہرے لیے وہ تیزی سے وہاں سے چلا گیا.

جبکہ وانیہ دم بخود سی اس کے پل پل بدلتے روپ پہ حیران ہوتی اس کے رویے میں الجھا کر رہ گئی..

------------------''''''''''''''''''''''''-----------------------'''''

اگلے دن ناشتے کے بعد وہ باہر لان میں جھولے کے اوپر بیٹھی تھی۔

موسم کافی سرد تھا۔ آسمان پر بادل بھی چھائے ہوئے تھے۔

لیکن وہ اندر بیٹھ بیٹھ کر اکتا گئی تھی، امی جی سے چھپ چھپا کر یہ عیش ہو رہی تھی،

تانی گرما گرم کافی کے مگ اٹھائے آئی اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔دونوں کافی کی چسکیاں لگاتے ہوئے جھولا جھول رہی تھیں۔

تانی بہت خوش نظر آ رہی تھی، اور اپنے آپ ہی مسکرائے جا رہی تھی۔ وانیہ نے اسے ہلکی سی چٹکی کاٹی، وہ تڑپ اٹھی

افففففف،،،،،کیا ہے وانی،

،،یہ بتیسی کس خوشی میں باہر آنے کو ہو رہی ہے جی

کیوں آپ کو کیوں بتاؤں۔،یہ ہمارا آپس کا سیکرٹ معاملہ ہے ۔

،،اچھا بتاؤں تمھیں،، وانیہ نے اس کے بازو پہ دوبارہ چٹکی بھری

،،اوئی ماں

،،بتاتی ہو کہ نہیں

اوکے اوکے بابا بتاتی ہوں،،،، ہونہہ،،، آجکل کی دلہنوں کو تو کچھ زیادہ ہی شوق ہوتا ہے کے بس ان کی شادی کی باتیں ہی کیے جاؤ،،تانی منہ بنا کر بولی

،،جبکہ وانیہ منہ کھولے اسے دیکھے گئی

کیا بکواس کر رہی ہو تانی،، کس کی شادی کونسی شادی،، اسے حیرت ہوئی ۔

،،آپ کی شادی پچیس تاریخ کو ہے

کیا،،،،،،، وہ ہکا بکا رہ گئی،، پر،،،، لیکن،،، وہ بول نہیں پا رہی تھی ۔کسی نے مجھے بتایا کیوں نہیں ۔،امی جی نے بھی نہیں ۔،کیوں،، اور اس حارث کے بچے کو کیا جلدی پڑ گئی شادی کی، وہ روہانسی ہوئی آواز رندھ گئی

،

،،تانی نے اپنا سر پیٹا،، افففففف یہ حارث کہاں سے آگیا بیچ میں

،کیا مطلب؟؟؟؟ وانیہ کو آج ایک سے ایک بڑھ کر جھٹکے لگنے کا دن تھا

آپ کی شادی شفان بھائی سے ہے میری پاگل بہن۔،،تانی مزے سے بولی اور لاڈ سے اس کے گلے میں جھول گئی جبکہ وانیہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا۔وہ اسے پرے ہٹا کر اٹھ کھڑی ہوئی

کیا بکواس کر رہی ہو تانی اور اگر یہ مزاق ہے تو مجھے بلکل پسند نہیں آیا،، وانیہ نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تھا

میں مزاق نہیں کر رہی وانی۔،سب کچھ طے ہو چکا ہے بڑوں کے بیچ۔ اب تو امی جی بس تیاریاں کر رہی ہیں خوشی خوشی، اور یہ سب،،،،،،، ،،،،،تانی ایک لمحے کو خاموش ہوئی اسے وانیہ سے اس ردِ عمل کی توقع نہیں تھی۔اور یہ سب شفان ،،،بھائی کے کہنے پر ہو رہا ہے وہ کرنا چاہتے ہیں آپ سے شادی

،وانیہ کا سر گھوم گیا،، اس کی خوداری اور نسوانیت پر ایک بار پھر تازیانہ بجا تھا ۔

اس حادثے کی وجہ سے حارث نے انکار کر دیا ہوگا۔،،اور ریان ماموں نے مجبور کیا (ہوگا اسے اس شادی کے لئے)

کیا سوچ رہی ہیں وانی،، شفان بھائی کو کسی نے مجبور نہیں کیا آپ سے شادی کرنے کے لئے ۔تانی نے جیسے اس کے اندر تک جھانک لیا تھا اور افسوس سے سر ہلاتے ہوئے پھر گویا ہوئی، بلکہ انھوں نے تو خود حارث سے آپ کا رشتہ ختم کروا کر خود ریان ماموں کو اپنی خواہش ظاہر کی ہے

وانیہ کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔،،،، ہونہہ،،،،،،،،، رحم یا ترس کھایا ہوگا پھپھو کی بیٹی پر ،،وہ پھر تلملائی

لیکن خود پر ضبط کرتے ہوئے بولی، ۔

اوکے ٹھیک ہے تانی تمھاری بات، لیکن جب تک میں خود بات نہیں کروں گی مجھے تسلی نہیں ہوگی میں ماموں کی طرف جا رہی ہوں اس وقت شفان گھر پر ہوں گے۔ امی جی کی کو بتا دینا میں ادھر گئی ہوں۔

،تانی معنی خیز ہنسی ہنس دی، وانیہ کے گھورنے پر منہ چڑاتی اندر بھاگ گئی

وانیہ تن فن کرتی ریان ماموں کے گھر پہنچ گئی۔

سب ناشتے کے لئے ٹیبل پر بیٹھے تھے اسے آتا دیکھ کر حیران اور خوش ہوئے۔

اسلام وعلیکم، وانیہ نے باآواز بلند سلام کیا

وعلیکم السلام،،، میری بچی آئی ہے کتنے دنوں بعد ۔سارا مامی نے اسے بے اختیار پیار کیا۔

آؤ ناشتہ کرو وانی، میرے پاس آکر بیٹھو، ریان نے لاڈ سے کہا..

لیکن وہ متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔،

کسے ڈھونڈ رہی ہو وانی،، میرب کے لہجے میں شرارت تھی،

وہ گڑبڑائی،،نن نہیں،،، وہ میں نے بریک فاسٹ تو کر لیا ہے..

ماموں ،،نمی کہاں ہے مجھے نمی سے ملنا ہے،، دندناتی ہوئی آ تو گئی پر اپنا مدعا بیان کرنا تقریبا ناممکن لگ رہا تھا اسے،

..وہ تو ابھی تک سوئی ہوئی ہے نکمی،،، سارا نے بتایا

،،وہ خواہ مخواہ ہاتھ مسلنے لگی

آخر ریان نے اس کی مشکل حل کی۔وانیہ بیٹے تمہیں بڑوں کا فیصلہ تو پتا چل ہی گیا ہوگا۔لیکن میں چاہتا ہوں تم دونوں آپس میں مشورہ کر کے ہمیں فائنل ڈیٹ

،،کے بارے میں بتا دو۔،تاکہ ہم اچھے سے ہر فیصلہ لے سکیں، جاؤ شاباش

،،شفان اپنے کمرے میں ہے اپنی مرضی بھی بتا دو اس کو

ریان نے جان بوجھ کر بہانا بنایا، اس کے چہرے سے انھیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ شفان سے ملنے آئی ہے لیکن اب جھجھک رہی ہے۔

جی اچھا،،، ماموں،، وہ پھر رکی نہیں، سب کی معنی خیز نگاہوں سے بچ کر اندر آئی

۔،کوریڈور سے گزر کر آخر میں اس کا روم تھا

،،اس نے ہلکے سے ناک کیا

Yes come in

اندر سے آواز آئی لیکن اس کی ساری ہیکڑی ایک پل میں اڑنچھو ہو گئی،، کل کی اس کی جسارتیں یاد آئیں تو جسم پر کپکپاہٹ سی طاری ہو گئی.

،،پر ازلی غصہ عود کر آیا، لمبی سی سانس کھینچ کر اندر داخل ہو گئی

اندر وہ بیڈ پر نیم دراز اپنے موبائل میں جانے کیا دیکھ کر مسکرا رہا تھا اسے سامنے دیکھ کر چونکا،، سامنے وہ افتا و خیزہ اسے گھور رہی تھی، اس کا تپا تپا سا خفا چہرہ قیامت ڈھانے کے لئے تیار تھا.

رائل بلیو کرتی شلوار میں سلیقہ سے دوپٹہ اوڑھے ہوئے وہ قیامت برپا کرنے کو تیار تھی، شفان اپنے قیمتی جزبوں کا اظہار ایک خاص وقت کے لیئے اٹھا رکھنا چاہتا تھا لیکن وانیہ نے اس کی یہ مشکل بڑھا رکھی تھی..

،تم آؤ اندر .آ جاؤ، وہ اٹھ کر بیٹھا،، بھاری لہجے کی گھمبیرتا سے وانیہ کا دل ڈگمگایا۔

،وہ اندر آکر اس کے مقابل کھڑی ہوئی تھی

،آپ،،،، آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرا رشتہ تڑوانے کی آپ کو یہ حق کس نے دیا تھا مجھے آپ کی ہمدردی کی بھیک نہیں چاہیے، آواز رندھ گئی..

جبکہ شفان اس کی گوہر افشانی پر بھنا اٹھا، وہ بھی اٹھ کر اس کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔ آگے بڑھ کر اس کی پیشانی کو چھوا..

لگتا ہے سر پر چوٹ لگنے سے تمھارا کوئی سکرو ڈھیلا ہو گیا ہے،،،،، علاج کرنا پڑے گا،،،،

،چہرہ انتہائی سنجیدہ تھا لیکن آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی

،وانیہ اس کے اس طرح چھونے سے کرنٹ کھا کر ایک قدم پیچھے ہوئی

،،تمھیں کس نے کہا کے مجھے ہمدردی کا بخار آگیا ہے

تو پھر آپ نے مجھ سے شادی کا کیوں کہا، آخر آپ چاہتے کیا ہیں،، وہ جانتی تھی
،کے محبت تو اس سے وہ کرتا نہیں تھا۔ تو پھر یہ کیا تھا وہ جھنجھلا اٹھی

وہ اس کے بہت قریب چلا آیا، لو دیتے جزبوں سے بھر پور مدھم لیکن بھاری آواز
،سے بولا

،،تمھیں کیا لگتا ہے میں نے ایسا کیوں کیا ہوگا

وہ بے اختیار پیچھے ہٹی۔ دھڑکن بے قابو ہو گئی، اس کی حالت سے لطف اٹھاتا وہ
،بھی آگے بڑھتا گیا، پھر اسے رکنا پڑا اس کے پیچھے دیوار آ گئی

وہ غصے سے ہونٹ کاٹتی جانے کو پر تولنے لگی تو شفان نے اس کے کندھوں کے قریب سے دونوں طرف دیوار پہ ہاتھ رکھ کے جانے کا رستہ مسدود کر دیا،

جواب نہیں دیا تم نے بولو میں سن رہا ہوں، وہ بے حد شرارت سے کان اس کے چہرے کے قریب لے کر گیا،

وانیہ کو تو دن میں ہی چاند تارے نظر آنے لگے تھے،، بولتی کیا۔

میں نے ایسا محبت کے لیے کیا، شفان نے کہا.

آپ سے کس نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں، وانیہ نے نظر چرائی،

،میں نے کب کہا کہ میں تمھاری محبت کی بات کر رہا ہوں

وہ اسے بری طرح باتوں کے جال میں پھنسا چکا ہے یہ ادراک ہوتے ہی وہ بری طرح نروس ہوئی،اور مدھم سا ممنائی..

مجے جانے دیں ..پلیز...دل کمبخت بے قابو ہی ہوا جا رہا تھا

اچھا ادھر دیکھو، میری آنکھوں میں، شفان نے ہاتھوں کے پیالوں میں اس کا چہرہ بھر کر اس کی آنکھوں میں جھانکا، اب بولو کہ مجھ سے محبت نہیں کرتی تم،

بولو،

،وانیہ نے اس کی سمندر سی گہری بھوری آنکھوں میں جھانکا اور،،،،، نظریں جھکا لیں

،بھلا ان ایکسرے مشین جیسی آنکھوں میں دیکھ کر کون کمبخت جھوٹ بول سکتا تھا

تب شفان نے زرا سا جھک کر بڑے استحقاق سے اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی
،مہر ثبت کی

وانیہ کے سامنے دنیا گھوم گئی، وہ کسمسائی ..پر شفان اس پر قابض رہا ..شفان
اس کے چہرے کے بے حد قریب اس کا ایک ایک نقش اپنے دل میں اتار رہا تھا
کہ نظر بھٹک کر اس کے نرم گلاب کی پنکھڑیوں جیسے شربتی کپکپاتے لبوں پر جا
.رکی

پھر وہ بے خود سا جھکا اور اپنے لبوں سے اس کی سانسیں مقید کر گیا .وانیہ کی روح فنا ہوئی تھی .وہ نازک ہاتھوں سے اس کی شدت بھری قید سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی ..شفان نے ایک ہاتھ میں اس کا ہاتھ قید کر کے دیوار کے ساتھ لگایا ..دوسرا ہاتھ سختی سے اس کی نازک کمر کے گرد حمائل تھا.

وانیہ تڑپی مچلی ...جب سانس سینے میں الجھنے لگا تو شفان نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا..اور دلچسپی سے تھر تھر کانپتی سرخ ٹماٹر چہرہ لئے لمبے لمبے سانس بھرتی وانیہ کی طرف محبت سے دیکھ کر بولا ..

ہمممم ....تو اب تو پتہ چل گیا ہوگا ڈئیر فیوچر وائفی کے میں نے ایسا اپنی محبت کے لئے کیا ..اگر ابھی بھی نہیں سمجھ میں آیا تو میں دوبارہ بلکل اسی طرح سمجھانے کی کوشش کر سکتا ہوں .

وہ ذومعنی سا بولا ...اس کی حالت کے پیش نظر اپنی گرفت زرا سی ڈھیلی کی.

..،وانیہ نے زرا سا جھٹکا دے کر اسے پرے دھکیلا اور گھر ہی آ کر اگلا سانس لیا تھا

...،جبکہ شفان کے جاندار قہقہے نے دور تک اس کے کانوں میں رس گھول دیا تھا

،--------------------------،،،،،،،،،،،،،،،،-----------------------------

،،،،،،

شادی کی تیاریوں میں وقت بہت تیزی سے گزرا تھا، اور وہ ملن کے .دن آن پہنچے جن کے لئے شفان نے پل پل انتظار کیا تھا ۔

نکاح ایک ہفتے پہلے ہی کر دیا گیا تھا ..وانیہ وقار سے وہ وانیہ شفان بن گیی تھی اور اسی دن سمیرا تانیہ اور وانیہ ریان ولا ہی شفٹ ہو گئی تھیں ..یہ بھی شفان کے ہی کہنے پر کیا گیا تھا کیونکہ اب وہ اپنی زندگی اپنی وانیہ کو لے کر کوئی رسک لینا نہیں چاہتا تھا.

ان دنوں وانیہ جان توڑ کوشش کر کے اس سے چھپی رہی اور اس کے سامنے کم سے کم ہی رہی ..شفان بھی تڑپتے کلستے خود سے عہد لیتا رہا کہ اسکا بدلہ تو وہ اپنی

جانم سے گن گن کر لے گا ..سارے حساب بے باک کرنے کے ارادے باندھے بیٹھا تھا وہ تو جو وانیہ کی طرف نکلتے ہی چلے جا رہے تھے.

سارے کسے بل نکال دے گا .....بس ایک مرتبہ وہ ہاتھ آ جاتی .لیکن وانیہ . نے اس کو موقع ہی نہیں دیا تھا جس سے وہ خوب سارا تلملایا ہوا تھا .آج ابٹن کا دن تھا..

..سکیورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے ریان نے صرف بے حد قریبی لوگوں کو مدعو کیا تھا

...لان میں ہی سارے انتظامات کیئے گئے تھے

ریان ولا کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ..وانیہ پیلے اور اورنج کلر کمبینیشن میں شرارہ پہنے دوپٹہ سلیقے سے سیٹ کیے ہلکے میک اپ کے ساتھ زمین پر اتری کوئی حور لگ رہی تھی ..شفان بھی سفید شلوار قمیض کے اوپر پیلی اور اورنج چنری گلے میں ڈالے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا .سب رشک کی نگاہ سے انھیں دیکھ رہے تھے

سب بے حد مسرور تھے ...سارا، ریان اور سمیرہ طمانیت لئے سٹیج پر بچوں کی نوک جھونک انجوائے کر رہے تھے ..

شفان مبہوت سا تھا .....بار بار نظر گھوم کر اس دشمن جاں کے ملیح چہرہ پر جا ٹھہرتی.

...جس سے سب نے شفان اور وانیہ کا خوب ریکارڈ لگایا ہوا تھا ..وہ بھی کونسا کم تھا چپکے چپکے کبھی پاؤں سے اس کے پاؤں کو چھوتا تو کبھی ہاتھوں سے نظر بچا کر کوئی گستاخی کر دیتا...

وانیہ شرماتی گھبراتی پہلو بدلتی اور ہی اس کے دل کی گہرائیوں میں اترتی جاتی .اور وہ اور بھی اس کو تنگ کرنے لگتا.

آخر تنگ آ کر اس نے اشارے سے سارا مامی کو پاس بلایا کیونکہ ان دنوں تو وہ ان کے ہاتھ کا چھالا ہی بنی ہوئی تھی ..سارا جلدی سے اس کے پاس آئیں .اس نے آہستگی سے رونی سی شکل بنا کر کہا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ...تھک گئی ہے اور آرام کرنا چاہتی ہے...

سارا نے اسے فوراً کسی نازک سی گڑیا کی طرح بازو سے تھام کر اٹھایا اور اسے لئے اپنے کمرے میں چلی آئیں

اُفف میری گڑیا ہمیں تو خیال ہی نہیں آیا کے تم تھک گئ ہو گی .دیر بھی تو کتنی ہو گئی ہے .رات کے ایک بج گئے ہیں ..میں تمھیں اپنے کمرے میں اس لئے لے کر آئی کے جانتی ہوں تم کتنی لاپرواہ ہو ..تھکاوٹ کی وجہ سے کھانا کھائے بغیر ہی سو جاؤ گی جبکہ میں دیکھ چکی ہوں کہ سٹیج پر میری گڑیا نروس ہو رہی تھی اور سہی طرح کھانا کھایا ہی نہیں .

سارا پیار سے کہتی اسے اپنے بیڈ پر بٹھا چکی اور پھر گویا ہوئی ..میں کھانا بھجواتی ہوں ...تم آرام سے ریلیکس ہو کر بیٹھ جاؤ

یہ کہتی وہ باہر لان میں آ گئی .ریان نے آواز دی مہمان جانے لگے ..سب بھی اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کی غرض سے چلے گئے ..جبکہ اس دوران سارا ..وانیہ کو یکسر بھول ہی گئی کے وہ اس کے کمرے میں ان کا انتظار کر رہی ہے سارے انتظامات دیکھتے ہوئے ریان نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا تو بیگم سے کہنے لگے

بھئی سارا اب جلدی سے اپنے سرتاج کے لیے کھانا لگا دیں ..بہت زبردست بھوک ..لگی ہے

.کھانے کے نام پہ سارا چونک گئی ...اور افسوس سے سر پہ ہاتھ مارا

اففف میں تو بھول ہی گئی

...اب کیا بھول گئ ہیں ہماری بھلکڑ بیگم

آپ کی پگلی بہو کو...اپنے کمرے میں بٹھا کر آئی تھی کے کھانا بھجواتی ہوں ..اور
..بھول ہی گئی ..اچھا ایک کام کریں آپ کچن میں چلیں میں اسے بلا کر لاتی ہوں
..پھر اکٹھے ہی بیٹھ کر کھائیں گے

اوکے جناب ... جیسا حکم ...وہ مسکراتے کچن کی جانب چل دیئے اور سارا اپنے
..کمرے میں آئیں تو افسوس سے سر ہلاتی رہ گئیں
..وانیہ وہیں تھکن سے چور بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی تکیے کے گرد بازو لپیٹے سو گئی تھی
..سینڈل والے پاؤں زرا سے بیڈ سے نیچے لٹکا رکھے تھے

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھیں کہ اسے کیسے جگائیں ..فون کی طرف دیکھتا مصروف سے انداز شفان کمرے میں داخل ہوا..

وہ مما ...کل ....اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے جب نظر مما سے ہوتے ہوئے مما کی نظروں کے تعاقب میں اس سوئے ہوئے نرم و نازک اور گداز سے وجود پر ٹھہر گئی.

سارا نے مڑ کر اپنے بیٹے کو ملاحظہ فرمایا جو ان سے کوئی ضروری بات کرنے آیا تھا اور اب بات بھول کر ہونقوں کی طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ..لیکن مرکز نگاہ ایک ہی جگہ پر آکر ٹھہر جاتا تھا..

کوئی کام تھا شفان ...سارا نے بظاہر سنجیدگی سے پوچھا لیکن آنکھوں میں واضح شرارت سی تھی...

نو مما ....میں چلتا ہوں صبح بات ہوگی ..اس نے بڑی مشکل سے وانیہ پر سے نظر چرائی..

ارے نہیں اب آ ہی گئے ہو تو زرا اپنی زمہ داری نبھاؤ . بھئی ..تمھارے پاپا کچن میں ویٹ کر رہے ہیں میرا ..کھانا دینا ہے انھیں ...اور یہ تمھاری بیگم بغیر کھانا کھائے پتہ نہیں کونسے جہان کی سیر کو نکل گئی ہے .اسے اٹھا .کچن میں لے کر آؤ اور کھانا کھلاؤ..

جی مما مجھے معلوم ہے اس نے سہی طرح کھانا نہیں کھایا تھا ...وہ کن انکھیوں سے اسے دیکھتا بولا.

ٹھیک ہے بیٹا اسے لے کر آؤ اتنا میں کھانا گرم کر کے لگاتی ہوں .وہ شفان کے ماتھے پر بوسی دیتیں اس کی دائمی خوشیوں کی دعائیں مانگتی کمرے سے نکلتی چلی گیئں..

..اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ لاک کیا اور بیڈ کی طرف آیا

ہمممممم ......تو ہماری نیندیں حرام کر کے خود مزے سے سو رہی ہیں ..اس نے دائیں طرف کروٹ لی ہوئی تھی شفان نرمی سے اس کی کمر کے پاس بیٹھ گیا..

دوپٹہ ایک طرف بکھرا ہوا تھا ..شفان نے دراز زلفیں گردن سے ہٹایئں اور گردن پر موجود تل پر اپنے لب رکھے..

وہ زرا سا کسمسائی...

وانیہ کچی نیند میں تھی جب اپنی گردن پر سرسراہٹ سی محسوس ہوئی .اپنا وہم سمجھا ..پر جب ایک شدت بھرا سرسراتا لمس کمر سے پیٹ پر آتا محسوس ہوا تو ہڑبڑا کر اٹھنے لگی .پر ناکام

اس سے پہلے ہی شفان اسے اپنی مضبوط باہنوں کے حصار میں قید کر چکا تھا .اور اس کا رخ اپنی طرف کیا..اور دلچسپی سے اس کا شدید گھبرایا .شرمایا اور جھجھکتا روپ آنکھوں کے رستے دل میں اتارا.

اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ وہ دونوں بیڈ کے درمیان آمنے سامنے ایک دوسرے کے بے حد قریب لیٹے ہوئے تھے.

....آاااااپ ......پپ ...پلیز چھوڑیں مجھے ...کک کوئی آ جائے گا ..مامی .... مم ماموں

ششششششش ....چپ ایک دم چپ ...شفان نے اسے ڈپٹا اور انگلی اس کے لبوں پر رکھی..

اتنے دن مجھ سے چھپی رہی .....مجھے اتنا تڑپایا ..پہلے اس کا حساب دو پھر کوئی اور بات کرنا..

مم ....میں کیسے حساب دوں؟ مجھے نہیں دینا آتا ....وہ بے حد معصومیت سے بولی ...ضبط کے باوجود شفان کا جاندار قہقہہ بلند ہوا..

جانِ شفان لیکن مجھے تو لینا آتا ہے ناااااں ...یہ کہہ کر اسے نے اسے اپنے سینے ...میں شدت سے بھینچا ..اس کی شہہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھے ...وانیہ تڑپی چھ ....چھوڑیں ....پلیز...وہ مسلسل اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی

وہ سن کب رہا تھا ...وہ تو اس کی گردن پر جھکا اس کی مدہوش کرتی خوشبو میں ڈوب چلا تھا...

مسلسل چھوڑیں چھوڑیں کی گردان سے تنگ آ کر اس نے سر اٹھا کر پیار بھری گھوری سے نوازا...

بھہت بولتی ہو ....یہ کہہ کر وہ اس کے گلابی نرم لبوں پر جھکا ...اور اسے چپ ہی کروا دیا ...وانیہ نے ضبط سے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں تھیں.

دل کی دھڑکن بہت تیز تھی ...اس کا دل شفان کو اپنے سینے میں دھڑکتا سنائی دے رہا تھا.

..کمرے میں فسوں خیز خاموش تھی

وانیہ کی غیر ہوتی حالت پر رحم کھاتے ہوئے اس نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا..

اور اسے ساتھ لئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ...وہ تھر تھر کانپتی لمبے لمبے سانس بھر رہی تھی.

...وہ شرارت سے دونوں ہاتھ کنگھی کی طرح بالوں میں پھیرتا بولا

یہ اس حساب کا چھوٹا سا ٹریلر تھا ...میری جان ...اب پوری سزا کے لئے تیار رہنا....

یہ سن کر وہ کانوں کی لوؤں تک سرخ ہوتی مڑ کر بھاگنے ہی والی تھی کہ ایک مرتبہ پھر اس کی نازک کلائی شفان نے مظبوطی سے تھام لی..

اور اسے لئے کمرے سے باہر نکلا...

جب وہ دونوں کچن میں پہنچے تو سارا اور ریان کھانا کھا چکے تھے..

شفان نے اسے کرسی کھینچ کر نرمی سے بٹھایا ..پھر سارا اور ریان نے بے حد لاڈ سے اسے کھانا کھلایا.

شفان بھی اس دوران کوئی شرارت بھرا جملہ بول کر اسے چھیڑ دیتا ..جس سے وہ سرخ چہرہ لیے پہلو بدل کر رہ جاتی ..اور تانی کو کوسنے لگتی جو آج اسے اس شخص کے رحم کرم پر چھوڑ کر پتہ نہیں کہاں دفعہ ہو گئی تھی.

جیسے تیسے کھانا کھا کر اس نے اپنے کمرے میں آ کر ہی سکھ کا سانس لیا تھا ..اور خونخوار نظروں سے بے سدھ پڑی تانی کو گھورا.

...مہندی کا فنکشن بھی بخیر و عافیت اختتام پذیر ہو چکا تھا

..آج بھی وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہے تھے

.حارث بھی سب کچھ بھلا کر اپنے دوست کی شادی اور خوشیوں میں پیش پیش تھا

.شفان نے نوٹ کیا کہ آج وہ کچھ پریشان سا تھا. فنکشن ختم ہوا. حارث جانے لگا
..شفان اسے چھوڑنے پارکنگ تک آیا

..کیا بات ہے حارث .. پریشان کیوں ہو

نہیں کچھ نہیں یار...ہماری تو پریشانیاں چلتی ہی رہتی ہیں بس تم اس وقت کو خوب انجوائے کرو یار...

وہ ہائی فائی کرتا وہاں سے نکل گیا.

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شادی کا دن بھی بہت ساری گہما گہمی کے بعد اختتام پذیر ہو گیا...

بلڈ رنگ کا ریڈ لہنگا پہنے آج دلہن کے روپ میں قیامت خیز حسن کے ساتھ وانیہ ،کمرے میں اس کا انتظار کر رہی تھی ۔دونوں ایک دوسرے کے ہو چکے تھے

..وہ کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ میرب، نمرہ اور تانی نے اس کا راستہ روک لیا

کسی بھی مزاحمت کے بغیر بھاری رقم ان کو دے کر بلکلہ جان چھڑا کر وہ پھر کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا..میرب بھابھی کے چہرے پر اس کے اتنی جلدی جان چھڑانے پر شرارت بھری معنی خیز سی مسکراہٹ تھی .وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھا ہی تھا

کے فون کی بیل بج اٹھی ،حارث کا نمبر سکرین پر دیکھ کر اس نے فون اٹینڈ کرنا ضروری سمجھا،

ہیلو حارث خیریت،

نہیں یار خیریت نہیں ہے، حارث کے لہجے سے از حد پریشانی جھلک رہی تھی کیوں

کیا ہوا، شفان کو بھی تشویش لاحق ہوئی،

وہ میں تمہیں اس وقت اس سچویشن میں ڈسٹرب تو نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن بات

ایسی ہے کہ تمھیں الرٹ کرنا ضروری سمجھا،

وہ سیف کے بے غیرت کریمنل باپ نے پہلے کورٹ میں اسے پاگل ثابت کر کے

پاگل خانے بھجوایا اور پھر وہاں سے اسے فرار کروا لیا، سیف بھاگ گیا ہے

........یار.......،اس نے شفان کے سر پہ بم پھوڑا

واٹ ....صدمے اور شدید غم و غصے سے شفان پاگل ہونے کو تھا ...رگیں تن گئیں ..ماتھے پر گہرے بل نمودار ہوئے

تو اب ....اب کیا کرو گے یار تمھیں اس پر نظر رکھنی چاہئیے تھی .جبکہ تم اسے اچھی طرح جانتے تھے ..ناچاہتے ہوئے بھی شفان کا لہجہ تلخ ہو گیا دوسری جانب حارث شرمندہ سا ہوا.

تم فکر مت کرو میں نے پورے علاقے میں سکیورٹی انتہائی سخت کروا دی ہے خاص کر تمھارے ایریے کی..

فکر کیسے ناں کروں ....وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر بولا .. تم جانتے ہو مجھے اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں ...اور تم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ اُس جان کو خطرہ ہے جس میں میری جان اٹکی ہوئی ہے

وہ پھر بے چین ہوا...برداشت جواب دینے لگی ..پھٹ پڑتا تو جانے کیا قیامت لاتا.

یار حوصلہ رکھو ....غصے میں دماغ کام نہیں کرنے والا ...جبکہ اس وقت تمھیں بے حد محتاط طریقہ سے ٹھنڈے دماغ سے کام لینا ہے.

....حارث کچھ دیر تک اسے سمجھاتا ضروری ہدایات دیتا فون بند کر دیا

وہ اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کافی دیر کوشش کرتا رہا...اب وہ کسی بھی قسم کے نقصان کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے..

کنپٹیاں سہلاتا وہ جانے ضبط کے کونسے مرحلے سے گزر رہا تھا کہ ایک مرتبہ پھر فون چنگھاڑ اٹھا.

کوئی انجان نمبر تھا اسے سمجھنے میں ایک سیکنڈ بھی نہ لگا کہ فون کہ اس طرف کون ہو سکتا تھا...

فون اٹھا کر کان کو لگایا بھسم کر دینے والی آواز میں بولا

ہیلو ...تو میرے سابقہ ساااالے صاحب ...نے شادی کی مبارک دینے کو فون کر ہی لیا ..خیر مبارک ..خیر مبارک شفان کے سرسراتے طنزیہ انداز نے مقابل کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا..

شٹ اپ یو ....باسٹرڈ...حسب سابق وہ یوں تلملایا جیسے شفان نے اس کی دم پہ پاؤں رکھ دیا ہو..

شفان نے طنزیہ ہلکا سا قہقہہ لگایا..

میرا خیال ہے پچھلا شادی کا تحفہ بھول چکے ہو جو میں نے دیا تھا تمھیں..

شفان کی رگیں تن گئیں...

..نہیں بھولا اور نہ ہی تمھیں بھولنے دوں گا.شفان نفرت سے غرایا

بھولنا بھی مت ..اب کی بار نہیں لو گے شادی کا تحفہ ...کمرے کے باہر ہی جمے ہوئے ہو ... .ڈئیر ..اپنی بیوی کا بھی کوئی اتہ پتہ ہے کہ نہیں...

اس کے سرسراتے لہجے نے شفان کے جسم کا جیسے سارا خون نچوڑ لیا تھا.وہ فون بند کر کے دھڑکتے دل اور لرزتے قدموں سے کمرے کی طرف بھاگا.

کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر وہ دیوانہ وار بیڈ کی طرف آیا.اس کے لہنگے کے سرخ رنگ سے شفان کو بے تحاشا وحشت ہوئی.اسے جابجا خون نظر آ رہا تھا ..دیوانگی اور جنون کی یہ کونسی انتہا تھی جو اس وقت شفان کے سر چڑھ کر بول رہی تھی...

وہ جو سر جھکائے بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی ..اسے یوں بوکھلائے افتاں . خیزاں اپنی طرف آتا دیکھ کر خوفزدہ سی ہو گئی

شفان نے اسے کلائی سے کھینچ کر بیڈ سے نیچے اتار کر اپنے مقابل کھڑا کیا ...اس ..کے ہاتھ دیوانہ وار اس کا جسم ٹٹولنے لگے

تم .... تم ..ٹھیک ہو ناں ... تمھیں کوئی چوٹ تو نہیں لگی ناں ...یہ خون کیوں ہے تمھارے جسم پر ....توڑ توڑ کر الفاظ ادا کرتا وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا...

وانیہ نے حیرت سے شفان کی طرف دیکھا ...یہ وہ کیا بول رہا تھا ...میں ٹھیک ہوں ..آپ کو کیا ہو گیا ہے ...آااااااپ ٹھیک تو ناں ..

شفان نے بہت سختی سے اسے خود میں بھینچ لیا ..وانیہ درد سے کسمسائی..آنکھیں نم ہو گئیں .اسے لگا آج اس کی پسلیاں ہی کڑک جائیں گی .

..نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں ... تم بھی ٹھیک نہیں ہو چلو ہوسپیٹل چلتے ہیں تم ٹھیک ہو جاؤ گی ..میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں ...کچھ بھی نہیں .. تم میری ہو ..صرف میری ....میں تمھیں کہیں نہیں جانے دوں گا ... کبھی نہیں

..شش ...شفان ...مجھے درد ہو رہا ہے پلیز چھوڑیں ..وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی

آہہہہہہہہہہہہہ........وانیہ کے چیخ مار کر جھنجھوڑنے پر وہ یکدم اپنے حواسوں میں لوٹا تھا..

وہ ٹھیک بلکل اس کے سامنے تھی اسکی تنے اعصاب زرا ڈھیلے پڑے..

میں ٹھیک ہوں ...آپ کو کیا ہو گیا ہے ...آآا...آآآآآآپ ٹھیک تو ہیں ناں وہ سسکی.

شفان نے نرمی سے ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھر کر اوپر اٹھایا... تم ٹھیک ہو تو میں بھی ٹھیک ہوں...میری جان .شفان نے اپنے لبوں سے اس کے آنسو چنے.

تم ریلیکس ہو جاؤ ...اور آرام کرو ..مجھے کچھ ضروری کام ہے میں ابھی آتا ہوں پریشان مت ہونا ..اوکے

وانیہ نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلا دیا.

آپ کہاں.........

ششششش ...کوئی سوال نہیں بس آرام کرو...

یہ کہہ کر شفان نے اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا ...اس کے ہوشربا حسن سے نظریں چرا کر الماری کی طرف بڑھا ...الماری سے اپنی گن نکال کر وانیہ کی نظروں سے چھپا کر جو اس کی ہر سرگرمی دیکھ رہی تھی ..پینٹ کی جیب میں ڈالی ..کوٹ اور ٹائی اتار کر صوفے پر اچھالی..

اور کمرے سے نکلتا چلا گیا ..کمرے کا باہر سے لاک لگا کر دونوں ہاتھوں سے اپنی کنپٹیاں سہلا کر خود کو ریلکس کرنے لگا...

غصہ انسان کو اندھا کر دیتا ہے ..اس نے سیف کی بات پر دھیان دینے سے پہلے یہ کیوں نہ سوچا کہ وہ اس کے اپنے گھر میں اس کے پاس ہے .سکیورٹی بہت ٹائٹ ہے ..اس کے ایک تکے سے ہی وہ اپنا آپا کیوں کھو بیٹھا..

یہی تو وہ چاہتا ہے کہ شفان دماغ کا استعمال زیادہ نہ کرے ..اور ایسا وہ ہرگز نہیں ہونے دے سکتا ...سیف نے غلط جگہ ٹکر لی تھی.

...اس نے دوبارہ وہی نمبر ڈائل کیا جو کہ پہلی بیل پہ رسیو کر لیا گیا

..مقابل کے طنزیہ شیطانی قہقہے فون میں سے سنائی دئیے

...کیوں کیسا لگا جھٹکا ....یہیں ہوں میں تمھارے آس پاس

..شفان کچھ نہ بولا تو وہ بھڑکا

آ رہا ہوں میں ایک مرتبہ پھر سے تمھیں برباد کرنے ..اس کی آواز میں خباثت تھی ...پہلے تم سے تمھارے جینے کی وجہ تمھاری آنکھوں کے سامنے چھینوں گا ...اور ...پھر اب کی بار تمھیں بھی زندہ دفن کروں گا

...شفان کا قہقہہ فون میں بلند ہوا تو سیف نے فون ہٹا کر فون کو گھورا

کتے صرف بھونک ہی سکتے ہیں ... سیف یاور ...جبکہ شیر کب شکار پر جھپٹ پڑیں..انھیں پتہ بھی نہیں چلتا ...کونسی بل میں دبک کر بیٹھے ہو ...پتہ ہے مجھے ... تم کیا آؤ گے تم خالی بھونک سکتے ... میرا انتظار کرو میں آ رہا ہوں ...اور اس ..بار تمھارا سر ہی دھڑ سے الگ ہو گا ...نہ کوئی عدالت نہ کاروائی

باؤلے کتے ہوں یا انسان جو دوسرے انسانوں کو کاٹنے لگیں ان کا انجام آخر گولی ہی ہوتا ہے.

یہ کہہ کر شفان نے فون کاٹ دیا اور فون کر کے حارث کو تمام صورتحال سے آگاہ کر دیا...

ریان اور ثمر کو الرٹ کر کے انھیں گھر کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ گھر سے گاڑی پر نکلا...اور حارث کے پاس پہنچا جو بار بار پورے علاقے کو سرچ کر رہا تھا..

شفان کیا ضرورت تھی یار بھابھی کو اکیلا چھوڑ کر آنے کی ..میں ہوں ناں ...مانا کہ میری لاپرواہی سے وہ بھاگ نکلا پر کیا تمھیں مجھ پر اتنا بھی بھروسہ نہیں ..وہ خفا سا شفان سے بولا

نہیں ..ایسی کوئی بات نہیں مجھے تم پر پورا بھروسہ ..اس نے سنجیدگی سے کہا.
لیکن میں ایک مرتبہ خود ہر طرف سے تسلی کرنا چاہتا ہوں .اپنے سکون کے لیے

..پر یار بھابھی کو تمھاری ضرورت ہے ..اس وقت وہ خوفزدہ ہوں گی

نہیں ..میں نے اسے کچھ نہیں بتایا ..وہ ٹھیک ہوگی.

پورے ایریے کا تفصیلی جائزہ لے کر وہ اس وقت پولیس اسٹیشن بیٹھے اگلا لائحہ عمل ترتیب دے رہے تھے...انھوں نے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات ڈسکس کی تھی..

ہر طرف سے تسلی کر کے شفان حارث سے مل کر ابھی نکلنے ہی والا تھا کہ ایک مرتبہ پھر فون کی گھنٹی بجی.

شفان نے حارث کو اشارہ کیا ...حارث فوراً الرٹ ہوا ..اس نے فون یس کر کے سپیکر آن کیا .اور غرایا

بھونک......

آں .....آں .... آاااں .... کیسا لگا میرا شادی کا تحفہ دلہے میاں بہت افسوس کی بات نئی نویلی دلہن کو چھوڑ کر دلہا سڑکیں ناپتا پھر رہا ہے ..ہاہاہا ہاہاہا.فون سے مکروہ قہقہہ گونجا .میرے چند الفاظ میں اتنی طاقت تھی کہ تم نے اپنی فرسٹ ویڈنگ نائٹ سپوئیل کر دی..میرا مقصد ہی یہی تھا فرینڈ کے تم اس سے دور رہو ...وہ صرف میرا شکار ہے ..جب میرے پاس آئے تو بلکل ان چھوئی ہو

شٹ اپ ...یو باسٹرڈ..شفان ضبط کھوتے ہوئے دھاڑا کہ سیف نے فون کانوں سے دور کر لیا ..اپنی گندی زبان پر میری بیوی کا نام بھی لائے تو زبان گدی سے کھینچ کر چیل کووں کو کھلا دوں گا ..

....جب بولا تو لہجہ انتہائی سرد تھا ...کس نے کہا کہ میری نائٹ سپوئیل ہو گئی ابھی جا رہا ہوں اپنی زندگی کے پاس ...اگر مرد کے بچے ہو تو آؤ مجھے روک کے دکھاؤ...

یو ....اس سے پہلے کہ سیف پھر بھونکنا شروع کرتا ..شفان نے موبائل پورے زور سے دیوار پر دے مارا ..ایک چھنا کے سے موبائل چکنا چور ہو گیا.

..ریلیکس یار ..کول ڈاؤن ..حارث نے اس کے کندھے تھپتھپائے

..میں ٹھیک ہوں ...اٹس اوکے ...اس نے اپنے تنے اعصاب ڈھیلے چھوڑے ...حارث سے معانقہ کیا اور گاڑی لے کر نکل آیا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

گھر پہنچا تو ریان اور ثمر بے چینی سے اس کے منتظر تھے ..رات کے 4 بج چکے تھے....اسے خوار ہوتے....

..اس نے ریان کو تسلی دی اور مطمئن کر دیا کے سب کچھ ٹھیک ہے

آپ دونوں جائیں آرام کرے ..سکیورٹی تسلی بخش ہے ..سب گارڈ حارث کے بھروسے مند آدمی ہیں ..میں بھی بہت تھک گیا ہوں پاپا آرام کروں گا...

اوکے بیٹا ..اللہ تعالیٰ بس ہماری خوشیوں کو کسی کی نظر نہ لگائے ..تینوں نے بیک وقت آمین کہا اور اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے...

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شفان اپنے روم میں داخل ہوا تو ایک مسحور کن خوشبو اس کے حواسوں پر چھائی ....اس کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے .اور ایک سکون اور سرشاری سی وجود میں پھیلی.

کمرے کا ماحول اس کے تمام احساسات اور جزبات جگا چکا تھا ...ہر طرف تازہ گلابوں کی مہک تھی ..زیرو پاور کے بلب کی مدھم روشنی ...گلابوں کی مسہری .اور

پھولوں کے بیچ وہ نرم و ملائم اور گداز نازک سا وجود دنیا جہان سے بے خبر نیند کی وادی میں کھویا ہوا تھا.

وہ جہاں اسے لٹا کر گیا تھا وہ وہی پر سوئی ہوئی تھی ..سرخ لہنگے میں..برائیڈل میک اپ کے ساتھ.سر سے دوپٹہ اتار کر سینے پر پھیلایا ہوا تھا..ایک ہاتھ سینے اور دوسرا تکیہ پر رکھے وہ نازک سی کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی..

جیولری بھی نہیں اتاری تھی جس سے وہ نیند میں بھی کافی بے آرام دہ حالت میں لگ رہی تھی..

شفان قریب آیا...

وانیہ .... گھمبیر آواز سے اسے پکارا ...وانیہ میری جان ...شفان نے اسے بازوؤں سے ہلکے سے ہلایا ..

...وہ جو بے چین سی تھی نیند سے بوجھل سرخ آنکھیں نیم وا کی

وانیہ اٹھو یار...اس رات کو کون پاگل سوتا ہے؟ ....وہ اس پر جھکا بازوؤں سے ہلاتے جھنجھلایا ہوا سا بولا.

وانیہ کی آدھی آنکھیں اب پوری کھل چکیں تھی ..اسے خود پر جھکے دیکھ کر بوکھلائی ...اور اٹھ کر بیٹھ گئی.

وانیہ نے اس خود پر جھکے دیکھا تو بوکھلائی ...اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی ...نیند سے بھری خمار آلود، سوالیہ نگاہوں سے اپنے مجازی خدا کو دیکھا جو خود تھکن سے چور لگ رہا تھا

کیا یار ....تھکا ہارا آیا ہوں .. بھوک لگی ہے پلیز کھانا دے دو ..شفان نے بظاہر سنجیدگی سے کہا .. مسکراہٹ بمشکل دبائی ..

شفان کو اس کی نیند بگھانے کا انوکھا بہانہ میسر ہو ہی گیا جبکہ وانیہ اتنی رات کو اس کی اس طرح فرمائش سے دنگ رہ گئی...

آپ کب آئے؟

ابھی .. ..پلیز کھانا دے دو یار...وہ بے چاری سی شکل بنا کر بولا تو وانیہ کو اٹھنا پڑا...

اور پھر ...دنیا کے انوکھے دلہا دلہن آدھی رات کو کچن میں گھسے ہوئے تھے

شفان آکر ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ کر گہری پر تپش نظروں سے اس کا سر تا پا جائزہ لینے لگا ....وہ جو کھانا اون میں گرم کر رہی تھی..بغیر دیکھے بھی اس کی معنی خیز نگاہیں خود پر محسوس کر کے بری طرح گھبرائی.

اس کا رخ اون کی طرف تھا ..دونوں کندھوں پر دوپٹہ پھیلایا ہوا تھا جبکہ اسٹائلش ہیر سٹائل بنائے ہوئے بال سارے آگے کی جانب گرائے گئے تھے جن میں موتی اور چھوٹے پھول لگے ہوئے تھے .پیچھے کا گلا کافی گہرا تھا جنھیں ڈوریوں سے باندھا گیا تھا..

اس کی سرسراتی، سلگتی نظر اپنی پیٹھ پر محسوس کر کے اس نے بلا وجہ دوپٹہ درست کرتے ہوئے سر پہ لیا اور اپنا مہکتا وجود چھپانے کی کوشش کی.

شفان کے چہرے پر بڑی بے ساختہ اور گہری مسکان آئی.

اس نے کھانا سرو کیا .نظریں جھکائے گھبرائی ہوئی سی وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی ..وہ مڑ کر جانے لگی تو شفان نے اس کی کلائی تھام کر اپنے برابر .کرسی پر بٹھایا

پلیز یار ...مجھے جوائن کرو ..ایسے تو مجھ سے نہیں کھایا جائیے گا ...وہ پھر بیچارہ بنا..اچھا تم مجھے کھلاؤ .اس کی انوکھی فرمائش پر پھر وانیہ گھبرائی

..پپ ....پلیز آپ خود کھا لیں ناں ...وہ آہستگی سے منمنائی

نہیں تم ہی کھلاؤ ..وہ ضدی ہوا ..پھر ناچار وانیہ نے اسے جیسے تیسے کھلایا اور چھوٹے چھوٹے نوالے خود بھی اس کی فرمائش پر لئے ..اس دوران بھی اس کی نرم

گرم نظر نے اس کے وجود کا احاطہ کیے رکھا اور وانیہ نے بھی شرم کے بار سے نظریں جھکائے رکھیں..

کھانا ختم ہوا تو وانیہ نے سکھ کا سانس لیا..

وہ اس کا ہاتھ تھامے کمرے میں داخل ہوا ....وانیہ ڈریسنگ کی طرف بڑھ گئی
شفان نے مڑ کر لاک لگایا.

وہ بوجھل قدم اٹھاتا بلکل اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا..

May I?

..وہ جو جیولری اتار رہی تھی اس کی اجازت طلب کرنے پر سر جھکا گئ

چوڑیاں اور کنگن تو وہ اتار چکی تھی

..شفان نے نرمی سے اس کے گلے سے نیکلس اتارا ...پھر ائیر رنگ اتارے

وہ اس کے پیچھے اتنے قریب تھا کہ اس کی گرم سانسوں کی لو دیتی تپش وانیہ کی گردن پر پڑ رہی تھی .اس کی پیٹھ اس کے چوڑے کسرتی سینے سے ٹکرا رہی تھی

پھر شفان نے نرمی سے اس کے بالوں سے پھول اور موتی چنے ..اپنی پینٹ کی پاکٹ سے ایک نفیس سا پینڈینٹ نکالا جس میں چھوٹا سا دل بنا ہوا تھا ...اور لکھا ہوا تھا .S چھوٹے چھوٹے ہیروں سے

...پینڈینٹ اس کی گردن میں پہنایا

یہ تمھاری منہ دکھائی ..شفان نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا..پھر شفان کے ہاتھ اس اپنی ڈوریوں میں الجھے محسوس ہوئے تو وہ ایکدم گھبرائی ..پلٹ کر دیوار کے ..ساتھ کمر لگا لی

اس کی اس معصوم حرکت پر شفان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی جاں نثار .کرنے والی آواز میں اسے پکارا

وانی ....میری جان .....جزبات سے بوجھل آواز گھمبیر ہوئی

.جج ....جی وہ ہلکے سے کپکپا رہی تھی

.بھوک تو مٹ گئی یار پر میری پیاس کون بجھائے گا ...وہ شرارت پر آمادہ ہوا

مم......میں .پانی لاتی ہوں ..وہ جانے لگی تو شفان نے دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے ..اس نے الجھ کر سر اوپر اٹھایا تو شفان کی نظریں اپنے ہونٹوں پر دیکھ کر .اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر پانی پانی ہو گئی

.مم .... مجھ......مجھے نیند آ رہی ہے ..وہ ...وہ ڈریس چینج کرنا ہے

اوکے ٹھیک ہے ...جانے دوں گا اور سونے بھی دوں گا پر ایک شرط پر

وانیہ نے جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا...بے یقینی سے اسے دیکھا..اس کی اتنی شرافت وانیہ کو ہضم نہیں ہوئی

........کک..........کونسی سی شرط

تم شرط مانو گی؟

جج............جی

اور اگر ڈر گئی؟ شرط نہ مانی تو؟ ....تو سزا میری مرضی کی ...انداز چیلنجنگ تھا ...وانیہ دونوں طرف سے پھنس چکی تھی .کہاں وہ اتنا چالاک اور کہاں وہ معصوم سی

بتائیں .....کیا شرط ہے..وہ آہستہ سے بولی

..........اوکے ناؤ ....کس می

..وہ پوری جان سے کانپی ...کہ شفان اسے نا تھامتا تو وہ نیچے ہی جا پڑتی

شفان نے اس کا دوپٹہ نرمی سے اتار کر صوفے پر رکھا اور اسی نرمی سے اسے گود میں اٹھایا ...لا کر بیڈ کے درمیان بٹھایا اور خود بھی اس کے بلکل قریب دوزانو ہو کر بیٹھ گیا..

تو جلدی سے بتاؤ میری جان ... شرط پوری کرنی ہے کہ سزا بھگتنی ہے؟

.مرتا کیا نا کرتا کہ مصداق ...وانیہ نے نیند سے بوجھل آنکھوں سے آہستہ سے کہا

آاااااپ .آپ اپنی آنکھیں بب.....بند .کریں

اوکے .شفان تو خوشی سے جھوم اٹھتا لیکن خود کو کنٹرول کیے زور سے آنکھیں بند کر لیں

وانیہ شرماتی ... جھجھکتی تھوڑا اوپر کو ہوئی ..اس کی خوشبو شفان کو پاگل کیے دے رہی تھی ... لیکن اسے تنگ کرنا بھی بے حد اچھا لگ رہا تھا...

وانیہ نے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھے...

شفان کو گداز سا لمس اپنے کندھوں پر محسوس ہوا ..تو مسکراہٹ بہت گہری ہو گئی.

پھر یکدم پھولوں سے بھی نازک سا لمس اپنی دائیں گال پر محسوس ہوا .....اور خاموشی چھا گئی..

...یہ کیا تھا ....اس نے آنکھیں کھول کر نروٹھے پن سے کہا

کک .... کس.. وہ نظریں جھکائے بولی

یہ کس تھی ...اس کی آنکھیں پھیلی ... میں نے تمھیں یہ نہیں کہا تھا کے بچوں کی طرح میری گال چومو ... شرط کس کی لگی تھی ....اور کس یہاں ہوتی ہے میری .پاگل بیوی ..اس نے انگلی سے معصومیت سے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا

Now come on complete your bet.....

وانیہ بری پھنسی تھی..

آآپ .. جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہے ہیں ...وہ منہ بنا کر بولی

.....نہیں میری جان تنگ تو تم مجھے کر رہی ہو ..وہ بھی شدید قسم کا

Now come on do it....

..آاااااانکھیں....اس نے ھاتھ مروڑتے پھر کہا

شفان نے جھٹ سے آنکھیں دوبارہ بند کر لیں.

وہ پھر اس کے قریب آئی ... جھجھکتے ہوئے اس کی کالر سے شرٹ مضبوطی سے تھامی ..اور اپنے نرم اور نازک لب اس کے لبوں پر رکھے.....

شفان تو اس کے شرٹ پکڑنے سے ہی مدہوش اور بے خود سا ہو گیا تھا ...اس پر قیامت وہ نرم گرم لمس اپنے لبوں پر ملتے ہی پاگل ہو گیا......اس سے پہلے وہ فوراً دور ہٹ کر اس کی جان لیتی..

شفان نے مضبوطی سے ایک ہاتھ سے اس کمر کو حصار میں لیتے ہوئے خود میں بھینچا .اور دوسرا ہاتھ اس کے بالوں میں پھنسایا .اسے بیڈ پر گرا کر اس کی سانسوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا.....

وانیہ بھی خود سپردگی کے عالم میں اور اس میں سمٹ گئی ...اس کی شدتوں اور محبتوں میں پور پور ڈوبنے لگی ..

وہ دونوں خوش قسمت تھے جنہیں محبت نے یہ خراج بخشا تھا ...کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ہو گئے تھے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے...

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

....اگلے دن 9 بجے وانیہ کی آنکھ کھلی تو خود کو شفان کے مضبوط حصار میں پایا

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا...اس نے آہستگی سے اپنا پورا زور لگا کر شفان کا خود پر سے بازو ہٹایا...اور آٹھ کر بیٹھ گئ.

غور سے زرا جھک کر شفان کا خوبصورت چہرہ دیکھا جو نیند میں بلکل کسی معصوم سے بچے کی طرح لگ رہا تھا..ورنہ جاگتے میں تو اکثر خود ایک سائکائٹرسٹ ہونے کے باوجود اپنا ٹیمپر جلد ہی لوز کر لیا کرتا تھا..اس نے جھک کر اس کے کان پر اپنے لب رکھے اور آہستہ سے کہا

سائیکو..

وہ عشق تھا اس کا ....اس کی بچپن کی محبت ...اس کا سب کچھ ..سوچا نہیں تھا کہ تقدیر یوں بھی مہربان ہو جائے گی اس پر ..وہ اپنی قسمت پر نازاں ہوئی ..زرا جھک کر عقیدت سے اس کی گال پر اپنے لب رکھے

اس نے اسے شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے بھی کئی بار دیکھا تھا ...لیکن رات تو اس ..نے شفان کا انوکھا ہی روپ ملاحظہ کیا تھا .رات کا سوچ کر وہ پھر سرخ ہوئی

اس نے نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا..ایک مرتبہ پھر اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ کر پیچھے ہٹنے والی تھی کہ شفان اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حائل کرتا ہوا بولا.

.. ..یہ چوری چوری کیا ہو رہا ہے جانم .....اس نے شرارت سے بند آنکھیں کھولیں میں تو اس وقت سے جاگ رہا ہوں جب سے میرا سکون میری بانہوں سے نکل کر دور ہوا مجھ سے ..بے حد شرارتی لہجہ تھا

وہ ڈر کر ایک دم اچھلی .توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے ...ایک مرتبہ پھر اس کے سینے میں جا سمائی.

آپ بہت برے ہیں .. قسم سے ..وہ منہ بنا کر بولی.

شفان نے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر سر زرا سا اونچا کیا دوسرے ہاتھ اس کی کمر کے گرد حمائل کیے وہ بے حد دلچسپی سے اپنی زندگی کی طرف دیکھ رہا تھا.

اچھاااااا....تو میں نے کیا برا کر دیا اپنی جانم کے ساتھ؟

آپ اس وقت سے مجھے چھپ کر دیکھ رہے ہیں.وہ نروٹھے پن سے گویا ہوئی ..مجھے جی بھر کر دیکھنے بھی نہیں دیا اورپیار...........وہ روانی میں کیا بول رہی تھی احساس ہونے پر ہونٹ سختی سے دانتوں نیچے دبایا

شفان کا قہقھہ بے ساختہ تھا ...وہ شرم سے لال ہوتی اسی کے سینے میں اپنا منہ چھپا گئی.

شفان نے اچانک کروٹ بدل کر اسے نیچے گرایا اور خود اس پر قابض ہوتا بولا

..تو کس نے کہا ہے جانِ شفان کے پیار نہ کرو ..صرف اور صرف تمھارا ہوں پورے حق سے ڈنکے کی چوٹ پہ کرو پیار ..وہ معنی خیز سا بولا تو وانیہ نے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا..

وہ پھر زندگی سے بھر پور ہنسی ہنس دیا ...اچھا ادھر دیکھو ...میری طرف ......اس نے اس کے ہاتھ ہٹا کر تکیہ سے لگائے...

...کرو پیار مجھے .....میں پھر آنکھیں بند کر لیتا ہوں

جی نہیں ...میں اب آپ کی باتوں میں نہیں آنے والی ..نا ہی آپ کے جال میں پھنسوں گی ..وہ معصومیت سے بولی..

شفان کی مسکراہٹ گہری ہوئی ...حالانکہ ڈئیر وائفی اس وقت تم پوری طرح میرے جال میں ہی پھنسی ہوئی ہو .وہ اسے اس کی سچویشن یاد دلاتا بولا.

اچھا چھوڑیں ناں ....سب بریک فاسٹ پر ویٹ کر رہیے ہوں گے ...وہ اس کے حصار میں کسمسائی.

نہیں پہلے مجھے میرا بریک فاسٹ کرنے دو ..یہ کہہ کر وہ اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے جھکا...

وانیہ کی ایک مرتبہ پھر بولتی بند ہوئی ...وہ گردن سے ہوتے ہوئے اس کے لبوں تک آیا....کئی پل محبت کا جام پیتے ہوئے بیت گئے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دروازے پر ہلکی دستک ہوئی تو وانیہ بری طرح ہڑبڑائی جبکہ شفان نارمل سا اس سے دور ہوتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا..

وانیہ آٹھ کر فریش ہونے چلی گئی ...شفان نے دروازہ کھولا تو سامنے میرب بھابھی تھی..دونوں اندر آئے

اسلام و علیکم ....دیور جی ...نئی زندگی کی صبح مبارک ہو .میرب نے مسکراتے ہوئے اسے وش کیا

شکریہ بھابھی .....اس نے بھی مسکرا کر جواب دیا.

میں دیور بعد میں پہلے آپ کا لاڈلا بھائی ہوں.

اس کی بات پر میرب مسکرا دی

پھپھو اور تانیہ رات ہی اپنے گھر واپس چلیں گئی تھیں ...ہمارے بے حد اصرار پر بھی نہیں رکیں اب ناشتہ لے کر آئیں ہیں تم لوگ جلدی سے فریش ہو کر آ جاؤ ..

جیسا آپ کا حکم میم ......میرب کہتی ہوئی واپس چلی گئی ...اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ بیڈ سے غائب تھی ..شفان کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی.

....وہ ڈائننگ ٹیبل پر آئے تو سب موجود تھے ....وانیہ سمیرا اور تانی کے گلے ملی سب بے حد خوش تھے..

خوشگوار ماحول میں بریک فاسٹ ہوا ...میرب اور ثمر شفان سے چھیڑ چھاڑ میں مصروف رہے ..تانی اور نمی کی نوک جھونک جاری رہی .سارا، سمیرا اور ریان اپنے بچوں کی بلائیں لیتے نہیں تھک رہے تھے

....ناشتہ کے بعد سمیرا نے شفان کے سر پہ بم پھوڑا

شفان ہم وانیہ کو لے کر جا رہے ہیں..رات کو بیگم کو واپس لے آنا بھئی مکلاوے ...کی بھی تو رسم باقی ہے . .رات کا ڈنر سب ادھر ہی کریں گے

شفان نے دل میں مکلاوے کی رسم بنانے والے پر لعنت بھیجی ...بظاہر مسکرا کر بجھے دل کے ساتھ روہانسا سا بولا

...جی پھپھو جیسا آپ مناسب سمجھیں

...اس کے اس انداز پر سب نے اپنی ہنسی دبائی

جاو وانیہ اپنے لئے رات کا ڈریس لے آؤ ...سارا نے اسے روم میں بھیجا تو شفان بھی بہانے سے اٹھ آیا ..

وانیہ الماری میں سے ڈریس نکال رہی تھیں جب شفان اس کے پیچھے ہی آن دھمکا...

یار وائفی یہ کیا ظلم ہے ......وہ روہانسا ہوا

وانیہ کو ہنسی آئی ...کیا ہوا ہے؟ اس نے بمشکل ہنسی دبا کر کہا

لوگ نوبیاہتا جوڑے کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں ..یہاں تو الٹا ہی ہے ..وہ منہ بنا کر بولا

آپ بھی ناں ....رات تک کے لیے ہی جا رہی ہوں ہمیشہ کے لئے تھوڑی جا رہی ہوں ...وانیہ نے اس چھیڑا

اے ....شفان نے ڈریس نکالتے ہوئے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا .....آواز میں سختی تھی اور ماتھے پر ڈھیر سارے بل..

آج یہ بات منہ سے نکالی ... تم نے کہی اور میں نے سن لی ...آئندہ کے بعد یہ بات سنی میں نے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا.

وانیہ ڈرنے کی بجائے اندر تک سرشار ہوئی ...وہ اس کے معاملے میں اتنا شدت پسند ہو چلا تھا وانیہ کو یہ بات سکون پہنچاتی تھی..

اچھاااااا .....کیا کریں گے آپ ....وہ صاف اسے چڑا رہی تھی جانتی تھی اب وہ جانے والی ہے کچھ ہی دیر میں تو شفان ہاتھ ملتا رہ جائے گا...

تو .....وہ پر سوچ ہوا ...تو رات والی ڈوز بڑھ جائے گی ... برداشت نہیں کر پاؤ گی میری شدتیں ...شفان نے اسے دھمکایا

اچھاااااا..کب .. میں تو جا رہی ہوں ..وانیہ نے پھر چھیڑا اور بمشکل اپنی ہنسی دبائی ...وہ ڈریس اور اپنی ضروری چیزیں نکال چکی تھی اب وہاں سے بھاگنے کا سوچ رہی تھی

...اچھاااااا ....اب جا رہی ہو رات کو تو یہیں ہو گی ناں میری دسترس میں

امی میں آ ہی رہی تھی ..وانیہ نے دروازے کی طرف دیکھ کر بولا تو شفان جو وانیہ کا راستہ روک کر کھڑا تھا بوکھلا کر پیچھے ہٹا ...مڑ کر دیکھا تو دروازے پر سمیرا تو کیا کوئی بھی موجود نہیں تھا ...

وانیہ دروازے کی طرف دوڑی ... کھلکھلا کر ہنسی ...شفان نے غصے سے منہ پر بدلا لینے والے سٹائل میں ہاتھ پھیرا

رات کی رات کو دیکھی جائے گی ڈئیر ہبی ...چھوٹی سی ناک چڑا کر بولی ....وہ اسے منہ چڑاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی.

شفان کی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ لبوں پر بکھر گئی.

وانیہ سمیرا اور تانیہ وقار ہاؤس آ گئیں ... سمیرا اپنے کمرے میں چلی گئ.

وہ دونوں لان میں بیٹھ کر خوب ساری باتیں کرنے لگیں ..اتنے میں ہی تانی کا موبائل رنگ ہوا ...تانی نے چونک کر موبائل میں دیکھا تو اس کی دوست شزا کی کال تھی.

آج اس کا نکاح تھا ..یہ تو تانیہ بھول ہی گئ تھی ...وہ بات کرنے لگی اور بھرپور شکوہ کیا کیونکہ وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی.

بیسٹ فرینڈ ہونے کی وجہ سے تانیہ نے ہی نکاح میں شرکت کر کے اس کی بہن کی کمی پوری کرنی تھی.

کچھ دیر بات کرنے کے بعد تانیہ نے کال کٹ کر دی ....وانیہ سے بے حد اصرار کے بعد وہ تیار ہوئی اور جلد واپس آنے کا بول کر ڈرائیور کے ساتھ شزا کی طرف چلی گئی..

..وانیہ مطمئین تھی شزا بہت اور اس کی فیملی بہت اچھی اور دیکھی بھالی تھی

وہ لان کے جھولے پر بیٹھی شفان کی باتیں یاد کر کے مسکرا رہی تھی کہ فون کی بیل بجی ...فون اٹھا کر دیکھا تو شفان کا نمبر جگمگا رہا تھا

یس کر کے کان کو لگایا

....اسلام و علیکم

وعلیکم السلام ....میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت تم میرے بارے میں سوچ رہی تھی...ناصرف یاد کر رہی تھی میری شرارتوں کے بارے میں سوچ کر مسکرا بھی رہی تھی...

..جی نہیں ....وانیہ سٹپٹائی اور ادھر ادھر دیکھا

.شفان کا قہقہہ جاندار تھا جس کا مطلب تھا وہ تکا لگا رہا تھا جو کہ بلکل درست تھا

....ویسے لوگوں نے بہت بڑی مصیبت اپنے سر لے لی ہے مجھے چیلنج کر کے اب تو رات کا بے صبری سے انتظار ہے

وانیہ کا چہرہ اس کے ہر لفظ پر سرخ ٹماٹر ہوا جا رہا تھا ...میں آج رات واپس ہی نہیں آنے والی ..وانیہ نے پھر اسے چڑایا ..

اس بات کی ٹینشن نہیں ...شفان نے ناک پر سے مکھی اڑائی ...میں اٹھا لاؤں گا ..

...میں چھپ جاؤں گی

میں ڈھونڈ لاؤں گا ....پھر سزا ڈبل سے بھی ڈبل ..وانیہ کی بولتی بند ہو گئ ..شفان کو فون میں مہکتی لمبی لمبی سانسوں کی آواز سنائی دی تو مزید شوخ ہوا ..

تمھیں پتہ ہے جو تمھاری گردن کے نیچے گریبان پہ تل ہے وہ کتنا خوبص.............

شفااااان ....وانیہ بلش ہو کر ایک دم چلائی ...ہاہاہا ہاہا فون میں شفان کا جاندار قہقہہ گونجا.

..وانیہ نے کانپتے ہاتھوں سے فوراً فون کاٹ دیا

وانیہ کی تو جان پر بن گئی .اتنے میں فون دوبارہ رنگ ہوا اس نے بغیر دیکھے فون یس کر کے کان کو لگایا..

.شفان پلیززززززز ....وہ روہانسی ہوئی

شفان نہیں .... سیف .... جانِ من .... سیف ..اتنی جلدی بھول گئیں..اپنے چاہنے والے کو .سرسراتی آواز وانیہ کے رونگٹے کھڑے کر گئی

کک ......کون ...وانیہ سہم گئی اور فون نیچے رکھنے لگی

آں آں ......فون رکھنے کی غلطی مت کرنا...سویٹ ...وہ خباثت سے بولا .. نہیں تو .....تمہاری غلطی کا خمیازہ تانیہ وقار کو بھگتنا پڑ سکتا ہے

... مم ....مطلب کیا ہے تمھاری بات کا ...وانیہ اندر تک حل گئ تھی

you مہمان بنا لیا ہے میں نے اسے اپنا ... خوبصورت تو وہ بھی بہت ہے لیکن مجھے اس میں رتی برابر بھی دلچسپی نہیں ہے ...مجھے دلچسپی ....know ...ہے صرف تم میں... تم چاہیے ہو مجھے ..ابھی اور اسی وقت تانیہ کے بدلے میں

.. مم ......میں کک .....کیسے یقین کر لوں اس ساری بکواس کا

میری کال کٹ کیے بغیر زرا شزا کو تو کال ملاؤ ...کہ تانیہ اس کے پاس پہنچی ہے بھی کہ نہیں ..اور سنو تمھاری چھوٹی سی بھی بھول تانیہ کی سانسیں روک سکتی ہے ..اس کی سرسراتی سرد آواز وانیہ کے رونگٹے کھڑے کر گئ

...وانیہ جی جان سے لرزی تھی ..پھر اس کے کہنے کے مطابق شزا کو کال ملائی سلام کے بعد چھوٹتے ہی شزا نے کہا

وانیہ آپی کہاں رہ گئی ہے یہ تانیہ ..ابھی تک نہیں آئی ..میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں...

..وہ اور بھی بول رہی تھی لیکن وانیہ نے لرزتے ہاتھوں سے کال کٹ کی

..ہاہاہا ہاہاہا....فون میں سے مکروہ قہقہہ سنائی دیا

کک ...کیا .چاہیے تمھیں ...اور اگر تانیہ کو ایک کھروچ بھی آئی تو میں تمھارا منہ نوچ لوں گی درندے ...وانیہ غصہ کی شدت سے غرائی...

کہاتو ہے مجھے تم چاہئیے ہو...ابھی اور اسی وقت تمھارے گھر کے باہر ٹیکسی کھڑی ہے جاکہ چپ چاپ کال کاٹے بغیر اس میں بیٹھ جاؤ..اپنے ہیرو کو بتانے کی غلطی مت کرنا..ورنہ پورا تیزاب کا ڈرم تمھاری تانیہ پر انڈیل دوں گا..

شٹ اپ یو............بزدل..بے غیرت چھپ کر وار کرنے والے قایر...نامرد ہو تم........مرد کے بچے ہوتے تو میرے شفان سے سامنے سے مقابلہ کرتے یوں ایک کمزور لڑکی کا سہارا نہیں لیتے..وہ غصے میں دھاڑتی ہوئی بغیر سوچے سمجھے جاکر باہر کھڑی ٹیکسی میں بیٹھ گئی..

ٹیکسی تیزی سے چل پڑی

..فون میں سے پھر خباثت سے بھرپور شیطانی آواز گونجی

.ہاہاہا...میرے پاس آ ہی رہی ہو تو دے دیں گے تمھیں مردانگی کا ثبوت بھی

...شٹ اپ ... خبیث انسان اپنی بکواس بند کرو...وانیہ دھاڑی اور فون بند کر دیا اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چلا تھا..اس وقت تو غصے میں بغیر سوچے سمجھے اتنا غلط قدم اٹھا چکی تھی اب کانپتے ہاتھوں سے جلدی جلدی شفان کا نمبر ڈائل کرنے ہی والی تھی کہ ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر اچانک اس کے منہ پر رومال رکھ دیا اس نے ہاتھ پیر چلائے ..لیکن بے سود ...فون ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے جا گرا ...اور خود سیٹ پر لڑھکتی چلی گئی

شفان نے سکیورٹی بہت ٹائٹ کر رکھی تھی ....اس کی نظر ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر تھی ...یہ بھی شفان کا ہی آئیڈیا تھا کہ سمیرا اور ریان کے گھر کے تمام افراد کے موبائل فونز میں آنے والے کونٹیک لسٹ کے علاوہ ہر unknown نمبر کو ٹریس کیا جا رہا تھا ..حارث نے اپنے سورسز استعمال کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ سیف کی گرفتاری جلد از جلد ممکن کی جا سکے..

شفان اس سے بھی باخبر تھا کہ تانیہ شزا کی طرف جانے والی ہے ...شفان کی ہدایت کے مطابق سکیورٹی گارڈز اس کے تعاقب میں گئے تھے ..جب راستے میں اچانک تانیہ والی گاڑی خراب ہو گئی ..گارڈز کو جب کسی گڑ بڑ کا احساس ہوا تو وہ تانیہ کو شفان کے کہنے پہ واپس لے آئے تھے...

پھر شفان پرسنلی طور پر اسے خود وہاں چھوڑ کر آیا.. بس اتنی سی دیر میں وانیہ کی جلد بازی اور نادانی میں پیچھے قیامت آکر گزر چکی تھی ..وانیہ نے تانی کو فون کرنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی تھی .شفان گاڑی میں واپس آ رہا تھا جب حارث نے فون کر کے دل دہلا دینے والی نیوز سنائی...کیونکہ

نمبر ٹریس کیا گیا اور unknown حارث الرٹ تھا وانیہ کے فون پر آنے والا ...ریکارڈنگ بھی سنی گئی

حارث کے الفاظ سنتے ہی شفان کی زندگی زلزلوں کی زد میں آئی تھی .. غصہ ضبط کرتے ہوئے آنکھیں لال انگارہ ہو گئیں تھیں ..وہ حارث سے مسلسل رابطے میں تھا...

لوکیشن ٹریس کرتے ہوئے وہ بجلی کی سی رفتار سے گاڑیوں میں نکلے تھے...شفان نے انتہائی زہانت سے اس کے پینڈینٹ میں احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے ٹریکنگ ڈیوائس بھی فٹ کر دی تھی...

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

وانیہ کو جب ہوش آیا تو خود کو ایک بڑے سے کمرے میں بیڈ کے اوپر لیٹے پایا وہ خوفزدہ ہوکر اٹھ بیٹھی ...تیزی سے بیڈ کے نیچے اتری .ادھر ادھر دیکھا تو کمرے میں بیڈ کے علاوہ کوئی سامان نہیں تھا ......دروازے کی طرف لپکی.....اور دروازہ زور سے بجایا...

گھبراہٹ میں اسے یہ بھی نا محسوس ہوا کہ کوئی کھڑکی کے پاس کھڑا بڑی دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہا ہے...

نظروں کی تپش سے گھبرا کر اس نے اپنے عقب میں دیکھا تو دھک سے رہ گئی

ہائے ...سیف نے ہاتھ ہلایا ...چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ قدم قدم چلتا اس کی طرف آیا ..وانیہ بے حد سہم کر پھر دروازے کی طرف لپکی...دروازہ دھڑدھڑایا

پلیز کوئی ......Save me ......Help me .... کوئی ہے ...... بچاؤ

بچاؤ مجھے .شفان آجائیں .. بچا لیں مجھے لیں ...وہ حلق کے بل چلائی اور بے بسی

...کے احساس سے بے تحاشا رو دی

...وہ کھڑا خونخوار نظروں سے اس کی بے بسی کا تماشہ انجوائے کر رہا تھا

وہ ابھی بھی چیختے چلاتے ہوئے رو رہی تھی ..کہ سیف نے اس کا بازو دبوچا اور لا

.کر بیڈ پر پٹخا ..وہ اوندھے منہ گری تھی

..چاہتا تو بے ہوشی کی حالت میں ہی تمھیں ایسڈ کے ڈرم میں پھینک دیتا .سویٹ

پر پتہ نہیں کیوں تمھیں مارنے کو دل نہیں کرتا ...دراصل تم پر دل آگیا ہے

میرا ...اور اب تم ہمیشہ کے لئے میرے پاس رہو گی.میری بن کر.کچھ دیر بعد ہم یہاں سے اتنی دور چلیں جائیں گے جہاں ہمیں ایک دوسرے سے الگ کرنے والا کوئی نہیں ہو گا.پہلے تم پر اپنی محبت کی مہر تو ثبت کر لوں

..اس کے ایک ایک لفظ سے وانیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف سے سنسناہٹ ہوئی

Now come to me.. Baby

یہ کہتے ہوئے اس نے وانیہ کا دوپٹہ پورے زور سے اتار کر نیچے پھینک دیا ..وانیہ ایک دلخراش چیخ کے ساتھ سیدھی ہوئی اور پیچھے کھسکتے ہوئے بیڈ کراؤن سے جا لگی.

وانیہ نے دل کی گہرائیوں سے پہلے اللہ اور پھر ..Help ...شفان ... بچائیں مجھے شفان کو مدد کے لیے پکارا اور حلق کے بل چلائی..

اس سے پہلے کے سیف اس کے اوپر جھکتا دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ ٹوٹ کر نیچے جا گرا تھا ...آنے والا بے حد جنون سے سر پہ خون سوار کئے سب کچھ تہس نہس کر دینے والے انداز سے اندر داخل ہوا تھا..

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

شفان حارث اور سکیورٹی فورسز ٹریکنگ ڈیوائس کو فالو کرتے شہر سے تھوڑا دور ایک سنسان جگہ پر آئے تھے جہاں ایک فارم ہاؤس تھا...

فارم ہاؤس کو چاروں طرف سے گھیرے میں لینے کے بعد سیف کے تمام کتوں پر قابو پا لیا گیا تھا ...وہ اندر تک داخل ہو چکے تھے تھوڑی بہت مزاحمت ابھی جاری تھی ..کہ ایک کمرے سے وانیہ کی ددرناک چیخوں کی آواز سنائی دی .

شیفان دیوانہ وار اس کمرے کی طرف لپکا ..آنکھوں سے شعلے لپک رہے تھے اپنی متاع کو کھونے کے ڈر سے ....اس وقت کوئی دل گردے والا بندہ بھی اس کو دیکھتا تو وہ بھی ڈر جاتا .وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پوری جان اور جنون سے دروازے پر پاؤں مارا .دروازہ ریت کی دیوار ثابت ہوا اس کے پاگل پن کے آگے.

سامنے کے منظر نے شفان کو جیسے آگ کے بھانبھڑ پر لا گھسیٹا تھا .اس کی زندگی اس کی عزت بغیر دوپٹے کے بیڈ پر سہمی بیٹھی تھی اگر اسے زرا بھی دیر ہو جاتی تو........

..اس کے آگے سوچنا ہی موت تھا

اس کو دیکھ کر جہاں وانیہ کی جان میں جان آئی وہیں اس کے اتنے کرب ناک تاثرات سے دہل گئی .جانتی تھی اب سیف کو وہ اسی فام ہاؤس میں زندہ گاڑھے گا.

ادھر سیف بھی لمحہ بھر کو شفان کو اپنے سر چڑھ آنے پر گڑبڑایا .لیکن پھر اسی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خباثت سے بھرپور ہنسی ہنسنے لگا...

وانیہ بیڈ سے اتر کر شفان کی طرف لپکی کے سیف کے پہلو میں سے گزرتے ہوئے سیف نے بری طرح اس کو بالوں سے پکڑا..اور اس کی کنپٹی پر گن تانی....

آہہہہہہہ... وانیہ کے لبوں سے دلخراش سسکی نکلی

شفان اذیت کی انتہا پر پہنچ کر دھاڑا ....یو باسٹرڈ..گندی نالی کے کیڑے ..چھوڑ اسے...

ہاہاہا.. نہیں چھوڑوں گا ...کیا کرو گے .... غلطی کی میں نے جو تمھیں انڈر ایسٹیمیٹ کیا .... تم یہاں پہنچ گئے ... لیکن فکر مت کرو ...اب اسے لے کر وہاں جاؤں گا

جہاں تمہارے فرشتے بھی نہیں پہنچ پائیں گے .میرے ساتھ رہے گی اب یہ اس نے آنکھ دبا کر ...وانیہ اس کی گرفت میں بری طرح مچل رہی تھی.

بے غیرت انسان ....اگر زندگی پیاری ہے تو چھوڑ دے اسے ...ورنہ یہیں زندہ جلا دوں گا...شفان نے دانت پیسے

...جلو گے تو تم ...جب یہ میرے ساتھ ہو گی ..اس لئے تو تمھیں زندہ چھوڑوں گا

..شفان بے اختیار آگے بڑھنے لگا تو سیف نے ٹریگر پر دباؤ بڑھایا

یہ غلطی مت کرنا دوست ...ورنہ اس کا بھیجا اڑا دوں گا ..میری نہ ہوئی تو اسے تمھارے لیے تو ہر گز نہیں چھوڑوں گا .سیف نے وانیہ کے بالوں کو پھر جھٹکا دے کر کہا .وانیہ اذیت سے تڑپ رہی تھی ..

...وہ وانیہ کو لئے الٹے پاؤں پچھلے دروازے کی طرف ہٹنے لگا

.کہ ایک سنسناتی گولی آئی اور سیف کے پیٹ کے آر پار ہو گئی

حارث اور فورسز نے چاروں اور سے ان کو کور کر لیا تھا .حارث نے سیف کا دھیان شفان کی طرف بھٹکے دیکھا تو فائر کر دیا ...اتنے میں باہر پھر سیف کے ایک آدمی نے جو کہ چھپا ہوا تھا ان پر فائرنگ کرنے لگا.

سیف کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو وانیہ مچل گئی .فائرنگ کی آواز سے وہ خوفزدہ ہو کر .
سرسوں کی طرح پیلی پڑ گئی تھی

.

خود کو چھڑا کر شفان سے جا کر لپٹ کر بری طرح رونے لگی ..شفان نے اسے خود .
سے الگ کیا ..اور اس کا دوپٹہ لینے کے لئے ایک طرف بڑھا .. سیف جو کہ بیڈ پر
گرا درد سے دہرا ہو رہا تھا ....شفان کی طرف نفرت سے دیکھ کر پسٹل والا ہاتھ اوپر
...کیا اور فائر کر دیا

وانیہ جو کہ دم بخود سی سیف کو خون میں لت پت دیکھ رہی تھی جب اس نے فائر
.کیا بجلی کی سی تیزی سے شفان کے آگے آئی تھی

ایک آگ کا شعلہ سا تھا جو وانیہ کو اپنی کمر میں گھستا محسوس ہوا .وہ بے دم سی ہو گئی

وانیہ ....شفان حلق کے بل چلایا ..وانیہ شفان کے بازوؤں میں کٹی پتنگ کی طرح جھول گئی.

وانیہ ....میری جان ....شفان دیوانہ وار اس پر جھکا ....وہ لمبی لمبی سانسیں ...لے رہی تھی

یہ کیا کیا تم نے؟ میرے سامنے کیوں آئیں؟ وہ پاگلوں کی طرح اس کے نرمی سے گال تھپتھپا رہا تھا ..جو کے اب غنودگی میں جانے لگی تھی ..کچھ نہیں ہو گا

تمھیں ..میں کچھ نہیں ہونے دوں گا ...پلیز اٹھو یار ..میں مر جاؤں گا تمھارے بغیر ..اس نے سختی سے اسے خود میں

بھینچا ..شدت ضبط کے باوجود آنکھیں بہنے لگی ....

حارث اور فورسز نے سیف کو حراست میں لیا.اور تمام ایریا کلئیر کر لیا.

حارث شفان کی طرف لپکا

..شفان ہوش کرو ..ہوسپیٹل لے کر چلو اسے ..حارث نے شفان کو جھنجھوڑا

کشادہ حال میں سب مہمان موجود تھے ...کہ ہال کی سب لائٹس آف ہوئیں ..اور سپوٹ لائٹ میں وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر چلتے ہوئے سٹیج تک آئے خوشی انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی.

آسمان سے اتری چاند سورج کی جوڑی لگ رہی تھی .آف وائٹ نگینوں کی کا مدار میکسی میں وانیہ آسمان سے اتری حور لگ رہی تھی .جبکہ بلیک فل سوٹ میں آف وائٹ شرٹ پہنے شفان بھی نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا...

شفان کی تڑپ اور دعائیں وانیہ کو موت کے منہ سے واپس لے آئیں تھیں...

سیف اور اس کا باپ اپنے منتقی انجام تک پہنچ چکے تھے کیونکہ اب ان کا کیس اسپیشل فورسز کے پاس تھا.

پورے دو ماہ وہ سمیرا کے پاس رہی تھی مکمل صحت یاب ہونے تک ..اس کے بعد ان کی شاندار سی ولیمہ کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا.

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

فنکشن کے اختتام کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر کمرے میں بیٹھی دلہن کے روپ میں اس دشمن جان کا انتظار کر رہی تھی ...جو اس کے لئے پل پل تڑپتا تھا .. لیکن محض اس وجہ سے اس سے ناراض تھا کے اس نے شفان کے نام کی گولی اپنے

یہ تو وہ ہی جانتی تھی کے اس پل اس نے شفان کے علاوہ کچھ نہ سوچا اور نہ کسی چیز کی پرواہ کی ...اپنی جان کی بھی نہیں .وہ انھیں سوچوں میں گم تھی کہ دروازے پر آہٹ ہوئی...

شفان اندر آیا ..کمرے کا دروازہ لاک کیا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیڈ پہ آکر اس کے بلکل سامنے بیٹھا...

اس کو نروٹھے پن سے گھوری سے نوازا ....وانیہ نے جو ہونٹوں تک گھونگٹ کیے بیٹھی تھی اپنا گھونگٹ اٹھایا..

شفان تو مبہوت ہی ہو گیا..اسے دنیا بھول گئی ..یہ بھی کہ وہ اس سے ناراض ہے.

..آپ ناراض ہیں مجھ سے ...وہ معصومیت سے بولی

ہاں ... بمشکل نظر ہٹا کر مختصر جواب دیا..وہ جو اتنے دنوں سے ضبط کیے بیٹھی تھی ...سسک پڑی

...وہ جو اس کو تنگ کرنے کے چکروں میں تھا ایک دم بوکھلا گیا

وانی .....یہ کیا میری جان ....اس کے بے حد قریب ہوتا وہ اس کے چہرے کو ...ہاتھوں میں لیے بولا..کون کمبخت بھلا اپنی زندگی سے ناراض ہو سکتا ہے یار

وہ اسے اپنے سینے میں سماتا بولا ....کئی پل یونہی ایک دوسرے کو محسوس کرتے گزرے ...تب وانیہ کی آنکھیں خشک ہوئیں تو وہ بولا

ناراض تو میں ہر گز نہیں ہوں البتہ تم نے جو جو غلطیاں کی ہے ان کی سزا بھگتنے کے لئے ریڈی ہو جاؤ ...تو کیا خیال ہے وہیں سے سٹارٹ کریں جہاں سے ختم کیا تھا ...وہ ذو معنی سا بولا تو وانیہ اپنے آپ میں سمٹ گئی.

....کہاں تھا میں ..کہاں تھا میں ....ہاں تل پر

..شفان ...وہ سرخ چہرہ لئے بوکھلائی

جی جانِ شفان ....اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی کمر سے تھام کر بے حد قریب کیا ..اس کے سینے میں چھپا کر کان میں سرگوشی کی ..

تم صرف میری ہو ...میری .....بہت محبت کرتا ہوں تم سے ...آئندہ دور جانے کا سوچا بھی تو مرر ......

وانیہ نے گھبرا کر اس کے لبوں پر فورا ہاتھ رکھا تھا ....ایسے مت بولیں ...

تو کیسے بولوں ...وہ شرارت پر آمادہ ہوا ....

بولیں ہی ناں ......

تو پھر مجھے چپ کروا دو ... خود ہی .... نہیں تو میں تو بولوں گا کہ تم دور گئی
تو ....مر جاؤں گا....مم

اس سے پہلے کہ شفان وہ جان لیوا الفاظ بار بار دہراتا وانیہ نے اپنے نرم و نازک
لب اس کے لبوں پر رکھ کر اسے واقعی چپ کروا دیا.

لمحے کافی فسوں خیز تھے ...صرف کمرے میں وانیہ کی چوڑیوں کی آواز گونج رہی
تھی...

نفرت ہار چکی تھی اور محبت جیت گئی ....اب کسی ڈر خوف کے بغیر انھوں نے ایک دوسرے کی قربت میں اپنی زندگی بیتانی تھی...

وہ خواب .جو وانیہ کی آنکھوں نے سجائے تھے انھیں شفان کی محبت کی خوشبو نے معتبر کر دیا تھا..

...ختم شد